سلسلہ تالیفات قریشی بک ایجنسی لاہور نمبر ۵۸

۲۱۸۸
۵-۱
16

اسرار العلوم

DATA ENTERED

مختصر ترجمہ منظوم

احیاء العلوم

جلد اوّل

از

حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جسے مولانا مرحوم کے وارثانِ حقیقی سے اس کی اشاعت کے تمام حقوق خرید کر

اور

حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مؤلف مفتاح العلوم کی نظرِ ثانی

کے بعد

خاکسار محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی لاہور نے

مارچ سنہ ۱۹۳۴ء میں

کریمی پریس لاہور میں اپنے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا

بار اول

قیمت ۳ روپے

Marfat.com

۸۸۲۶
ج-۱

فہرست مضامین کتاب اسرار العلوم مترجمہ انتخاب احیاء العلوم حصہ اول

مضمون	صفحہ
حمد	۲
نعت	۳
در مدح حضور نظام دکن	۴
التماس ناظم	۵
باب التعلیم فضیلت علم	۶
طالب علم کی فضیلت	۸
تعلیم کی فضیلت	۱۱
علم جو فرض عین ہے	۱۱
علم جو فرض کفایہ ہے	۱۲
حضرت امام اعظم رح	۱۵
حضرت امام مالک رح	۱۸
حضرت امام شافعی رح	۱۹
حضرت امام احمد حنبل رح	۲۱
علم کا مکاشفہ	۲۱
علم مناظرہ	۲۲
آداب طالب علم	۲۹
علمائے بد و علمائے خیر کی علامتوں کا ذکر	۳۳
علامات علمائے ربانی	۳۵
باب اسرار طہارت	۵۳
وضو کی فضیلت	۵۴
کیفیت وضو	۵۵
باب اسرار نماز	۵۹
اذان کی فضیلت	۶۰
فضیلت نماز	۶۱
ارکان کے پورا کرنے کا ذکر	۶۳
جماعت کی فضیلت	۶۴
سجدہ کی فضیلت	۶۵
خشوع کا ذکر	۶۵
مسجد و مصلی کی فضیلت	۶۸
منہیات نماز	۷۰
نماز میں خشوع کی شرط	۷۱
خشوع پیدا کرنے کا طریقہ	۷۶
حضوری دل کے لئے ایک مفید تدبیر	۷۸
نماز کے لئے جو ارکان ضروری ہیں	۸۳
حکایات حاشیین	۹۹
جمعہ کی فضیلت	۱۰۳
جمعہ کی شرطوں کا بیان	۱۰۵
آداب نماز جمعہ	۱۰۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
جمعہ کے تمام دن کے آداب	۱۱۲
عیدین کی نماز	۱۱۵
نماز تراویح	۱۱۷
گرہن کی نماز	۱۱۷
نماز استسقاء	۱۱۸
نماز جنازہ	۱۲۰
نماز تحیۃ المسجد	۱۲۱
نماز تحیۃ الوضو	۱۲۱
گھر میں جانے اور باہر نکلنے کی نماز	۱۲۲
نماز استخارہ	۱۲۲
نماز حاجت	۱۲۲
صلوٰۃ التسبیح	۱۲۴
باب زکوٰۃ	۱۲۵
زکوٰۃ کی اقسام اور اس کے واجب ہونے کا بیان	۱۲۶
زکوٰۃ کن کو دینی چاہیئے	۱۴۱
ذکر صدقہ نفل	۱۴۲
پوشیدہ وظاہر صدقہ دینے کا ذکر	۱۴۴
پوشیدہ دینے کے فوائد	۱۴۵
ظاہر دینے کے فوائد	۱۴۵
اصل طریقہ کہ کیسے دینا چاہیئے	۱۴۶
روزوں کے فضائل	۱۴۸
روزوں کی قضا و کفارہ و فدیہ و امساک وغیرہ	۱۵۵
روزہ کی تکمیل کی شرائط	۱۵۷
روزہ نفل	۱۶۲
احرام اور حج	۱۶۴
حج کی فضیلت	۱۶۵
مکہ و کعبہ شریف کی فضیلت	۱۶۹
مکہ معظمہ میں ٹھیرنے کی خوبی و برائی کا بیان	۱۷۱
مدینہ منورہ کی فضیلت	۱۷۳
بیان شروط وجوب حج	۱۷۶
ارکان حج جن کے بغیر حج درست نہیں	۱۷۷
ارکان حج جن کے ترک سے قربانی دینا ضروری ہے	۱۷۸
حج کے ممنوعات	۱۷۸
احرام کے آداب	۱۸۰
مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے آداب	۱۸۱
طواف کا بیان	۱۸۲
زیارت مدینہ منورہ	۱۹۴
زیارات مدینہ کی تفصیل	۱۹۷
دیگر ارکان حج کا ذکر	۲۰۰
باب اسرار قرآن	۲۱۴
فضیلت قاری و قرأت	۲۱۵
غافلوں کی مذمت	۲۱۷
قرآن کریم کی تلاوت کے ظاہری آداب	۲۱۹
قرآن کریم کی تلاوت کے باطنی آداب	۲۲۷
باب فضیلت ذکر	۲۴۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
فضیلت مجالس ذکر	۴۶
فضیلت تہلیل یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ	۲۴۷
فضیلت تسبیح	۲۵۰
شک مع فک	۱۵۳
دعا و درود کے آداب و فضائل	۲۵۴
آداب دعا	۲۵۵
روایت از سفیان	۲۶۱
روایت از مالک بن دینار	۲۶۲
روایت ابو الصدیق ناجی	۲۶۲
فضیلت استغفار	۲۶۴
فضیل رح کا قول	۲۶۵
ربیع رح کا قول	۲۶۶
رابعہ رح کا قول	۲۶۶
فضیلت درود شریف	۲۶۷
ماثورہ دعاؤں کا بیان	۲۷۲
دعائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	۲۷۳
دعائے حضرت عائشہ رض	۲۷۵
دعائے حضرت صدیق اکبر رض	۲۷۶
دعائے بریدہ اسلمی رض	۲۷۷
دعائے قیصر رض	۲۷۷
دعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع	۲۷۸
دعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۷۹
دعائے حضرت معروف کرخی رح	۲۷۹
دعائے حضرت آدم علیہ السلام	۲۸۰
وہ دعائیں جو کسی کام کے واقع ہونے پر مروی ہیں	۲۸۱
اوراد و وظائف کے بیان	۲۹۱
بیان اول	۲۹۱
بیان دوم وظائف کے اوقات	۲۹۳
ورد و دعا	۲۹۶
ورد فکر	۲۹۷
ورد آیات	۲۹۹
بیان مسبعات عشر	۳۰۰
ورد فکر	۳۰۲
دوسرا وقت دن کے وظیفہ کا	۳۰۳
دن کے وظیفہ کا تیسرا وقت	۳۰۳
دن کے وظیفہ کا چوتھا وقت	۳۰۴
دن کے وظیفہ کا پانچواں وقت	۳۰۴
دن کے وظیفہ کا چھٹا وقت	۳۰۵
دن کے وظیفہ کا ساتواں وقت	۳۰۵
رات کے وظائف کا بیان	۳۰۶
رات کے وظیفہ کا اول وقت	۳۰۶
رات کے وظیفہ کا دوسرا وقت	۳۰۷
رات کے وظیفہ کا تیسرا وقت	۳۰۸
آداب اول	۳۰۸
آداب دوم	۳۰۸
آداب سوم	۳۰۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
آداب چہارم	۳۰۹
آداب پنجم	۳۰۹
آداب ششم	۳۱۰
آداب ہفتم	۳۱۱
آداب ہشتم	۳۱۱
آداب نہم	۳۱۱
رات کے وظائف کا چوتھا وقت	۳۱۱
رات کے وظائف کا پانچواں وقت	۳۱۲
اس امر کے ذکر میں کہ حالات کے مختلف ہونے سے اوقات کے معمول بھی مختلف ہو جاتے ہیں	۳۱۳
اول عابد	۳۱۳
دوم عالم	۳۱۵
سوم طالب علم	۳۱۶
چہارم اہل حرفہ	۳۱۶
پنجم حاکم	۳۱۷
ششم	۳۱۷
بیداری کی فضیلت میں	۳۱۸
شب بیداری کی سہل تدبیریں	۳۲۴
شرائط ظاہری۔ شرط اوّل	۳۲۴
شرط دوم	۳۲۴
شرط سوم	۳۲۴
شرط چہارم	۳۲۴
شرط پنجم	۳۲۴
باطن کی شرائط	۳۲۵
شرط اوّل	۳۲۵
شرط دوم	۳۲۵
شرط سوم	۳۲۶
شرط چہارم	۳۲۶
سال بھر کے عمدہ ایام	۳۲۸

Marfat.com

دیباچہ

از عالیجناب حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی دھنولوی نقشبندی مجددی شارح مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

حامداً ومصلیاً

امام غزالی رحمۃ اللہ اسلام کی ان خاص برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں۔ جن پر دین و مذہب کی تاریخ کو ناز ہے۔ جن کے علمی کارناموں نے اسلام میں از سر نو جان ڈال دی تھی۔ اور جن کے قلبی و دماغی کمالات انسانی دنیا میں فوق العادۃ نمونے پیش کر چکے ہیں۔

نام۔ حجۃ الاسلام لقب اور غزالی رح (بہ تخفیف زاء) عرف ہے۔ ملک خراسان کے ضلع طوس میں آپ کا وطن تھا بعض نے لکھا ہے کہ طوس کے ضلع میں غزالہ نام ایک گاؤں تھا۔ اس کی نسبت سے غزالی مشہور ہوئے۔

امام ممدوح بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن کے مختلف مدارس میں پائی۔ اس کے بعد جرجان کا قصد کیا۔ اور امام ابو نصر اسمٰعیلی کی خدمت میں تحصیل علم شروع کی۔ مدت مدید کے بعد وطن کو واپس آ رہے تھے۔ کہ راستے میں ڈاکہ پڑا۔ امام ممدوح بھی قافلہ کے ساتھ لٹ گئے۔ ان کے اسباب میں ان یادداشتوں کی ضخیم کاپی ڈاکوؤں کے ہتے چڑھ گئی۔ جو اپنے استاد کے درس سے اخذ کرتے گئے تھے۔ اور اس کے لئے امام ممدوح سخت بے چین تھے۔ آخر ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے۔ اور منت کے ساتھ کہا۔ میں صرف اپنی وہ کاپی چاہتا ہوں۔ کیونکہ میری ساری علمی کمائی اسی میں ہے جس کیلئے میں نے برسوں سفر و غربت برداشت کی۔ وہ ہنس پڑا اور کہا۔ تم نے خاک علم پڑھا جبکہ کاغذوں کے گم ہو جانے سے تم کورے رہ گئے۔ اور اتنا کہہ کر کاپی واپس دیدی۔ امام ممدوح پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔ وطن پہنچ کر ان یادداشتوں کو یاد کرنا شروع کیا۔ اور پورے تین برس میں ان کو حفظ کر کے چھوڑا۔

اب امام غزالی رح کی وقت نظر اور طالب علمانہ طلب و تحقیق کا یہ عالم تھا۔ کہ معمولی اساتذہ ان کی تشفی نہیں کر سکتے تھے اس لئے ان کو تکمیل علوم کیلئے دور دراز سفر کی ضرورت نظر آئی۔ نیشاپور ان ایام میں بغداد کے برابر خاص مرکز علم تھا۔ اور امام عبدالملک ضیاء الدین جو بعد میں امام الحرمین کے لقب سے ممتاز ہوئے۔ اس کے معلم اعظم تھے۔ امام ممدوح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت جد و جہد سے تحصیل علم شروع کی۔ یہاں تک کہ تھوڑی مدت میں تمام اماثل و اقران میں ممتاز

Marfat.com

ہو گئے۔ امام الحرمین کے حلقہ درس میں چار سو طلبا تعلیم پاتے تھے۔ اور خود امام الحرمین کو امام غزالیؒ کی یکتائی کا اعتراف تھا۔

امام الحرمین کی وفات کے بعد امام غزالیؒ نیشاپور سے نکلے اور اس شان سے نکلے کہ تمام بلاد اسلامیہ میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ اسوقت ان کی عمر صرف اٹھائیس برس کی تھی سلجوقی ترکوں کے نامور فرمانروا ملک شاہ کا زمانہ تھا۔ اور اس کی عظمت و شان اس کے وزیر اعظم نظام الملک کی بدولت تھی۔ جو تاریخ اسلام میں ایک نہایت منتظم مدبّر اور عالی دماغ انسان گذرا ہے۔

نظام الملک خود صاحب علم و فضل تھا۔ اور اہل فضل و کمال کا بڑا قدر دان تھا۔ اس قدر دانی اور پایہ شناسی نے اس کے دربار کو ارباب کمال کا مرجع بنا دیا تھا۔ امام غزالیؒ نے بھی درس گاہ سے نکل کر نظام الملک کے دربار کا رُخ کیا۔ جس نے نہایت تعظیم و تکریم سے ان کا استقبال کیا۔ دربار میں دیگر اکابر علما سے علمی مکالمات پیش آئے۔ اور مختلف مضامین پر سیر حاصل مباحثہ گرم ہوا۔ مگر ہر معرکہ میں امام غزالیؒ ہی غالب رہے۔ اس کامیابی نے امام ممدوح کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ نظام الملک نے ان کو نظامیہ کی مسند درس کے لئے انتخاب کیا۔ امام صاحب کی عمر اس وقت چونتیس برس سے زیادہ نہ تھی۔ نظامیہ اس وقت اسلامی دنیا کیا بلکہ ساری انسانی دنیا میں نہایت عظیم الشان اور عدیم النظیر علمی مرکز تھا۔ اور اس کی مدرسی کا منصب ایسا عالی قدر رتبہ تھا۔ کہ بڑے بڑے اہل کمال نے اس کی آرزو میں عمریں صرف کر دیں۔ اور یہ حسرت دل کی دل ہی میں لے گئے۔ امام غزالیؒ کا اس عمر میں نظامیہ کی افسری کا رتبہ حاصل کر لینا ایک ایسا فخر تھا۔ جو ان کے سوا کسی کو کبھی حاصل نہیں ہوا۔ تھوڑے عرصے میں ان کے علم و فضل کا یہ اثر ہوا۔ کہ ارکان سلطنت کے ہمسر بن گئے۔ حتےٰ کہ سلطنت کے اہم اور مہتم بالشان معاملات ان کی شرکت کے بغیر انجام نہیں پا سکتے تھے۔ کئی مرتبہ سلطان سلجوق اور خلیفہ عباسی کے درمیان فرض سفارت انجام دیا۔

علمی پایہ یہ تھا۔ کہ ان کے درس میں طلبا کے علاوہ تین سو مدرسین اور ایک سو اُمرا اور روسا بھی حاضر ہوتے تھے۔ درس کے علاوہ وعظ بھی فرماتے تھے۔ اور وعظ بھی درحقیقت علمی لکچر ہوتے تھے۔ ان مواعظ کا مجموعہ مجالس غزالیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ممدوح کے ترک دنیا کا واقعہ بھی دنیا کے عجیب و غریب واقعات میں سے ہے۔ انہوں نے شیعی سنی۔ باطنی۔ معتزلی۔ دہریہ۔ مجوسی۔ عیسائی وغیرہ تمام موجودہ مذاہب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ اور ہر مذہب کے علماء سے گفتگو کی ان کے خیالات پر غور کیا۔ اور ان کی تنقید کی۔ ان مختلف فرقوں کے ساتھ ملنے جلنے سے امام ممدوح پر وہ خاص اثر ہوا جس نے ان کی زندگی کا قالب ہی بدل ڈالا۔

امام غزالیؒ رحمت کے غور و فکر اور تحقیق و تدقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچے۔ کہ فلاسفہ اور باطنیہ وغیرہ تمام موجودہ مذاہب کے پیرو محض تقلید و تعصب کے مقید ہیں۔ حقیقت مطلوبہ کا ان کو پتہ ہے نہ طلب۔ اب ان کی چھان بین کے لئے تصوف کی باری باقی تھی۔ امام ممدوح کو اوائل عمر سے شیخ ابو علی فارمدی سے فقر کی بیعت حاصل تھی۔ فقر و سلوک کی جو صلاحیت ظاہری علوم کے حجاب میں مستور تھی۔ اب اس کے نمایاں ہونے کا وقت آگیا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ

Marfat.com

کے ملفوظات ابوطالب مکی وغیرہ کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ لیکن چونکہ یہ فن دراصل عملی فن ہے۔ اس لئے صرف علم سے کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمل کے لئے ضرور تھا۔ کہ زہد و ریاضت اختیار کی جائے۔ اس سے دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ تمام تعلقات کو چھوڑ کر کسی طرف نکل جائیں۔ ارکان سلطنت کو اس کی خبر ہوئی۔ تو سب نے نہایت منت کے ساتھ التجا کی کہ اس پرفتنہ زمانے میں اسلام کا آپ کی علمی و تعلیمی خدمات سے محروم ہو جانا بڑی نہایت بدقسمتی ہے۔ مگر امام ممدوح کا جو ارادہ ہو گیا سو ہو گیا۔ سب تعلقات و مصروفیات کو چھوڑ چھاڑ کر بغداد سے نکلے۔ اور ملک شام کی راہ لی۔ اور دمشق پہنچکر مجاہدہ و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

۴۹۹ھ میں مقام خلیل میں پہنچ کر مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ تو تین باتوں کا عہد کیا (۱) کسی بادشاہ کے دربار میں نہ جاؤں گا (۲) کسی بادشاہ کا عطیہ نہ لونگا (۳) کسی سے مناظرہ و مباحثہ نہ کرونگا۔ چنانچہ مرتے دم تک ان باتوں کے پابند رہے۔ پھر مکے میں مدت تک قیام رہا۔ مصر و اسکندریہ بھی پہنچے۔ اور اسکندریہ میں مدت تک اقامت پذیر رہے۔

احیاء العلوم جو امام ممدوح کی بہترین تصنیف ہے۔ اس کے متعلق بعض مؤرخین کا قول ہے کہ اسی سفر میں مرتب ہوئی ہے۔ انکشاف حق کے بعد امام صاحب نے دیکھا کہ زمانے کا رجحان مذہب کی طرف سے متزلزل ہو رہا ہے۔ اور فلسفہ اور عقلیات کے مقابلے میں مذہبی عقائد کی ہوا اکھڑتی جا رہی ہے۔ یہ دیکھ کر ارادہ کیا۔ کہ عزلت کے حجرے سے نکلیں۔ صوفی احباب سے مشورہ کیا۔ سب نے عزلت کے چھوڑ دینے کی رائے دی۔ چھٹی صدی کے شروع ہونے میں ایک ہی مہینہ باقی تھا۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا یعنے اللہ تعالیٰ ہر صدی پر ایک مجدد کو مامور کر دیتا ہے۔ جو دین اسلام کو تازہ کر دیتا ہے۔ یہ امر خاص طور پر اس تجویز کا مؤید ہوا۔ غرض امام غزالیؒ نے ماہ ذی قعدہ ۴۹۹ھ میں نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں مسند درس کو زینت بخشی۔

امام ممدوح کے قبول عام کا جو دائرہ جسقدر وسیع ہو رہا تھا۔ ان کے حاسدوں کے گروہ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ حضرت امام ممدوح نے احیاء العلوم میں جس طرح تمام علماء و مشائخ کی ریاکاریوں اور دنیا پرستیوں کو طشت از بام کیا تھا۔ اس نے ایک زمانہ کو ان کا دشمن بنا دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مخالفین شاہ وقت سلطان سنجر سلجوقی کو امام ممدوح سے بدگمان کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ امام صاحب کی دربار میں طلبی ہوئی۔ اس کے جواب میں امام صاحب نے ایک مفصل خط بادشاہ کے نام لکھا۔ جس میں اپنے ترک دنیا۔ شاہان وقت سے نہ ملنے کے عہد کا ذکر کر کے حاضری سے معذوری ظاہر کی۔ مگر سلطان اس خط کے پڑھتے ہی زیارت کا مشتاق ہو گیا۔ آخر امام صاحب دربار میں تشریف لائے۔ سلطان سنجر تعظیم کے لئے اٹھا۔ اور معانقہ کے بعد آپ کو سریر شاہی پر جگہ دی۔ معمولی گفتگو کے بعد امام ممدوح نے ایک دھواں دھار تقریر کی۔ جس میں بادشاہ کو اس کے فرائض سلطنت کی طرف توجہ دلائی۔ امرا کی بدعنوانیوں اور

Marfat.com

رعایا کی تکالیف پر متنبہ کیا۔ اور اپنے متعلق مخالفین کے اتہامات کی تردید کی۔ اور معترضین کے دہان تسکین جواب دیئے۔ سلطان نے اعزاز واکرام کے ساتھ ان کو رخصت کیا۔ دربار شاہی سے اٹھ کر آپ شہر طوس میں آئے۔ تو تمام شہر استقبال کے لئے نکلا۔ لوگوں نے جشن عام کر کے امام صاحب پر زر و جواہر نثار کئے۔ کچھ مدت بعد پھر دوبارہ نظامیہ بغداد کی صدر مدرسی کا منصب امام ممدوح کے پیش کیا گیا۔ اور اس تحریک میں خود خلیفہ بغداد کی کوشش شامل تھی مگر اب امام صاحب نے اس منصب کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

امام غزالی رح نے ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ میں اپنے مولد و مسکن مقام طاہران میں انتقال کیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ ان کے انتقال کا قصہ ان کے بھائی احمد غزالی رح سے یوں منقول ہے۔ کہ پیر کے دن صبح کے وقت بستر خواب سے اٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی۔ پھر کفن منگوایا۔ اور آنکھوں سے لگا کر کہا۔ آقا کا حکم سر آنکھوں پر۔ یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا۔ تو واصل بحق ہو چکے تھے۔ ۵۵ یا ۵۶ برس عمر پائی۔ اسلامی دنیا میں آپ کی وفات سے سخت صدمہ محسوس کیا گیا۔ امام صاحب کے کمالات میں یہ امر خارق عادت نظر آتا ہے کہ باوجودیکہ عمر کا اکثر حصہ درس و تعلیم میں گزرا۔ دس گیارہ برس دشت پیمائی میں کاٹے۔ فقر و سلوک کے مشغلے جدا۔ بایں ہمہ آپ کے قلم سے سینکڑوں کتابیں مرتب ہو گئیں۔ جن میں سے بعض کتابیں کئی کئی جلدوں میں ضخیم و عظیم و فاتر ہیں۔ اور اکثر۔ تصوف کلام۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ منطق فلسفہ وغیرہ علوم میں لکھی ہیں۔

ان تصانیف میں خصوصیت کے ساتھ احیاء العلوم جس کا پورا نام احیاء علوم الدین ہے۔ نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ جو فلسفہ و مذہب دونوں کو ملحوظ رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کو دنیا میں وہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ کہ ائمہ اسلام اس کو الہامات ربانی سمجھتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ایک بڑی خصوصیت ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے دل پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ ہر فقرہ نشتر کی طرح دل میں چبھ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے بعد لکھی ہے۔ اس لئے وہ صرف قال نہیں بلکہ سراپا حال ہے۔ ہر چہ از دل خیزد بر دل ریزد۔

احیاء العلوم سے عالم و عامی ہر طبقہ کے لوگ استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جس مضمون کو لیا ہے۔ اسے سہل پسندی۔ عام فہمی اور دلاویزی کے فلسفہ و حکمت کے معیار سے گرنے نہیں دیا۔ اس لئے ایک مدرسی فاضل سے لے کر سطحی واعظ تک اس سے یکساں لطف اٹھاتے ہیں۔

یہ کتاب مسمّٰی بہ اسرار العلوم جو اس وقت ناظرین کے سامنے ہے۔ احیاء العلوم کی پہلی جلد کا اردو میں ترجمہ ہے۔ اور حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی نقشبندی مجددی کی تالیف ہے۔

مولوی صاحب مرحوم میرے عمہ زادہ بھائی اور مجھ سے عمر میں دس سال بڑے تھے بچپن میں سایہ

Marfat.com

پدری سر سے اٹھ گیا۔ وطن سے ساٹھ کوس دُور بمقام دہنولہ اپنے ماموں (میرے والد مرحوم) کی آغوش شفقت میں تربیت پائی۔ اور انہی سے فارسی کی ساری کتابیں پڑھیں۔ چنانچہ آئندہ زمانے میں ایک موقع پر ایک خط میں ان کو لکھا ؎

آغوشِ شفقتِ تو الی الان مہدم ست　　مارا بجز دہنولۂ تو آشیانہ نیست

اس کے بعد دہنولہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے جس کا نام بڈبر ہے۔ ایک عبقری عالم مولوی محمد اکرم صاحب مرحوم کی خدمت میں بھیجے گئے۔ جو علم نحو میں خصوصیت سے اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ ان سے صرف و نحو کی کتابیں شرح جامی تک پڑھیں۔ مولوی محمد اکرم اُردو، فارسی شعر کہنے میں اچھا مذاق رکھتے تھے۔ ان کا ایک شعر مجھے یاد ہے ؎

جواں سے خاکِ سنگیں دل بقبل بیدلاں خیزد　　بقصدِ آولیں او صدائے الاماں خیزد

مولوی شمس الاسلام صاحب کو جو آئندہ چل کر شعر گوئی کی طرف میلان ہوا وہ غالباً مولوی محمد اکرم ہی کا اثر صحبت تھا۔ بڈبر سے فارغ ہو کر ۱۳۰۱ھ میں دہلی گئے۔ مولوی شاہ محمد صاحب محدث پنجابی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ اور چار سال میں فقہ، اصول فقہ، عقائد، فرائض اور حدیث و تفسیر کی تعلیم پاکر ۱۳۰۴ھ میں سند حاصل کی۔

وستار فضیلت پہن کر اپنے وطن کیتھل آئے۔ تو یہاں امامت جامع اور مسلمانانِ شہر کی دینی پیشوائی کے موروثی منصب کو اپنے لئے چشم براہ پایا۔ مگر اس کے ساتھ ہی طبیعت کا ذوق کسی اور مشغلے کی جستجو میں بے چین تھا۔

ان دنوں عارف کامل حضرت سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی نقشبندی کے باطنی کمالات کے بہت چرچے پھیل رہے تھے۔ خلق خدا دور دور سے ان کی زیارت کے اشتیاق میں انبالہ چلی آتی تھی۔ قدرت نے مولوی شمس الاسلام کو بھی ان کی درگاہ کی طرف رہنمائی کی۔ ارادتمندانہ انبالہ حاضر ہوئے۔ اور سائیں صاحب کے ہاتھ پر فقر و سلوک کی بیعت کر لی۔

کچھ عرصے سے انکی شعر گوئی کا آغاز ہو چکا تھا۔ اور شعری مذاق کی آبیاری کے لئے غنی و صائب کے دیوان زیر مطالعہ رہتے تھے۔ مگر بخلاف اس کے کہ عام رواج کے موافق ابتدائی شاعری کی بنیاد غزل گوئی پر پڑتی۔ ان کی شاعری کا آغاز منظوم خط و کتابت اور فرمائشی قصیدہ نگاری سے ہوا۔ اور اسوقت جو بیعت طریقت نے ان کو تصوف سے روشناس کرایا۔ اور تصوف کی کتابوں پر بھی مسلسل نظر رہنے لگی۔ تو شعر گوئی کے شوق نے ایک دوسرے قالب میں ظہور کیا یعنے اب یہ دھن سمائی۔ کہ احیاء العلوم کی علمی و فنی کتاب کو مثنوی مولانا روم رح کے ذوقی و حالی سانچے میں ڈھال دیا جائے۔ یہ خیال اگرچہ ایک نہایت مبارک اور مقدس خیال تھا۔ مگر اس کو کامیابی کے ساتھ دائرۂ عمل میں لانا بھی کوئی کھیل نہ تھا۔ خصوصاً شاعری و سخنوری کی ابتدائی منزل میں۔ مگر جو ارادہ مصمم ہو چکا تھا۔ وہ مشکلات کے خوف سے متزلزل ہونیوالا نہ تھا۔ ایک طرف احیاء العلوم پر نظر تھی۔ اور دوسری طرف شعری جوڑ توڑ میں طبیعت کی زور آزمائی مگر آفرین ہے۔ اس ہمت کے کہ

Marfat.com

تقریباً ایک سال میں احیاء العلوم کی جلد اوّل کامل کے سنگلاخ مضامین کو مثنوی کے بحر میں پانی بنا کر بہا دیا۔
کام کرنے کا دستور یہ تھا کہ صبح صادق کے طلوع سے پہلے وضو کر کے حجرہ جامع میں بیٹھ جاتے۔ تنہائی کا موقع۔ سکوت کا عالم۔ طبیعت کی تازگی۔ ایسی حالت میں مطالب کو اخذ کرنے اور حکمت کے دوسرے قالب میں لانے کیلئے دماغ جو کام کر سکتا تھا۔ وہ دن کے ہنگامہ میں ناممکن تھا۔ اسی پروگرام کے ماتحت یہ سارا کام اختتام کو پہنچا۔
کتاب کا پہلا حصہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ تو اس کو اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کے قابل بنانے کی غرض سے ضروری تھا۔ کہ کسی سخنور کو دکھا لیا جائے۔ اس غرض سے اسے حضرت پیاں میرٹھی کی خدمت میں گئے۔ جن کا دوسرا تخلص یزدانی تھا انہوں نے کتاب کا دیباچہ یعنی حمد و نعت اور التماس ناظم کی تمام و کمال اصلاح کی۔ چنانچہ اہل نظر آسانی محسوس کر سکتے ہیں کہ دیباچہ میں ایک مسلّم استاد کی قلمکاری کا کرشمہ صاف نمایاں ہے۔ بانی کتاب کی اصلاح کے لئے کچھ شاعرانہ گر سمجھا دیئے۔ اور فرمایا۔ خود نظر ثانی سے اصلاح کر لینا۔ ان اصولوں میں سے ایک بات مولوی شمس الاسلام کی زبانی مجھے بھی معلوم ہوئی تھی۔ یعنے حضرت بیان نے کہا کہ شاعر کو اپنے کلام میں جو بات کھٹکتی ہو۔ اس کی ضرور کاٹ چھانٹ کر ڈالے۔ مجبوری سمجھ کر چشم پوشی نہ کرے۔ معترض چشم پوشی نہیں کریگا۔ اور الفاظ و کلمات کا اسقدر ذخیرہ موجود ہے کہ حسب ضرورت جو مسالہ درکار ہو۔ مل سکتا ہے طلب و تلاش شرط ہے۔
اسرار العلوم کی یہ تدوین و تکمیل آج سے اڑتیس سال پہلے کا کارنامہ ہے۔ اسکے بعد اس کتاب کو کسی حک و اصلاح سے دوچار ہونے کا موقع نہیں ملا۔ اور اس کا نفس اول جس صورت پر ایک مرتبہ بیٹھ گیا تھا۔ پھر اس میں تغیر نہیں آیا۔ حتےٰ کہ آج ہمارے معزز دوست، خادم علوم و فنون، اور نامی گرامی پبلشر مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب قریشی کی فرمائش سے جو اس کتاب کا حق اشاعت خرید چکے ہیں۔ اس کی ترمیم و اصلاح کی نوبت آئی۔ چنانچہ اول سے آخر تک اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا گیا۔ اور جہاں جہاں حشو و زوائد، طوالت و تعقید، مخالفت دعا، نقص پیش، مسامحت ترجمہ، نظر پڑی۔ اس کی مناسب ترمیم کی گئی۔ ان باتوں سے قطع نظر جب ہم اس کام کی مشکلات کا اندازہ لگاتے ہیں۔ تو مؤلف کی ہمت کے لئے زبان سے بے ساختہ داد نکلتی ہے۔ غزل و قصیدہ یا مرثیہ لکھنا آسان ہے۔ جس میں اپنے ہی تخیلات کو اپنے ہی لفظوں کا لباس پہنا پہنا کر پیش کر دینا ہوتا ہے۔ اگر مجسمہ چھوٹا ہوا۔ تو لباس پر دو قینچی چلا دی۔ اگر لباس تنگ نکلا۔ تو مجسمہ کو ذرا اور پرداش ڈالا۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ لیکن مسائل و احکام اور آثار و روایات کو نظم کی جکڑی سے کھینچنے کا کام جو مؤلف اسرار العلوم کو کرنا پڑا ہے اسکے سوچ و اردو میں کسی کا کام نہیں۔ مسئلہ یا روایت کا کوئی پہلو تقدیم و تاخیر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور ادھر عروض و قافیہ کی پوری پابندی بھی لازم ہے۔ اس روایت معنے اور پابندی لفظ کے التزام سے چھ ہزار شعر کا یہ انوکھا مجموعہ کام میں تھا۔ جس کو مؤلف نے سرانجام پہنچایا۔ جس میں جابجا محاسن کلام کے جوہر بھی درخشاں ہیں۔ ہم اس کے

Marfat.com

چند نمونے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

(۱) احیاء العلوم کی عبارت ہے۔ ولیغتسل ولیتطیّب ولیلبس الظف ثیابہ فاذا دخلھا فیدخلھا متواضعا معظماً ولیقل الخ اس کو کیا صاف اور موجز و جامع الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ؎

غسل کر کپڑے پہن خوشبو لگا　　باادب داخل ہو اور پڑھ یہ دُعا

(۲) ایک حدیث ہے کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن اس کا ترجمہ پوری لفظی رعایت سے یوں کیا ہے ؎　　اور یہ فرمایا کہ دو کلمے عجیب　　ہیں خدا کو بھی وہ پیارے اور حبیب

گرچہ وہ ہلکے زباں پر ہیں سہت　　لیک میزاں میں گراں تر ہیں بہت

(۳) مولوی صاحب کی تحریر و تقریر میں الفاظ فقرات کی برجستگی کا جو ایک جوہر خصوصی ہے وہ اسرار العلوم کے اشعار میں بھی جابجا نمایاں ہے چنانچہ وضو کے مسائل میں جو اشعار لکھے ہیں۔ ان کے قافیوں کا زور ملاحظہ ہو ؎

ہر وضو سے پیشتر مسواک کر　　ذکر مولیٰ کے لئے مُنہ پاک کر

ہے یہ فرمان احمدِ ذی شان کا　　ہے وہاں جب رہگذر قرآن کا

صاف کر لے اس کو تو مسواک سے　　پاک قرآں پڑھ دہانِ پاک سے

(۴) دعا میں دل کی حضوری کے لئے کن موثر الفاظ میں تاکید کی ہے ؎

پس مناجات و دعا کے وقت میں　　پیشوائے رب العلا کے وقت میں

وہ خدا جو ہے حقیقی بادشاہ　　جس کے قبضے میں ہے ہاں تا بماہ

وہ عظیم الشان خداوند قدیر　　جسکے ہیں محتاج سب میر و فقیر

کیوں نہ ہو حاضر بھلا اس وقت دل　　کیوں نہیں ڈرتا ذرا اس وقت دل

دین اور ایمان ہے تیرا ضعیف　　حق پرستی ہے تری بالکل خفیف

(۵) روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوتے وقت رعایت ادب کی تاکید میں جو شعر لکھے ہیں۔ ان کے لفظ لفظ سے روضہ پاک کی عظمت دل پر طاری ہوتی ہے ؎

روضۂ محبوب سبحانی ہے یہ　　مبدء انوارِ رحمانی ہے یہ

وہ مبارک قبۂ قبرِ جناب　　مشہدِ انور مزارِ مستطاب

باادب باقاعدہ اور باحیا　　قبر کے بائیں طرف تو ہو کھڑا

دیکھتا رہ نور کے آثار کو　　مت لگا ہاتھ اپنا اس دیوار کو

بوسہ دینا ہاتھ رکھنا اے عزیز　　ہے خلافِ داب و رسم بے تمیز

Marfat.com

بلبلوں کا چہچہا بھی رات ہو　　وہ سلام شوق اور صلوات ہو
السّلام اے دل کے درماں السّلام　　السّلام اے چارۂ جاں السّلام

(۶) گورستان بقیع کا منظر پیش کرتے وقت ایسے لفظوں سے ایک ایک قبر پر توجہ دلائی ہے کہ اصلی نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے ؎

دیکھ کتنے زندہ دل اے پاک دیں!　　گرم خواب ناز ہیں زیر زمیں
گر اٹھا دیں اپنے چہرے سے نقاب　　شرم سے ہو زرد رُوئے آفتاب
دیکھ با چشم ادب اے ہوشیار　　سیدِ عالم کی پھوپھی کا مزار
حضرتِ عباسؓ کا مرقد ہے یاں　　حضرتِ عثمانؓ کا مشہد ہے یاں
ہے یہاں ابنِ رسول اللہؐ کا　　قبۂ انور منوّر پُر ضیا
روضۂ پاکِ حسنؓ ہے پر بہار　　اور زین العابدیں کا ہے مزار
کر زیارت سب کی با شوقِ تمام　　فاتحہ پڑھ بھیج ان سب پر سلام

غرض اسرار العلوم اپنے رنگ کی ایک عجیب کتاب ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس سے مستفید کرے۔ اور اس کے مؤلف کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اس کے شایع کنندہ کو اس کی اشاعت کی مہم میں برکت دے۔ آمین ؛

خاکسار
مرزا محمد نذیر عرشی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالکِ ملک و خداوندِ زماں
بادشاہِ بادشاہانِ جہاں

کردگارِ عالم دنیا و دیں
شہریارِ عرش تا فرشِ زمیں

عرصۂ لاہوت اسکی جلوہ گاہ
سطوت و ملکوت ہی اسکی سپاہ

بَاسِطُ الْجُودِی تَعَالٰی شَانُہٗ
اَلَّذِیْ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

نخلبندِ حادث و ملکِ قدیم
مَبْدَءِ کُلِّ جان دِہ عظیم رمیم

ذات اُس کی بیگماں نورِ بسیط
علم اُس کا بیکران بحرِ محیط

اس کا قصرِ جاہ ہے کتنا بلند
جس کی چوٹی سے ہی قاصر ہر کمند

طاعتِ او نغز از ہر پیشہ
فکرت او مغز ہر اندیشہ

وہ خُدَاوَنْدِ مَلِیْکِ مُقْتَدِر
ذِکرُہٗ فَضْلٌ فَضَلْ مِنْ مُدَّکِر

اے خداوندِ کریم کارساز
اے میرے مولا میرے بیڑا نوا

اے مفیضِ الجود فیاضِ ازل
بے نظیر و بے شبیہ و بے بدل

ایکہ مرزوقی باَنواعِ الکرم
ایکہ موصوفی باصنافِ النعم

اے میرے ناصر میرے مَوْلَی المعین
اے میرے داور میرے حَبْلُ المتین

اے میرے مَوْلَی میرے نِعْمَ النَّصِیر
میں تیرے کوچہ میں آیا ہوں فقیر

میں تیرا درویش ہوں دلریش ہوں
بے قرار و بے خود و بے خویش ہوں

Marfat.com

ہاتھ میں زنبیل ہے بہرِ سوال
بھر دُرِ مقصد سے یا صاحب نوال

"مُفلسانیم آمدہ در کوئے تو"
"شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ روئے تو"

بے ہُنر ہوں اور بے مایہ ہوں میں
تیرے در پر دُور سے آیا ہوں میں

دے مجھے توفیق تو ایسی قوی
تا میں آحیا کی بناؤں مثنوی

دے مجھے کلک و دواتِ انتخاب
نظم کر دوں تا غزالی کی کتاب

پھر تو اپنی رحمت اسمیں کر شمول
تا کہ ہو ارباب ایماں میں قبول

شمسیِ مسکین نبیؐ کے در پہ بھی
لے کے یہ زنبیل تو چل تو سہی

ہے کرم اس در کا ادنےٰ خانہ زاد
ملتی ہے ہر دل کو اس در سے مُراد

نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

آفتابِ جلوۂ عرفاں کا نُور
صد ہزاراں موسیِ عمراں کا طور

بدرِ شامِ قدر و صدرِ خافقین
فتحیابِ خیبر و بدر و حنین

رشحۂ دریائے لطفش سلسبیل
بلبلِ باغِ حریمش جبرئیل

صفۂ لاہوت کا مسند نشین
قبۂ جبروت کا شاہِ مہین

انبیا کا تاج اور موسےٰ کا نُور
محکمے کا حشر کے صدر الصدور

قہرماں مہرباں میرِ اجل
بادشاہِ دوجہاں نُورِ ازل

خوشہ چینِ خرمنش عرشِ بریں
خاشہ روبِ گلشنش روحُ الامیں

یا رسول اللہ شہِ قدسی مقام
لیجئے اب اپنے خادم کا سلام

اَلسَّلَام اے دِل کے درماں اَلسَّلَام
اَلسَّلَام اے چارۂ جاں اَلسَّلَام

عترتِ اطہار پر لاکھوں سلام
تیرے یاروں چار یار پر لاکھوں سلام

یا رسول اللہ شہِ جنّ و بشر!
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

Marfat.com

آپکے احیائے سُنّت کی کتاب
میری محنت پر نظر فرمائیے
شَیْئًا لِلّٰہِ وہ بدر و یشانِ خود

نظم میں لکھتا ہوں میں با آب و تاب
مجھ کو رحمت کا صلہ دِلوائیے
مرہمے نہ بر جگر ریشاں خود

در مدح الامیر سلطان الاسلام ظِلّ اللہ علی الانام حضرت محبوب علیخان محبوب الدولہ مظفر الممالک فتح جنگ نظام الملک آصفجاہ بہادر ادام اللہ اجلالہ و اقبالہ[1]

وہ نظام الملک عالی بارگاہ
ماہِ آصف جاہ خورشید اشتباہ
کوکبِ دُرّیِ اوجِ سلطنت
سرورِ اکوان و اعصارِ مُدن
ناشرِ انصاف و منشارِ فتن
سرورِ جمشید چاکر سرفراز
گوہرِ ذاتش دُرِ تاجِ فلک
قیصرِ روم شرف سلطانِ جود
باغِ دولت اُسکا وہ مینو بہار
دامنِ پاد بہاری بیگمان
فیضِ او اکسیرِ مِس ہائے مُراد
واقعی ہے اُسکی خاکِ آستاں
اللہ اللہ اس کا وہ خلقِ عظیم
آرستیش نہر گنجِ شائیگاں

داورِ دیں پرورِ دُنیا پناہ
شاہِ محبوب علیخان بادشاہ
نیّرِ نُوریِ چرخِ مملکت
افسرِ ارکان و اقطارِ زمن
ناصرِ اسلام و مدرارِ منن
مہترِ خورشید خاطر پاکباز
ظلِ جاہش سایہ فرقِ ملک
گوہرِ کانِ شہی عمانِ جُود
جس کے مُرغانِ چمن عزّ و وقار
اُس کے لطفِ عام سے ہی گلفشاں
لطفِ او مِصباحِ مِشکوٰۃِ فُؤاد
صندلِ پیشانیِ ہفت آسماں
رَوحٌ وَّ رَیحَانٌ وَّ جَنّاتُ النَّعِیم
آستانش بوسگاہِ راستان

[1] یہ کتاب مولانا مرحوم نے اُس زمانہ میں تالیف فرمائی تھی جبکہ حیدرآباد دکن کے تخت پر موجودہ فرمانروا اعلیحضرت میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کے والد ماجد آشیاں حضرت میر محبوب علیخان مرحوم جلوہ افروز تھے۔ اور اُن کے نام نامی پر ہی اس کتاب کو ڈیڈیکیٹ فرمایا تھا۔ (پبلشر)

Marfat.com

نو بہار گلشنِ دین و دول — رنگ و بوئے گلبن علم و عمل

اس سے ایسا تازہ علم دیں کا باغ — جیسے شبنم سے گل اور گل سے دماغ

خندۂ گل اس کی عادت پر فدا — باغ خود گلچیں ہے اُسکے خلق کا

قطرہ اُس کے فیض سے دریا شگاف — ذرّہ اُس کے لطف سے مہرِ انصاف

اے نظام الملک اے صاحبقراں — ای شہِ محبوب دولہ ذی المکاں

مثنوی یہ ہو مفیض الکائنات — نام سے تیرے رہے میری یہ بات

فہرستِ این نامہ بر عنوان تو — ختم شد این خطبہ در دورانِ تو

تیرے شمسی کی دعائے مستمند — ہو بدولت تیری تا گردوں بلند

چشمِ تو روشن دلِ تو شاد باد — حیدرآبادِ تو خوش آباد باد

التماس ناظم

ہے یہ نامہ موج دریائے علوم — انتخاب نثر احیائے علوم

نثر تھی عربی میں وہ بحرِ بسیط — عام اُس پر ہو نہ سکتے تھے محیط

میں نے اسکو منتخب نظمِ سلیس — کر دیا اُردو میں باطرزِ نفیس

آدمی کم شوق فرصت ہے قلیل — دقت سے فہم و فراست ہے قلیل

اسلئے حضرت غزالی کی کتاب — نظم کی میں نے بطرزِ انتخاب

اِنَّ شَیْئًا کُلَّہٗ لَا یُدْرَکُ — اِعْلَمُوْا اِنَّ کُلَّہٗ لَا یُتْرَکُ

چشمۂ شیریں ہو یہ نظمِ جمیل — ایک کوزہ میں ہو گویا سلسبیل

وہ تو نافہ تھی یہ عطر اُسکا کھنچا — تھی شکر وہ یہ قند اُس کا بنا

جلوۂ انوارِ احیاء العلوم — جس کے آگے ماند ہے نور النجوم

جذّا اسرار احیاء العلوم — ہر دو عالم میں مچی ہے جسکی دھوم

Marfat.com

یہ ہے احیا یا کہ ہی اے ناظرین
رمز طِبتُم فَادخُلُوھَا خَالِدِینَ

اِس چمن میں ہے معارف کی نسیم
رَوح رَیحَانٌ وَّجَنَّتُ النَّعِیم

اِس کے عامل واقعی ہیں مُفلِحُونَ
لَاعَلَیھِم خَوفٌ وَّلَا ھُم یَحزَنُونَ

نظم اس کی کیا تھی کچھ آسان بات
تھی حقیقت میں جَبَالُ الرَّاسِیَات

نورِ انفاسِ غزالیِ ولی
میری جاں کو کر گیا ہے منجلی

فیضِ روحِ قدسی مولائے من
جاوہ زد در عالمِ پہنائے من

ورنہ میں اک ذرّہ تھا کس کام کا
اب تو کہلاتا ہوں شمسُ الاسلام کا

مجھ کو فنِّ شاعری کا کیا شعور
یہ بھی ہی اِک لطفِ جاناں کا ظہور

"قافیہ اندیشم و دلدار من"
"گویدم مندیش جز دیدار من"

پوچھتا ہوں سب سے میں اے شیخ و شاب!
کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
کس نے احیا کا کیا تھا انتخاب؟

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
جس میں ہوں اسرارِ شرعی بیحجاب

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
جو کہ اُردو میں ہو با ایں آب و تاب

بابُ العلم

فضیلت علم

پیشگاہِ عظمت و جبروت سے
بارگاہِ عزّت و لاہُوت سے

حضرتِ سُبحان ربّ بیچگُوں
عالموں کے حق میں فرماتا ہے یُوں

یَرفَعُ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنکُم وَالَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ دَرَجٰتٍ

اللہ اونچے درجے کرتا ہے ان کے جو ایمان رکھتے ہیں تم میں اور علم ۔

Marfat.com

عالموں اور مؤمنوں کے مرتبے — حق تعالیٰ نے بڑے اونچے کئے
ابن عباسِ شریف و پاکباز — یُوں بیاں کرتے ہیں اس آیت کا راز
ہیں مقامِ عالمانِ ارجمند — مومنوں سے سات سو درجے بُلند
فرق ہر درجے میں ہوگا اِس قدر — راہِ پانصد سالہ ہووے جس قدر

آیت قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○

تو کہہ کہیں برابر ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جن کو علم ہے

رہبر کونین سمجھاتے ہیں یُوں — ہادیٔ دارین فرماتے ہیں یُوں

حدیث مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَيُلْهِمْهُ رُشْدَهٗ

جس کے ساتھ اللہ بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور الہام کرتا ہے اس کی ہدایت

مہرباں ہوتا ہے خود جبیرِ خُدا — علم دیتا ہے پھر اُسکو دین کا
اور کہا اس کے لئے عالم جو ہے — مانگتی ہی مغفرت ایک ایک شئے
اللہ اللہ رتبۂ عالم ہے کیا — جب کہ فرمائیں جنابِ مصطفےٰ
حشر میں ان کی سیاہی لاکلام — تولیں گے خونِ شہیداں سے تمام
مرتبہ دیکھو تو اہلِ علم کا — جس کو فرماتے ہیں شاہِ انبیا

حدیث فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِي

عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے میری زیادتی میرے اصحاب سے سب سے کمتر شخص پر

کس قدر ہے شانِ اہلِ علم کی — جبکہ یوں ارشاد کرتے ہیں نبیؐ

حدیث يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

ترجمہ۔ قیامت میں تین آدمیوں کی شفاعت قبول ہوگی۔ انبیا کی پھر علما کی پھر شہدا کی

Marfat.com

ہوگیا اس سے یہ ثابت ایجواں
علم کے رتبہ کی ہے وہ عزّ و شان

کم نبوت سے ہے اِس کا مرتبہ
پر شہادت سے ہے بالا مرتبہ

ابن عباسؓ آگہ رازِ نہاں
حال کرتے ہیں سلیمانؑ کا بیاں

پہونچا اُن کو خاص حکمِ کردگار
اے مرے بندے سلیماں ذی وقار

علم و مال و ملک ہیں سب سود مند
تم بتاؤ کس کو کرتے ہو پسند

تھے سلیماں جو حبیبِ کردگار
چھوڑ کر دولت کیا علم اختیار

پس خدا نے ان کو مال و ملک بھی
علم کے ہمراہ بخشا بے کمی

کہتے ہیں اِک دِن کوئی مردِ خدا
پوچھنے ابنِ مُبارک سے لگا

کون ہیں انساں بھلا اے خوش نفس
آپ نے فرمایا اہلِ علم و بس

آپ نے اُن عالموں کے ماسوا
اور لوگوں کو نہیں اِنساں کہا

کیونکہ چوپایوں سے انساں کی تمیز
علم سے ہوتی ہے حاصل اے عزیز

آدمی کو عزّ و وقعت واقعی
زور اور زر سے نہیں حاصل ہوئی

زور میں تو اور حیوانات بھی
اونٹ کی مانند ہیں اس سے قوی

ورنہ از روئے جسامت دیکھئے
ہاتھیوں کا قدّ و قامت دیکھئے

وہ شجاعت سے بھی ہو کیونکر بزرگ
اِس سے بڑھکر ہیں کہیں شیر اور گرگ

اور نہ وہ برتر ہے از روئے غذا
بیل کا ہے پیٹ اس سے بھی بڑا

قوتِ شہوت میں بھی فائق نہیں
اِک چڑا بھی اس سے بڑھکر ہے کہیں

بلکہ ہے اس میں شرافت جس قدر
ہے زروئے علم و نطق اے باہنر

طالب علم کی فضیلت

حضرتِ ربِّ قدیر بیچگوں
مومنوں کو حکم فرماتا ہے یوں

Marfat.com

آیت فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّيْنِ

سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں

اور یہ ہے ارشاد پاک مصطفٰے
اپنے بال و پر فرشتے دائما
اور یہ فرمایا کہ باب علم ایک
علم کا طالب رہے ہر اک بشر
مومنوں پر علم و حکمت کا حصول
جو کہ طالب ہو علوم دین کا
روضۂ جنت میں پیش کبریا
ہے ابو درداء کا یہ قول اے اخی
رات بھر تک نفل پڑھنے سے ہی خوب
یہ بھی ہے ارشاد اُن کا بیگماں
یا ہوں عالم یا ہوں طالب علم کے
اور کوئی چوتھا ہو گر ان کے سوا
لہو کی ستر مجالس اک طرف
ایک صف ستر کا کف آرہے بنے

اور یہ ہے ایماء خاص مجتبےٰ
بہر طالب علم دیتے ہیں بچھا
سیکھنا سو نفل پڑھنے سے ہی نیک
چین تک کرنا پڑے گر پہ سفر
فرض ہے از روئے ارشاد رسول
اور قضارا اس کی آجائے قضا
ہو وہ مومن ہمنشین انبیاء
مسئلہ سیکھوں اگر میں ایک بھی
ہو تیرا اس سے تطہیر قلوب
جس قدر ہیں اے اخی اہل جہاں
یا وہ سنتے ہوں مطالب علم کے
دو جہاں کی وہ ہلاکت میں رہا
اک طرف ہو طالب العلموں کی صفا
یوں کہا ہے حضرت [illegible]

تعلیم کی فضیلت

حضرت علام ذی علم القدیم
اس طرح دینا ہے تعلیم عظیم

آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ادْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اس بہتر کس کی بات ہے جو بلائے اللہ کی طرف اور کرے کام اچھا اور کہے میں حکم بردار ہوں اللہ کے راہ پر بلا اپنے رب کی پکی تدبیر سے اور نصیحت کے بھلی طرح۔

Marfat.com

علم جس عالم کو دیتا ہے خُدا
اس سے طے کرتا ہے مثلِ انبیا

علم اپنا مت چھپائے زینہار
بلکہ کردے اُسکو وقفِ روزگار

جب معاذ بن جبل سوئے یمن
لے چلے پیغام آقائے زمن

تب ہوا اُن کو یہ ارشادِ نبیؐ
غور سے سُن جسکو تو بھی اے اخی

حدیث لَاَن یَّھدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیرٌ لَّکَ مِنَ الدُّنیَا وَمَا فِیھَا
اگر تیرے سبب سے خدا تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت کردے تو یہ تیرے حق میں دنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہتر ہے

اور فرماتے ہیں یہ عیسیٰ نبیؐ
جس کا سُننا ہے ضروری واقعی

جو کوئی عالم ہو اور عامل بھی ہو
علم اس سے سیکھنا جاہل بھی ہو

افضل و اعلےٰ ہی وہ ناسوت میں
ہے عظیم اس کا لقب ملکوت میں

ہے یہ ارشادِ رسولِ باوقار
حشر کے دن ہوگا حکم کردگار

جائیں عابد اور غازی خلد میں
تا ابد آرام سے اُس جا رہیں

تب کریں گے عرضِ عالم یا خُدا
ہم سے ہی سیکھا انہوں نے جو کیا

یعنی ہم حقدار ہیں اکرام کے
اِن سے پہلے مستحق انعام کے

تب یہ فرمائے گا ربِ دو جہاں
تم تو ہو مثلِ ملائک بیگمان

تم کرو ان کی شفاعت شوق سے
بے توقف ہم کریں مقبول اُسے

جب ہوں شافع ان کے اہلِ علم دیں
تب وہ ہوں گے داخلِ خلد بریں

حدیث مَن عَلَّمَ عِلمًا فَکَتَمَہٗ اَلجَمَہُ اللّٰہُ یَومَ القِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ
جو علم سیکھ کر چھپادے قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کی لگام دے گا۔

ہے یہ قولِ احمدِ مرسل حبیب
کلمۂ حکمت ہے اک تحفہ عجیب

تو جسے سُن کر کرے خاطر نشیں
اور سکھانے کے لئے جائے کہیں

پھر اگر اک مرد کو تعلیم دی
کی ہے گویا اک برس کی بندگی

Marfat.com

حدیث اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَمَلٰئِکَتَہٗ وَاَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ
البتہ اللہ سبحانہٗ اور اس کے فرشتے اور اسکے آسمان اور زمین والے
حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ فِی الْبَحْرِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ
یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی سمندر میں سب رحمت بھیجتے ہیں اُس پر جو لوگوں کو
النَّاسِ الْخَیْرَ
خیر سکھاوے +

بیان اس علم کا جو فرض عین ہے

یہ حدیث احمدِ مختار ہے | ساقیٔ کوثر کی یہ گفتار ہے

حدیث بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ
اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے - اوّل شہادت دینا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں الخ

اِن امور پنجگانہ پر عمل | فرض بعد علم سمجھو بے خلل
پوری پوری اسکی یوں تفصیل ہے | علم ہیں دو طرح کے اے نیک پے
ایک اے عاقل عمل کا علم ہے | ایک کشفِ بے زلل کا علم ہے
پس جو ہے علم و عمل اے متقی | فرض ہر مومن پہ ہوتا ہے وہی
پر یہ سب علم و عمل اے نیک بخت | فرض مومن پر نہ ہوگا ایک لخت
بلکہ تھوڑا تھوڑا ہنگامِ عمل | علم اس کا فرض ہوگا بے خلل
یعنی جو جو پیش آتے جائیں کام | سیکھے ان کے مسئلے بھی تب تمام
علم کیا واجب ہے اندھے کیلئے | اس نظر کا جس سے پیچیں مفسدے
ایسے ہی گونگے پہ کب ہے یہ ضرور | تا بُرے لفظوں کا رکھے وہ شعور
جس عمل کی ہم کو حاجت ہی نہیں | علم کی اُسکے ضرورت بھی نہیں
بسکہ ہیں قصاب عامل ذبح کے | اُنپہ واجب ہیں مسائل ذبح کے

Marfat.com

الغرض جس شخص کو جس چیز کی
پڑتی ہو حاجت ہمیشہ یا کبھی

اسکو اس کا علم کر لینا حصول
فرض ہوگا جسکا ارشاد رسول

بیان اُس علم کا جو فرضِ کفایہ ہے

علم وہ فرضِ کفایہ ہیں ضرور
ہوں منظم جن سے دنیا کے اُمور

جیسے علمِ طب بہرِ حفظِ جاں
ہے نہایت ہی ضروری بیگماں

ایسے ہی علمِ حساب اے باشعور
بہرِ تقسیمِ وراثت ہے ضرور

اور علومِ فقہ و فتویٰ اے جوان
مثلِ ایلاؤ ظہار و ہم لعان

ہیں یہ سب فرضِ کفایہ بیگماں
حسبِ ترتیبِ ان کا ہوتا ہے بیاں

پہلے ہے قرآن کلامِ حق نما
پھر حدیثِ پاک شاہِ دوسرا

پھر علومِ فقہ و تفسیر و اصول
ناسخ و منسوخ با دیگر فضول

پس یہ ہیں فرضِ کفایہ اے فتا
گر ہو گنجایش تو پڑھ الّا فلا

بول اگر سیکھے کوئی علمِ طلاق
اور ظہار و مہر و ایلاؤ عتاق

تاکہ ہو جائے ولی اللہ کا
اور تقرب پائے اس درگاہ کا

آدمی وہ ہے سراسر بے تمیز
ایسی باتوں سے ہو کب حق کا عزیز

کیوں کہ دنیا کی ہے ساری بات یہ
مسئلے دینی نہیں بالذات یہ

صرف دنیا کے ہیں یہ سارے اُمور
پر تعلق ان کا دیں سے ہے ضرور

کیوں کہ جب دنیا ہے کشتِ آخرت
دین کی دنیا ہی سے ہے منفعت

یہ مسائل ظاہری ہیں اے جواں
اور مسائل باطنی کے پاسباں

بس یہی اُن سے ہے منظور نظر
ہوں یہ باطن کے نگہبان سر بسر

گر ہے مصروف ظاہر میں سدا
اور تدارک کچھ نہ باطن کا کیا

Marfat.com

کیا بھلا انجام پھر ہوگا بخیر
کس طرح اسرارِ حق کی ہوگی سیر

علمِ ظاہر کو ہی گر کوئی پڑھے
علمِ باطن سے مگر غافل رہے

وہ نہ ہوگا مولوئ اُخروی
گرچہ لوگ اس کو پکاریں مولوی

مولوی مولا کا ہے وہ اے عزیز
جس کو علمِ آخرت کی ہو تمیز

منجملہ علوم باطنی کے علم معاملہ ہے

علمِ باطن دو طرح ہیں اے اخی
جن کو اوپر لکھ چکے ہیں ہم سبھی

وہ جو ہے علمِ عمل کا جاننا
ہے وہ دل کے حال کا پہچاننا

حال خواہ اچھے ہوں وہ یا ہوں برے
جان لینا ان کو لیکن چاہیئے

سنیئے اُن احوالِ حسنہ کا بیاں
جیسے علمِ جُود رب دو جہاں

صبر و شکر و خوف و امید و رضا
تقوی و زہد و قناعت اور سخا

کچھ جو ان حالات میں آئے کمی
وے ترقی ان کو یکسر آدمی

ہے ضرور اُن کا ثمر بھی جاننا
نیز ان کی اصل کو پہچاننا

اور رذائل کا بھی سمجھے ماجرا
کینہ و بخل و حسد حرص و ریا

ظلم و خود غرضی خیانت کاہلی
شیخی و بے شرمی و سنگیں دلی

قسمت و تقدیر پر ہونا خفا
فخر و کبر و مکر و غصہ اور دغا

ڈر نہ ہونا حق کا فاقہ کا ہو غم
مالداروں کی ثنا فقرا کی ذم

دخل دینا بات میں کرنا فضول
بھائیوں کی غیبتیں بکنا فضول

اپنا لینا بدلہ دشمن سے ابھی
حق کی باتوں کا نہ بدلہ لیں کبھی

جو سمجھتا ہے یہ خوب و زشت حال
عالمِ عقبیٰ وہ ہے اہلِ کمال

آخرت کا علم عالی ہے یہی
اور یہی ہے علمِ باطن اے اخی

Marfat.com

آخرت کے عالم و صوفی تمام
کہتے ہیں اِس علم کو ہے فرضِ تام

اور جو اِن علموں سے مُنہ پھیرے کوئی
ہو گرفتارِ عذابِ ایزدی

جیسے خلقت عالموں کی پیروی
کرتی ہے اعمال ظاہر میں سبھی

ہاں مگر اُن عالموں کے برخلاف
ہوتے ہیں اعمال اُن کے صاف صاف

اُن کا علم اُن کا عمل اِتنا نہ تھا
تھا وہ علم اہلِ عالم سے سوا

صرف ایذا و لعان و بیع کا
کب عمل اور علم رکھتے تھے بھلا

بلکہ وہ تو عالمِ باطن بھی تھے
مخلص و متوکل و محسن بھی تھے

سُستی و بخل و ریا سے تھے وہ دُور
تھے وہ شیخی اور تکبّر سے نفور

فعلِ ناجی میں رہے مصروف وہ
فعلِ ہالک میں نہ تھے مصروف وہ

مرضئ مولا سے تھا بس اُن کو کام
اِسلئے ہیں اہلِ ایماں کے امام

ہم سے اب وہ حال بھی سُن لو ذرا
جو کہ اُن دیں کے اماموں کا رہا

چار ہیں وہ مومنوں کے پیشوا
رہنما سالار ہادی مقتدا

بوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ امام
احمدِ حنبلؒ یہ ہیں چاروں کے نام

تھے یہ چاروں چار عنصر دین کے
بڑھ گئے ان سے تفاخر دین کے

جانتے تھے رمز خیرِ اُخروی
فقہ سے مرضئ حق مقصود تھی

جانتے تھے علم فقہ باطنی
اور فقہ ظاہری کے تھے دھنی

تھے وہ چاروں عالمِ علمِ نجات
جانتے تھے مہلکات و منجیات

علم اُن کے سب دیئے لوگوں نے چھوڑ
فقہ ظاہر کی طرف لی باگ موڑ

سب نے علمِ فقہ میں تقلید کی
بات کارآمد جو تھی وہ چھوڑ دی

اب یہاں ہونا ہی اِسکا بھی بیاں
تاکہ ہو سیرت اماموں کی عیاں

یعنی کیسے اُنکے تھے علم و عمل
کیا ہماری پیروی میں ہے خلل

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ

عابد و زاہد امام الاولیاء
مصطفےٰ کا معجزہ انکا وجود
وہ امامِ بوحنیفہ رح پاکباز
سال پینتالیس تک پڑھتے رہے
سارا قرآن ایک رکعت میں تمام
روزے میں گذرے برابر تیس سال
اور بہت سے اولیاء اللہ جو
وہ مقلد آپکے مذہب کے تھے
بحرِ عرفاں کے تھے جو دُرِ ثمیں
اور شریعت کے تھے سادات کبار
جیسے ابراہیم بن ادہم بزرگ
اور وہ صوفیہ کا پیر رہنما
اور بسطامی رح جناب بایزید

وہ امامِ اعظم شمعِ ہدا
اُن کے تلبع کا ہو جنت میں خلود
اِک وضو سے پانچ وقتوں کی نماز
طاعتِ مقبول وہ کرتے رہے
کرتے تھے اکثر وہ مولائے انام
بالیقین تھے عابدوں میں بمثال
تھے طریقت کے امامانِ نکو
اور وہ قائل آپکے منصب کے تھے
اور تصوف کے جو تھے رُکن رکیں
آپ کی تقلید تھی ان کا شعار
اور شقیق بلخی[۵۲] عارف سترگ
حضرتِ معروف[۵۳] کرخی پارسا
ہو رہی ہے جن کی سب دنیا مرید

---

۵۱ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۵۰ھ میں رحلت فرمائی
۷ برس زندہ رہے مدفن بغداد ۔

۵۲ شفیق بلخی قاضی ابو یوسف کے شاگرد تھے اور حاتم اصم کے استاد ۱۹۴ھ میں شہید ہوئے

۵۳ یہ سری سقطی کے استاد ہیں ۲۰۰ھ میں وفات پائی ۔

۵۴ ۲۶۱ھ میں وفات پائی ۔

Marfat.com

اور فضیل[1] ابن عیاض ایسے سعید
ہیں بخاری جیسے بھی جن کے مُرید

کیا کہوں کیسے تھے وہ عالیمقام
جانتے تھے بو حنیفہ کو امام

ایسے ہی داؤد طائی[2] سے سدید
بو حنیفہ کے تھے شاگردِ رشید

اور جناب ابنِ مبارک[3] متقی
یعنی عبد اللہ ذی مجد و ذکی

زاہد و عابد فقیہہ بے عدیل
عالمِ علمِ احادیثِ جلیل

خود جناب ذہبی و نووی امام
کر رہے ہیں مدح اُن کی لاکلام

وہ بھی پس با ایں ہمہ شانِ متین
بو حنیفہؒ کے تھے شاگرد ہیں

اور وکیع[4] ابن جراح شہیر
صائم الدہر و محدث بے نظیر

آفتاب چرخ عرفان و شعور
تھے مقلد بو حنیفہؒ کے ضرور

اور امامِ اہلِ دل حاتم اصم
شہرہ ہیں جن کی کرامات اتم

خود امام احمد حنبل سدا
سیکھتے تھے ان سے شیوہ زہد کا

ان کی تھی کیا عزت و شان دیکھئے
اور وہ تھے شاگرد نعمان دیکھئے

یعنی فِی کُلِّ الْمَوَاضِعِ وَالْبِلَاد
فَقِیْہُہٗ شَمْسُ الْہِدَایَۃِ وَالرَّشَاد

دوم را ہم مذہب او گشتہ است
پس کدام از وے بگو برگشتہ است

ہند و سند و ماوراء النہر بھی
کیا سمرقند و بخارا شہر بھی

ہیں اُسی کے ہی مقلد بیشمار
کیوں نہ ہوں جبکہ ہوں سادات اکبار

---

[1] یہ امام اعظمؒ کے شاگرد اور امام شافعیؒ کے استاد ہیں۔ اور بخاری و مسلم ان سے روایت کرتے ہیں ۱۸۷ھ میں وفات پائی

[2] محارب بن دثار کہتے ہیں کہ اگر یہ شخص کسی پہلی امت میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن میں ان کی خبر دیتا ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔

[3] یہ اس امت کے ایک رکن تھے اور امام صاحب کی مدح میں عجیب قصیدے انہوں نے لکھے ہیں

[4] امام احمد بن حنبل کے یہ استاد تھے ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

[5] بو حنیفہ کے شاگرد تھے اور شافعی و احمد کے استاد تھے ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

Marfat.com

اسوۂ حسنہ تھے جن حضرات میں | تھے مقلدان کے وہ ہر بات میں

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ این سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چساں بگسلد این سلسلہ را

قَالَ الاُستَاذ ابُوالقَاسِم قشیری الحَافِظ المُفسّر الفَقیہ النحوی

اُستاد ابو القاسم قشیری جو حافظ اور مفسر اور فقیہ اور نحوی

اللغوی الادیب جَامع الانواع المحاسن سمع حَدِیثاً مِنَ الحاکم و

اور لغوی اور ادیب اور بڑے پارسا تھے خطیب کے اُستاد اور حاکم کے شاگرد تھے

رُوِی عنہ الخطیب (مات سنہ ۴۶۵ھ) سمعت الاستاذ ایا علی الدقاق

فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ابا علی دقاق سے

یقول انا اخذت ھذہ الطریقۃ من ابی القاسم النصر باذی وھو

کہ وہ فرماتے تھے میں نے طریقہ صوفیہ کو ابی القاسم نصر باذی سے سیکھا اور

مِنَ الشِبلی وَھو من السری سقطی وھو من معروف الکرخی وَھو

انہوں نے شبلی سے اور انہوں نے سری سقطی سے اور انہوں نے معروف کرخی سے اور انہوں نے

من داؤد الطائی وھو اخذ العلم والطریقۃ من ابی حنیفۃ رح اشامی

داؤد طائی سے اور اُنہوں نے علم اور طریقہ بو حنیفہ رح سے سیکھا ٭

چونکہ شغلِ آں رئیس الاتقیاء | تھا مسائل کے ہی استنباط کا
یوں احادیثِ رسولِ مجتبےٰ | آپ سے چنداں نہیں شہرت تما
جیسے بوبکر و عمر ارباب دل | تھے امورِ مسلمیں میں مشتغل
اس لئے راوی تھے کم اخبار کے | گو تھے ساتھی سید الابرار کے

برخلاف اُن کے تھے اصحاب صفا
کرتے نقلِ قولِ حضرت بے شمار

Marfat.com

حضرت امام مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ

جامع علم حدیث مصطفیٰ
وہ امام مالک خضر ہُدیٰ

وہ نہایت ہی حدیث پاک کی
کرتے تھے تعظیم و تکریم دلی

جب حدیث پاک کا کرتے بیاں
پس وضو کرتے وہ شاہِ راستاں

کرتے تھے داڑھی میں شانہ باوقار
اور پہنتے اِک لباسِ شاندار

ملتے خوشبو اور مقامِ صدر پر
بیٹھتے باعز و شان و فر و فر

پھر حدیث ارشاد کرتے بتمام
پھول جھڑتے جبکہ کرتے تھے کلام

آپ سے یوں پوچھتا کوئی اگر
کیوں تکلف کرتے ہیں آپ اسقدر

یوں جوابًا اس کو فرماتے امام
یہ حدیثِ پاک کا ہے احترام

کہتے ہیں اِک دن امیرِ وقت نے
اِس طرح تقریر کی تھی آپ سے

ہے طلاق الجبر کا جو مسئلہ
مت کسی سے کہنا ہرگز برملا

پھر برائے امتحاں اِک شخص کو
خود کہا حاکم نے جا پوچھ اُن سے تو

اُس نے پوچھا آپ نے بھی صاف صاف
کہہ دیا مجمع میں اسکو بیخلاف

یعنی جبرًا جو دلائے گا طلاق
بے اثر ہے اور نہ واقع ہو فراق

آپ تھے زہد و ورع میں گو شہیر
تھے سخاوت میں بھی لیکن بے نظیر

ساکنانِ خطۂ دُور و دراز
لایا کرتے تھے سدا نذر و نیاز

کہتے ہیں خود شافعیٔ حق نما
آپ کی خدمت میں میں اکثر گیا

دیکھتا کیا ہوں درِ اقدس پہ ہے
گلۂ آہوان تند و تیز پے

سال ۹۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۷۹ھ میں رحلت فرمائی ۸۹ برس زندہ رہے۔ مدفن مدینہ منورہ ۔۔

Marfat.com

تھے خراسانی وہ گھوڑے بے بہا
استرِ مصری بھی تھے نذرت نما

آپ نے مجھ سے کہا اے شافعیؒ
تحفتاً میں نے دیئے تجھ کو سبھی

عرض کی میں نے کہ آپ اس خیل سے
ایک تو رکھ لیں سواری کیلئے

پس یہ فرمایا کہ مجھ کو بے گماں
شرم آتی ہے خدا سے ایچواں

جس زمیں میں دفن ہیں وہ تاجدار
اُس زمیں پر میں چلوں ہو کر سوار

صاف صاف اس سے یہ نکتہ کھل گیا
کس قدر تھی آپ میں جود و حیا

دیدیئے سب اسپ و استر قیمتی
خاکِ پیزب کی عجب تو قبر تھی

علم سے تھا آپ کا یہ مدّعا
تا خدا مجھ سے رہے راضی سدا

ذلّتِ دُنیا رضائے ایزدی
علم سے بس آپ کو منظور تھی

نے طلاق و بیع کے ہی مسئلے
سیکھنے مقصود تھے کچھ علم سے

حضرت امام محمدؐ بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے دین دُنیا واقعی
مقتدائے دیں امامِ شافعیؒ[1]

آپ حصّہ رات کے کرتے تھے تین
ایک میں ہوتا تھا شغلِ علمِ دین

دوسرا ذکر و عبادت کے لئے
تیسرا تھا خواب راحت کیلئے

آپ رمضان کے مہینہ میں مدام
ساٹھ قرآں ختم کرتے لاکلام

آپ کہتے ہیں کہ سولہ سال سے
پُرخوری سے سخت نفرت ہے مجھے

پرخوری کر دیتی ہے تن کو گراں
دل کو کر دیتی ہے سُست اور سخت جاں

یہ بھی فرماتے ہیں وہ فخرِ عرب
مقتدائے عالمانِ منتخب

[1] آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ ۵۴ سال زندہ رہے مدفن مصر

Marfat.com

سچّی یا جھوٹی قسم اللہ کی
مطلقاً میں نے نہیں کھائی کبھی

حرمت و توقیر اسم ذات پاک
اِس قدر کرتے تھے وہ نیکو صفات

علم اجلالِ خدا بھی بیکراں
اُنکو تھا اور رکھتے تھے ضبطِ زباں

تھے گئے سوئے یمن آپ ایکبار
اور وہاں سے لائے درہم دس ہزار

مکّے کے نزدیک کوئی گاؤں تھا
آپ نے خیمہ کیا اس میں بپا

لوگ ملنے کو جو آئے آپ سے
مال وہ ہاتھوں انہیں دیتے رہے

کر دیئے تقسیم جب سارے درم
پھر اُٹھے اس جا سے وہ اہلِ کرم

رگر گیا تھا راہ میں کوڑا آپ کا
ایک رہرو نے اٹھا کر دے دیا

اتنی خدمت کے صلے میں آپ نے
کیں عطا پچاس اشرفیاں اُسے

بس ہوا معلوم اِس سے ایجواں
زہد کی جڑ ہے سخاوت بیگماں

مال فانی پر نہ رکھی کچھ نگاہ
اور ہمیشہ اسکو سمجھا خاکِ راہ

ایک مردِ حق نے با خوش لہجگی
آپ کے آگے جو یہ آیت پڑھی

آیت هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ

یہ وہ دن ہے کہ نہ بولیں گے اور نہ اُن کو معافی مانگنے کی اجازت ہے

بس تڑپ کر آپ با صد اضطراب
گر گئے بے ہوش ہو کر ایک باب

ہوش آتے ہی کہا با اشکِ و آہ
ایسے دن سے یا خدا تیری پناہ

پس یہ زہد و خوف، یہ جود و حیا
کس طرح بے معرفت حاصل ہوا

شافعی نے کیا یہ زہد و اتقا
فقہ ظاہر سے ہمیں پایا بھلا

توبہ توبہ اے عزیز نیک ذات
فقہ ظاہر سے نہیں ملتی یہ بات

یعنی یہ سلم و اجارہ اور عتاق
مہر و ایلاء و ظہار اور پھر طلاق

Marfat.com

محض ان کے علم ادراک سے
کچھ نہیں ملتا ہے زہد پاک سے

بلکہ علم آخرت ہی سے سدا
ہوتے ہیں پیدا یہ زہد و اتقا

پس مقلد کو بھی خاص اس علم کی
چاہیئے تقلید باصدق دلی

نسبت تقلید کا کرتے ہیں غل
پر نہ ہو تقلید بے تقلید کل

حضرت امام احمدؒ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمد حنبل رئیس الاتقیاء
مومنوں کے مقتدا و رہنما

زاہد و متورع و اہل کرم
پر مقلد ان کے ہیں کچھ اُن سے کم

یہ کتاب نور شمع رہبری
ہے انہیں کی سیرتوں سے سب بھری

اب ذرا چاروں اماموں کے یہ طور
دیکھئے گا اے جناب من بغور

ان کے حال و قال و افعال سعید
صاف تھے دنیا سے روگرداں شدید

پس یہ ایلاء و لعان و بیع سے
زینہار ان کو نہیں حاصل ہوئے

بلکہ اس کی اصل وہ ہے بالیقین
فقہ سے بھی جو کہ ہے اشرف کہیں

پس عزیزو دعوے تقلید بھی
فی الحقیقت سچا کہلائے جبھی

جب تم ان کے سب علوم پاک کی
سمجھو لازم اتباع و پیروی

علم مکاشفہ

سارے علموں سے جو ہے مطلوب تر
اور ہر مطلوب سے ہے خوب تر

آخرت کے سارے علموں کی بہار
ہے وہ علم کشف اے والا تبار

سلہ - مدفن ایشاں ناحیہ بغداد است ۔

Marfat.com

اور وہ ہے باطن کا علم بے بہا
سارے علموں کی وہی ہے انتہا

اس کے عالم ہوتے ہیں سچے ولی
اور سبھی صدیق اور سارے نبی

ہے وہ علم ایک جلوۂ نور و ضیا
ہو مگر اوصاف بد سے دل صفا

اور معاملہ کا جو ہے علم و عمل
اس سے بھی ہووے فراغت بے خلل

پھر چمک اٹھتا ہے دل میں ایک نور
نور سے ہوتی ہیں وہ باتیں ظہور

جن کا پہلے نام سنتا تھا مگر
وہم تھا اور کچھ نہ آتا تھا نظر

اب وہ باتیں ہو گئیں روشن سبھی
جب جھلک اس نور کی دل پر پڑی

پائی ذات حق کی سچی معرفت
اور پہچانی گئی ایک ایک صفت

حکمت پیدائش ہر دو جہاں
دل میں ہوتی ہے یہ سب اس سے عیاں

ہو نبوت کے معانی کی خبر
اور فرشتے صاف آتے ہیں نظر

یعنی وہ ارض و سما کے درمیاں
پھر رہے ہیں کیسے ہر سو پرزناں

حال شیطانوں کا بھی معلوم ہو
اور عداوت ان کی بھی مفہوم ہو

یعنی کیوں کر دل میں شیطان دخیل
اپنا لشکر لے کے ہوتا ہے دخیل

جنت و دوزخ لحد اور آخرت
پل صراط اور احتساب عاقبت

اور خدا سے صورت قرب و لقا
اور فرشتوں کی رفاقت کا پتا

دین و دنیا کے غرض سارے امور
ہوتے ہیں اس علم کشفی سے ظہور

علم مناظرہ

سارے علموں سے جو ہے مذموم تر
ہے وہ علم بحث اے شیخ سیر

یعنی جس سے یہ غرض منظور ہو
تا ترا علم و ذکا مشہور ہو

Marfat.com

میں رہوں بالاتر و حاضر جواب
دوسرے کی مجھ سی ہو مٹی خراب

مجھ کو ہو محفل میں حاصل افتخار
میرے علم و فضل کا ہو اشتہار

ساری دنیا مجھ کو عالم جان لے
دوسرے کی بے وقوفی مان لے

پس مناظر اس طرح کا جو کہ ہو
کس قدر مفسد ہے وہ اور جنگجو

جتنے ہیں عادات بد اے ہمنشیں
جن سے ذاتِ پاک حق راضی نہیں

سب کا مصدر ہے یہی علم اے اخی
اس سے پیدا ہوتی ہے ہر اک بدی

جو شرور باطنی ہیں ایجواں
اس میں ہو جاتے ہیں وہ اکثر عیاں

جیسے کینہ کبر و بدگوئی حسد
خود پسندی عیب جوئی عزم بد

اس طرح کی بحث کرتے ہیں جو لوگ
اُنمیں ہوتے ہیں چھپے سارے یہ روگ

یعنی دل میں اس مناظر کے ضرور
پھیل جائیں گے حسد کے سب شرور

اور حسد وہ آتشِ غمناک ہے
جس کے حق میں یوں حدیث پاک ہے

حدیث اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے

ہے حسد اہلِ جدل کا ہم نشیں
کیونکہ وہ عاجز بھی ہوتا ہی کہیں

سوختہ ہوتا ہے پھر اُس کا جگر
گر ہوئی مدِ مقابل کی ظفر

یا کہ ہو تعریف اُس کے غیر کی
آگ ہے دل میں بھڑکتی ہر گھڑی

کوئی گر از روئے فن بالا ہوا
دوسرا گھورے اُسے بیٹھا ہوا

چاہتا ہے بلکہ اس وقت اُسکا جی
نعمتِ حق دور ہو اس سے ابھی

جلد ثالث میں حسد کا حال تم
آئے گا اِن شاء ربی ذوالکرم

اور بھی بگڑے گا پھر اُسکا چلن
ہو تکبر ان کے دل میں شعلہ زن

جن سے سب نبیوں نے کی ہی التجا
پس نہ میں مانوں گا تب بھی مطلقاً

Marfat.com

وہ تکبر جو ہے اک وصفِ نبیث | | جس کے بارے میں ہی یوں قدسی حدیث

حدیث اَلْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ
عظمت میرا تہمد ہے اور کبریا میری چادر جو شخص کسی کے ساتھ ان دونوں میں سے میرے ساتھ جھگڑے گا
وَاحِدًا مِنْہُمَا قَصَمْتُہٗ
اُس کو توڑ دوں گا

ہے تکبّر شان ربِّ دو جہاں | | پس کہاں شان اس کی اور رتبہ کہاں
جو تکبّر سے سجائے اپنا حال | | تو بگاڑے اُسکو ربّ ذوالجلال
ہر مناظر اپنے ہمسر پہ ضرور | | چاہتا سبقت ہے از رہِ غرور
اور لیاقت کو جتانے کے لئے | | بحث کرتا ہے وہ اپنے غیر سے
تاکہ ہو مخلوق میں یہ اشتہار | | کون ہے ایسا معلم ہوشیار
چھان ماریں خواہ دنیا بھر تمام | | کس کو ہے اس سے بھلا تاب کلام
چاہتا ہے پھر مکانِ صدر پر | | ہو مری بیٹھک بشانِ کروفر
گر ذرا نیچے جگہ اُسکو ملے | | تو یہ اِس حیلہ سے فوراً لڑ چلے
ہم کو عزت علم کی منظور ہے | | کیوں کہ حفظِ علم کا دستور ہے
اِس بہانہ سے تواضع کو ذلیل | | کرتے ہیں اور خود نمائی کو جلیل
وہ تواضع جس کی ذاتِ مصطفےٰ | | خاص فرماتی ہے تعریف و ثنا
یہ اُسے ذلت بتاتے ہیں جناب | | اور تکبر کو سمجھتے ہیں ثواب
بعد اس کے پھر سے غیبت کرے | | جس پہ قرآن میں لعنت کرے

آیت وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا
کوئی کسی کی غیبت نہ کرے

گو کرے ذکر مخالف سے بری | | جس میں رہنا چاہے غیبت سے بری

Marfat.com

گفتگو پھر بھی کرے یوں بے شعور — ہجو جس میں کچھ نہ کچھ ہوگی ضرور
شان میں یا اُس کے بڑھ آئے کچھ — اس طرح کی گفتگو کہہ جائے کچھ
ہے یہ سارا ذکرِ غیبت لاکلام — اہل ایماں کے لئے ہی سب حرام
خود پسندی میں بھی ہی بیحد شرور — یہ بھی ہوتی ہے مناظر میں ضرور
حکم ہے اللہ کا اے مومنو — پاک مت جانو تم اپنے آپ کو

آیت فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ
اپنی پاکبازی کے دعوے نہ کرو پرہیزگار کو اللہ جانتا ہے

کرتا ہے تعریف اپنے ذہن کی — رکھتا ہے دشمن سے اپنی برتری
بلکہ کہہ اٹھتا ہے وقتِ بحث صاف — میری اس کی سی نہیں لاف و گزاف
اِس کی بیہودہ ہیں باتیں سبکی سب — مجھ کو یہ باتیں پسند آتی ہیں کب
ایسی باتیں گو ہیں ظاہر میں بڑی — ناخنوں میں میرے ہیں لاکھوں پڑی
پس یہ اک ناپاک قیل و قال ہے — منع ہے قرآں کی آیت دال ہے
عیب جوئی کا بھی ہوگا یاں ظہور — وہ بھی ہوتی ہے مجادل میں ضرور
لَا تَجَسَّسُ حکم ہے اللہ کا — اور یہ اُس کے بھید کو ہے ڈھونڈتا
جب مناظر کوئی اُس کے شہر میں — آگیا۔ پھر آگیا یہ قہر میں
پوچھتا ہے ہر کسی سے کھود کر — اُس کے حالاتِ نہانی کی خبر
چُن کے اُسکے عیب از روئے حسد — جانتا ہے یہ لڑائی کی رسد
تاکہ خلقت میں سرِ میداں لڑے — اور ندامت سے شکست اُس پر پڑے
گر سراپا میں کچھ اُس کے عیب ہو — دمبدم رکھتا ہے اُسکی جستجو
فی المثل گر اس کے سر پر بھی ہو گنج — ہو یہ قارون طبع کیا کیا طعنہ سنج

Marfat.com

پھر اگر یہ بحث میں غالب رہے
تو وہ عیب اُس دم اشارہ سے کہے

تا نہ ہمت سے وہاں وہ خوار ہو
ذلت اب اُس کے گلے کا ہار ہو

سینہ میں کینہ بھی ہو اُس کے ضرور
کینہ ور ہوتے ہیں سب اہلِ شرور

دیکھتا ہے جب مخالف کو قوی
رنگ اس کا زرد ہوتا ہے تبھی

ہو پراگندہ خیال اور حال زار
دل دھڑکتا ہے کہ میں جاؤں نہ ہار

جیسے آگے ناگہاں آئے بلا
سامنے ہو شیر نر یا اژدہا

پس مناظر اس طرح کے ہوں جہاں
علم کی ان میں فضیلت ہی کہاں

ان میں اہلِ علم کی خصلت کہاں
وہ مدارات اور وہ الفت کہاں

جیسے اہلِ علم میں باتیں رہیں
اُلفتیں مِلّت ملاقاتیں رہیں

ان کو کب دیکھا کسی نے ٹھیک ٹھیک
باہمی شادی غمی میں ہوں شریک

علم والوں میں تو وہ تہذیب ہے
علم خود ہی رشتۂ تقریب ہے

ہوں جہاں یہ آفتیں کیونکر بھلا
ان میں ہو سکتا ہے اُنس و دل صفا

ایک آفت یہ ہی ان حضرات میں
حق نہیں مدِ نظر ہر بات میں

ایک کے مُنہ سے اگر نکلے گا حق
دوسرے کا ہو جسے رنگ فق

یعنی چاہے گا یہی بیہ بے حیا
اس کے مُنہ سے حق نہ ظاہر ہو ذرا

یار چاہئے تا کہ ناحق بات سے
میرا حق ظاہر رہے اس گھات سے

پس یہ سب باطل کے ہیں خبث و شرور
فی الحقیقت ہیں یہی اصلِ فتور

بلکہ اکثر گرم ہو کر لڑ پڑیں
لات مُکا دھول دھپا بھی جڑیں

پھاڑیں کپڑے کھینچیں داڑھی جوشمیں
گالیاں ماں باپ استادوں کو دیں

جب یہ ایسے کھیل کر تب کر گئے
حدِ اہلِ علم سے باہر گئے

ہاں اگر تحقیقِ حق منظور ہو
بحث سے اور جیت سے بھی دُور ہو

Marfat.com

فخر و کینہ سے بھی ہو امن و اماں
ہو تعصب کا نہ قضیہ درمیاں

چار شرطیں جمع ہوں جن میں بہم
بحث کا حق اُن کو ہے حق کی قسم

سب سے پہلی شرط یہ ہی آشکار
مجتہد ہو وہ مناظر ہوشیار

ہو کمالِ اجتہادِ اتنا اُسے
اپنی رائے سے وہ فتویٰ دے سکے

مذہب حنفی کا حق ظاہر ہو جب
چھوڑ دے وہ شافعی مذہب کو تب

امرِ حق کو پائے وہ جب بے نقاب
ویسا ہی فتویٰ وہ دے بے ارتیاب

مجتہد کا مرتبہ جس کو نہیں
بحث کا رتبہ بھی پھر اُس کو نہیں

جس طرح اب ہے زمانہ بھر کا حال
بحث کی اُن کو نہیں ہرگز مجال

مسئلہ اک پوچھیے ان سے اگر
وہ بتائیں سو کتابیں دیکھ کر

قول بتلائیں امام اپنے کا تب
ہیں اماموں کے مقلد جو کہ اب

اپنے مذہب میں وہ پائیں ضعف گر
چھوڑنا اُن کو نہیں جائز مگر

جب پڑی مشکل تو کہدینگے میاں
اِس قدر ہم کو مہارت ہے کہاں

تانکالیں بات اصلِ شرع سے
مجتہد واقف تھی اصل و فرع سے

الغرض ان لوگوں کو اے مومنیں
بحث لاطائل سے کچھ حاصل نہیں

اپنا مذہب تو ہے اِن پر آشکار
غیر مذہب کا نہیں کچھ اختیار

ہاں اگر اُن مسئلوں میں ہو کلام
جو کہ ہوں نہ قول منقول از امام

جو امام اپنے سے ہی بے گفتگو
مسئلہ ہو ایک اور وجہیں ہوں دو

بحث و تکرار اُن میں کرنا ہمدگر
ہے مناسب بلکہ ہے محمود تر

کیونکہ آخر حکم دیں گے ایک پر
پس یہ اُس میں نفع ہوگا بیشتر

جو روایت اسمیں پھر پائیں قوی
اُسپہ ہو آخر عمل سب کو تہی

اُن مسائل میں اگر جھگڑینگے صاف
جس میں قطعاً دوسرے کا ہو خلاف

Marfat.com

پس یہ ناجائز کہاں ہوگا روا
ناروا ہے ناروا ہے ناروا

دوسری شرط اسکی ہے یہ بیگماں
خلوت و تنہائی کا ہو وہ مکان

رہتی ہے خلوت میں ہمت مجتمع
فکر بھی رہتا ہے صاف و بے طمع

حق بھی آتا ہے سمجھ میں جلد تر
ہار جیت اصلا نہیں آتی نظر

محفلوں اور حاکموں کے روبرو
بحث کی اچھی نہیں ہے گفتگو

محفلوں میں دونوں طرفوں سے ضرور
ہیں بھڑک اٹھنے تعصب کے شرور

فتح میری ہو مخالف ہو زبوں
تا ہو لوگوں میں مری عزت فزوں

یہ نہیں پروا کہ ہو حق حق بیاں
اس سے یا مجھ سے کسی سے ہو عیاں

تیسری یہ شرط ہے اے خوشخصال
ہو تلاش حق میں اس کا ایسا حال

جیسے کوئی گم شدہ اک چیز کو
ڈھونڈتا پھرتا ہو باصد آرزو

ڈھونڈنے والے کی خواہش ہے کہ پائے
بحث اس سے کیا کسی کے ہاتھ آئے

دوسرے یہ بھی کچھ رکھے نہ ضد
ڈھونڈنے میں جان لے اپنا مدعی

اس کے منہ سے حق ہو ظاہر گر ذرا
پس کرے یہ اس کا شکریہ ادا

پھر نہ سمجھے اسکو اپنا مدعی
بلکہ اپنا دوست جانے واقعی

جیسے اسکی گم شدہ شے کا پتا
کوئی اسکو دیکھتے ہی دے بتا

پس یہ لیتا ہے خوشی سے اپنی چیز
اور سمجھتا ہے اسے اپنا عزیز

مسئلہ حضرت علی رضؓ سے ایک نے
پوچھا اور پایا جواب اس نیک نے

پھر ہوا وہ ملتمس اے رہنموں
یوں نہیں بلکہ جواب لکھا ہے یوں

آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے تو
سہو سے میں نے غلط کی گفتگو

اب تو ہیں یہہ حال ان حضرات کے
پاس بھی جاتے نہیں اسبات کے

جانب ثانی سے گر ظاہر ہو حق
رنگ ان حضرت کا ہو غیرت سے فق

Marfat.com

کیونکہ عند الناس انکا جھوٹ اب ہوگیا ظاہر یہی تو ہے غضب
چوتھے اس سے چاہیئے یہ گفتگو فائدہ کی کچھ توقع جس سے ہو
بحث والوں کا تو ہی یہ حال اب عالم فائق سے وہ جاتے ہیں دب
کیونکہ گر حق اس سے ہوگا جلوہ گر ہم سے یہ محفل میں ہو جائے گا در
لوگوں پر اس کا نمایاں ہو کمال اسلئے اس سے نہیں کرتے جدال
اور جو اُن سے علم میں ہو کوئی زیر دیکھتے ہی اُسپہ ہو جائیں گے شیر
ایسی بحثوں سے کبھی اے مومنیں دین کی تحقیق حق ہوتی نہیں

آداب طالب علم

علم باطن کی درستی کا ہے نام اور یہی دل کی عبادت ہے تمام
جب اُسے دل کی عبادت کہدیا پھر عبادت بیوضو کب ہے روا
جس طرح حدث و نجاست سے نماز ہو نہیں سکتی درست اے پاکباز
ایسے ہی دل کی عبادت اسے نہیں زشتیٔ اخلاق سے ہوتی نہیں
یعنے جب تک ہوں نہ دور اوصاف بد جیسے کبر و غصہ و ظلم و حسد
پس عبادت دل کی یعنی علم بھی ہو نہیں سکتی درست اصلاً کبھی
مصطفےٰ ﷺ کا اس طرح ارشاد ہے ستھرے پن پر دین کی بنیاد ہے

حدیث بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ

دین کی بنیاد ستھرائی پر ہے

اس حدیث پاک میں اے خوش نہاد ہے طہارت تن کی اور دل کی مراد
ہے یہ ارشاد خداوند مجید یعنی اہل شرک رہتے ہیں پلید

Marfat.com

	اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ مشرک لوگ ناپاک ہیں
ہاں مگر مشرک بھی اے نیکو عمل گرچہ اُن کا تن ہُوا ہی صاف و پاک چونکہ ہیں ناپاک باطن کی صفات گو وہ ظاہر کی نظافت ایچواں پھر بھی ان کو حضرتِ حق کی کتاب الغرض دینِ مطہر کی بِنا مردِ بد اور صاف اور بدکار کو اس جگہ پر کیا پسند آئے مجھے اَیُّھَا الْقَوْمُ الَّذِیْ فِی الْمَدْرَسَہ اے مدرسہ والو ذِکْرُکُمْ اِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِ الْحَبِیْبْ تمہارا ذکر اگر محبوبِ حقیقی کے سوا کسی اور کے بارے میں ہے فَاغْسِلُوْا یَا قَوْمُ عَنْ لَوْحِ الْفُؤَادِ پس اے لوگو اپنے دِل کی تختی سے دُھو ڈالو چند چند از حکمتِ یونانیاں	غسل کر کے لیتے ہیں کپڑے بدل پر میسّر ہو صفائی ان کو خاک اِس لئے رہتے ہیں وہ ناپاک ذات خوب کر سکتے ہیں حاصل بیگماں جز نجس کوئی نہیں دیتی خطاب ہے لطافت اور طہارت پر سدا علمِ دیں ہرگز کبھی حاصل نہ ہو شعر مولانا بہاؤ الدین کے کُلَّمَا حَصَّلْتُمُوْہُ وَسْوَسَہ تم نے جو کچھ پڑھا ہے سب وسوسہ ہے مَا لَکُمْ مِنْ نَشْاَۃِ الْاُخْرٰی نَصِیْب تو تم کو آخرت میں کوئی حصّہ نہیں کُلُّ عِلْمٍ لَیْسَ یُنْجِیْ فِی الْمَعَادِ ہر ایسے علم کو جو آخرت میں نجات نہ دِلائے حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

تفصیل

آدمی کا دِل ہی ایسا پاک گھر اس میں ہوتا ہی فرشتوں کا مقام	جس میں ہوتا ہے فرشتوں کا گذر اُس میں ہوتا ہے گذر ان کا مدام

Marfat.com

ہے فرشتوں کی یہ عادت بیگماں — ہو جہاں کتا نہیں جاتے وہاں

حدیث لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ

نہیں آتے فرشتے اس گھر میں جس میں کتا ہو

اور صفاتِ بد جو ہیں کتے میں سب — جیسے کبر و شہوت و کین و غضب
کلب ہیں یہ بھونکنے والے سبھی — قلب میں ان کو نہ آنے دیں کبھی
ورنہ کب ہوگا فرشتوں کا گذر — اور نہ ہوگا علم و حکمت کا اثر
خانۂ دل میں فرشتہ جب نہ آئے — علم پھر اس گھر میں کس کے ساتھ جائے

آیت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ

اور کسی آدمی کی حد نہیں — کہ اللہ اس سے بات کرے مگر اشارے سے یا

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ

پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پس پہنچائے اُسکے حکم سے

یعنی رحمٰن کا کلام و علم و نور — وحی سے پاتا ہے انساں پرظہور
رحمتیں لے کر ملک رحمان سے — ڈالتے ہیں دل میں پھر انسان کے
جبکہ اوصافِ ذمیمہ سے بھلا — قلب طالب کلب کاذب ہو گیا
اور فرشتوں کو ہی نفرت کلب سے — پاس اُس کتے کے پھر کیوں آئیں گے
اسکے دل میں ہی نہ جب وہ آئیں گے — نورِ علمِ حق بھلا کب لائیں گے
جب سگوں کا دل میں ہے شور و شرور — اُن سے نفرت ہے فرشتوں کو ضرور
علم کے انوار و رحمت بھی جبھی — جھوٹے طالب کو نہ حاصل ہوں کبھی
گو ذہین و عاقل و باشوق ہو — اور اگرچہ عالموں سے فوق ہو
پر نہ حاصل ہوگا اُسکو وہ مزا — جو کہ ہے قلبی سعادت میں بھرا

Marfat.com

جو کہ ہے علمِ حقیقی و مفید
اور جو ہے فضلِ خداوندِ مجید

جو کہ کار آمد ہے لطف و کیف و نور
ان سے تو یہ سیکڑوں کوسوں ہی دور

خود امامِ شافعیؒ کے شعر دو
کس مزے کے ہیں بگوشِ دل سنو

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

میں نے (اپنے استاذ) وکیع کی خدمت میں اپنے ضعفِ حافظہ
کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے ترکِ گناہ کی ہدایت کی

وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

اور اللہ کا فضل گنہ گار کو نہیں دیا جاتا

جیسے ہے قرآن میں اے نیک پے

آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

ہو کے عالم جو کوئی بدکار ہے
پس وہ عالم کیا ہے اِک مکار ہے

وہ اگر ہو جاتا عالم بے گماں
تو سعادت علم کی جاتی کہاں

تمثیل

اِک عبادت گاہ کسی امت کی تھی
اسمیں تھی تصویر اک عالم کی بھی

ہاتھ میں کاغذ تھا جس تصویر کے
چند کلمے اس پہ یہ تحریر تھے

میں خدا کی معرفت سے ہیچ تر
پانی پیتا تھا ہمیشہ پیٹ بھر

پھر بھی رہتا تھا پیاسا میں سدا
لیک جب عرفانِ حق حاصل ہوا

بجھ گئی تب خود بخود سب تشنگی
جان و دل میں ایک ٹھنڈک پڑ گئی

یعنی میں کرتا تھا محنت علم پر
لیک اس کا کچھ نہ ہوتا تھا اثر

علم کا جو چاہیئے نور و اثر
میری حالت میں نہ ہوتا جلوہ گر

Marfat.com

جب ہوا دل پاک اور پایا خدا | | بے پڑھے میں علم سے روشن ہوا

علم کی آفتوں اور علمائے بد و علمائے آخرت کی علامتوں کا بیان

ظالمان بد کے حق میں است سعید
سخت تر آئی ہیں قرآں میں وعید

جس سے ثابت ہوتا ہے بے ارتیاب
آخرت میں ہوا نہیں بیحد عذاب

یعنی جن کی ظلم سے ہو یہ مراد
تاکہ گلچھرے اڑائیں شاد شاد

اور کریں دنیا میں حاصل حظ و جاہ
نفس کی شہوات و رحمت اور رفاہ

خاص فرمان جناب مصطفےٰ
اُن کے حق میں اس طرح سے آچکا

مت پڑھو اس قصہ سے تم علم کو
عالموں پر فخر تا اُس سے کرو

یا کہ بے عقلوں سے بحثو اور لڑو
پاک کرو اپنے پہ مائل خلق کو

اور اگر ایسا کوئی کرنے لگا
پس جہنم اس کا مسکن ہو چکا

اور کہا جو ہوگا عالم بے عمل
اس کی حالت ہو نہایت پُر خلل

اور جو اپنے علم کو رکھے چھپا
آگ کی دے گا لگام اسکو خدا

الغرض سب عالموں کی حالتیں
پس نہایت ہی رجاؤ خوف میں

یا سعادت ہے ہمیشہ کے لئے
یا شقاوت ہے ہمیشہ کے لئے

کہتے ہیں سفیان ثوری رہنما
علم دیتا ہے عمل کو اک غذا

گر عمل نے ہاں کہا تب تو بھلا
ورنہ چل دیتا ہے علم با صفا

بلعم باعور تھا عالم بڑا
ہو گیا تھا شہوتوں میں مبتلا

اس لئے قرآں میں خالق نے بھی
سانپ کہنے کے اوسے تشبیہ دی

Marfat.com

ایسے ہی بدکار عالم کا ہے حال
صورتِ بلعم ہے نازیبا خصال

ہیں جو اہلِ علم ربانی کہیں
ہیں وہ عالیجاہ و اصحاب الیمیں

ہیں وہی دنیا پہ مدارِ کرم
کچھ علامات انکی اب لکھتے ہیں ہم

علاماتِ علمائے ربّانی

اِک علامت ان کی یہ ہرگز نہ بھول
علم سے دنیا نہیں کرتے حصول

حدیث مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص طلب کرے ایک علم ان علوم میں سے کہ ان کے
يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
باعث خدا کی مرضی طلب کی جاتی ہے اور طلب سے اسکی غرض یہ ہو کہ دنیا کا کچھ مال ملجائے تو وہ جنت کی بو نہ پائیگا

اور بروں کا ذکر ہے قرآں میں یوں
کھاتے ہیں وہ علم سے دنیائے دوں

آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
اور جب خدا نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ لوگوں سے بیان کرو
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۝
اور نہ چھپاؤ پھر انہوں نے اسکو پس پشت پھینکا اور تھوڑی سی قیمت کو فروخت کر دیا

اور صفت اِن عالموں کی دوسری
بابشارت اِس طرح نازل ہوئی

آیت وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ خدا پر ایمان لاتے ہیں اور سب احکام مانتے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
خدا کے سامنے عاجز رہتے ہیں خدا کی آیتوں کو نہیں بیچتے
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
خدا کے یہاں ان کو اجر ملے گا

Marfat.com

صرف ترکِ مال کے باعث کوئی
ان میں مِل سکتا نہیں ہرگز کبھی

کیوں کہ جاہ و نام و شہرت کا ضرر
حال سے بڑھکر ہے آنے والا گھر

اور یہہ فرمایا کہ جو عالم بھلا
خلق کو تعلیم دے بہرِ خدا

اور نہ اِس پر ان سے لے اجرت ذرا
اور نہ رکھے ان پہ کچھ مَنّ و اَذیٰ

بس پرندے اور ہوام اور مچھلیاں
اور کراماً کاتبیں۔ کرّ و بیاں

بھیجتے ہیں اوسپہ رحمت سب کے سب
اور خدا کے ہاں وہ ہو عالی حسب

حشر میں وہ سید و میمول لقا
ہو کے آئے گا بہ پیشِ کبریا

اور جو عالم بخل رکھے علم پر
حرص سے اسکا عوض لے مال و زر

حشر میں دے کر لگامِ آتشیں
لائیں اس کو پیشِ ربّ العٰلمیں

پھر پکارے گا مُنادی اس گھڑی
ہے فلاں ابنِ فلاں دیکھو یہی

تھا یہ عالم پر یہ علمِ پاک پر
بخل کرتا تھا کماتا اس سے زر

اِک ذرا سے مول پر یہ بے حیا
بیچتا تھا اپنا علمِ بے بہا

اس سے بھی اک سخت تر ہے اور بات
جس کے ڈر سے ہو رہا ہے نفس مات

حضرت موسیٰ کی خدمت میں کہیں
رہتا تھا اک شخص مثلِ طالبیں

وعظ لوگوں میں لیا اس نے جما
مال بھی اس ڈھنگ سے حاصل کیا

جب نہ دیکھا اس کو موسیٰ نے وہاں
پوچھا لوگوں سے کہ اب وہ ہے کہاں

کچھ نشاں اُس کا نہ پایا آپ نے
گرچہ ڈھونڈا ہر طرف جا کر اُسے

اتفاقاً ایک دن کوئی بشر
لایا اِک خرزہ بر رسّی باندھ کر

اور کہا یہ خوک ہے واعظ وہی
وعظ جسکے کی تھی بند ہو چکی

پھر دُعا کی آپ نے اے کبریا
صورتِ اصلی اُسے کر دے عطا

تاکہ پوچھوں اس سے میں سب ماجرا
یعنی کس تقصیر کی ہے یہ سزا

Marfat.com

وحی آئی بس اگرچہ اسے نبی
تو پکارے مجکو اُن وصفوں سے بھی

جن سے سب نبیوں نے کی ہی التجا
پس نہ میں مانگوں گا تب بھی مطلقا

خود سبب اِس کا بتا دوں میں ابھی
مسخ جن سے اسکی صورت ہوگئی

دین کے بدلے میں دنیا کو طلب
تھا کیا کرتا یہ ظالم روز و شب

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْتَرِيْحُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کے لئے تعریف اسقدر پھیلتی ہی کہ مشرق مغرب کے درمیان کو بھردے
يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اٰيت قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
اور وہ شخص خدا کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی کے طالب
يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ
کہنے لگے کاش کسی طرح ہمکو ملے جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اسکی بڑی قسمت ہے۔ اور اہل علم بولے
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
اے خرابی تم کو اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے مومنوں اور نیکوکاروں کو اور یہی بات ان کے
وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○
دل میں پڑتی ہے۔ جو صابر ہوں۔

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

اک علامت ان کی ہے یہ صاف صاف
فعل اُن کا قول کے مطابق ہو خلاف

بلکہ کچھ کہنے کا وہ جب حکم دے
جب کہ پہلے اس کا خود عامل رہے

رشتہ در چوشن فولاد کند چوں پیکاں
دل ہر کس کہ موافق بزباں می باشد

آیت کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○
فرمایا اللہ تعالیٰ نے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو
آیت اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
آپ حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو

Marfat.com

حضرتِ علیمی کو تھا حکمِ خدا
کر نصیحت پہلے اپنے نفس کو
پھر نصیحت دوسروں کو چاہیئے

جب نصیحت کا ارادہ ہو ترا
جب نصیحت پا چکے وہ مو بمو
ورنہ کر شرم و حیا اللہ سے

حدیث مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ بِاَقْوَامٍ کَانَ تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رات مجھکو معراج ہوئی میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا کہ ان کے ہونٹ آگ کی

بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا کُنَّا نَاْمُرُ بِالْخَیْرِ وَلَا

مقراضوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ ہم خیر کی بات دوسرے کو کہتے تھے اور خود

نَاْتِیْہِ وَنَنْھٰی عَنِ الشَّرِّ وَنَاْتِیْہِ

کرتے تھے اور بدی سے اوروں کو منع کرتے تھے اور خود کرتے تھے

لغزشِ یک عالم از نفسِ غوی
وہ سری سقطی شہِ اہلِ صفا
طالبِ العلمی کو وہ پھر چھوڑ کر
میں نے پوچھا ایک دن اے مولوی
بولا میں نے خواب دیکھا اک عجیب
تجھ کو کھوئے کبریا اے ناسزا
پس کہا میں نے کہ یہ کیا کہہ چلے
پس کہا ہے یاد کرتا تو بھی
اس لئے پڑھنے کو مینے چھوڑ کر

جملہ عالم را بلغزاند سمے
کہتے ہیں یوں کوئی طالب علم تھا
بہرِ طاعت بیٹھا عزلت میں مگر
تمنے طالبعلمی کیوں اب چھوڑ دی
کوئی کہتا ہے آوازِ مہیب
علم تو کھوتا رہے گا تا کجا
بلکہ میں تو یاد کرتا ہوں اُسے
کر عمل اس پر سدا تا زندگی
اک عمل پر باندھ لی ہے اب کمر

بے وجہ داں جاہلی ماکہ زاستناد
از ہمتِ عالی نگر فہمِ سبق را

ہاں یہی وہ لوگ تھے جو تیز تیز
کر گئے اللہ کی جانب گریز

Marfat.com

گرچہ بخود فقہ را بگذاشتند | لیک محو و فقر را برداشتند

ایک علامت علمائے ربّانی کی یہ ہے

اِک علامت انکی یہ ہے بس بڑی | آخرت کے علم میں رکھیں نظر
مت رکھیں اس علم کی جانب قدم | جس سے نقصاں ہو زیادہ نفع کم

علم رسمی خواندۂ بسیار نادانی ہنوز
جامہ بر بالائے ہم داری و عریانی ہنوز

مصطفٰے سے عرض کی اک شخص نے | علم کے اسرار سکھلائیے مجھے
آپ نے پوچھا کہ اے مردِ عزیز | علم اصلی کی تجھے ہے کچھ تمیز
عرض کی کیا اُس کا ہے پہچاننا | آپ نے فرمایا حق کا جاننا
تب کہا اُس نے کہ پہچاننا اِسے | پوچھا پھر کیا حق ادا اُس کے کئے؟
عرض کی کچھ بھی نہیں یا مصطفٰے | پس یہ فرمایا کہ اے مردِ خدا
موت کو بھی جانتا ہے یا نہیں | بولا ہاں یا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
پس یہ فرمایا کہ اچھا یوں بتا | کیا تیاری اس کی تو نے کی بھلا
عرض کی کچھ بھی نہیں اے دادگر | پس یہ فرمایا کہ جا اب جلد تر
پختہ ہو آ پہلے ان میں ایجواں | پھر بتا دیں گے تجھے راز نہاں

ایک علامت یہ ہے

زیب و زینت کی طرف مائل نہ ہو | عیش و عشرت کی نہ رکھے جستجو
کھانے پینے اور لباس اسباب میں | وہ نہ چاہے کچھ زیادہ رغبتیں
بلکہ ہو اُن میں میانہ رو مدام | جوں سلف کے تھے بزرگانِ عظام

Marfat.com

جتنی اِن چیزوں کی خواہش ہوگی کم | اُتنا ہی قُربِ خُدا ہوگا بہم

مطلب از کثرت اسباب نگردد حاصل
یک سخن سر نہ زند با دو زبانی از مار

رَے میں اِک تاجر کے ہاں حاتم اصم
قافلہ کے ساتھ جا اترے بہم

شب کو تھی سب کی ضیافت اُسکے ہاں
صبح کو حاتم سے بولا وہ جواں

ایک عالم کی عبادت کے لئے
جاتا ہوں میں آپ کچھ کہہ لیجئے

بولے حاتم ہاں یہ نیکی ہے بڑی
میں بھی جاتا ہوں تمہارے ساتھ ہی

تھے وہ عالم رَے کے قاضی و امام
تھا محمدؐ بن مقاتل اُن کا نام

پہنچے دروازہ کے یہ جبدم قریب
تھا وہ کُرسی دار دروازہ عجیب

ہو گئے حیران حاتم دیکھکر
واہ وا ایسا ہے اُس عالم کا دَر

جب اجازت سے گئے اندر وہاں
پس عجب سج دھج کا دیکھا وہ مکاں

فرش اور پردے پڑے ہیں خوب ہی
ہو گئے حیران حاتم اور بھی

اِک گدیلے پر تو ہے قاضی پڑا
ایک خادم ہے لئے پنکھا کھڑا

بیٹھا سوداگر تو قاضی جی کے پاس
پر رہے حاتم کھڑے اور دل اُداس

ان کو قاضی نے کہا بیٹھو میاں
بولے میں ہرگز نہ بیٹھوں گا یہاں

ہاں مجھے اِک مسئلہ دیجے بتا
بیٹھا قاضی اور کہا پوچھو ہے کیا

پوچھا حاتم نے کہ اے مردِ خدا
علم کِس سے تم نے سیکھا تھا بھلا

بولا اہلِ علم سے، پھر یہ کہا
عالموں نے کِس سے سیکھا تھا بھلا

بولا اصحاب رسول اللہ سے
اور صحابہ تھے نبی سے سیکھتے

پوچھا۔ آنحضرت نے کِس سے؟ پس کہا
وحی سے جو تھی پیامِ کبریا

پھر کہا اس علم میں تم نے کہیں
یوں بھی دیکھا ہے بھلا اے مردِ دیں

Marfat.com

ہوگا جس کا گھر تکلف کا وسیع
رتبہ بھی اس کا ہو نزدِ حق رفیع

سُن کے قاضی صاف یُوں کہنے لگا
پوچھتے ہو سچ تو میں یُوں ہی پڑھا

چھوڑ دے جو خواہشِ دنیائے دُوں
اُسکا رتبہ ہوگا نزدِ حق فزوں

پھر کہا حاتم نے اے مردِ خدا
تم نے پھر کس کا کیا ہے اقتدا

آیا آنحضرتؐ کا اور اصحاب کا
یا کہ فرعون اور اسی اسباب کا

خشت و چُونہ کے محلات و مکاں
پہلے فرعوں نے بنائے بیگماں

دیکھ کر تم عالمانِ زیشت کو
ہیں بھڑکتے جاہلانِ تشنہ خُو

جب کہ اہلِ علم کا ہو حال یُوں
پھر بھلا ہم ان سے بدتر ہوں نہ کیوں

حاتم اِتنا کہہ کے اس سے چل دیئے
اس کے سارے دَرد دُکھ جاتے رہے

شہر نزویں میں تھا اِک عالم بڑا
تھا مرض اُسکو بھی بہت اسراف کا

پس گئے پاس اسکے حاتم ذوفنوں
اور کہا میں ایک غریب شخص ہُوں

مجھ کو ہے کچھ وسوسہ بہرِ خدا
تب وضو پہلے تو عالم نے کیا

دھو یا ہر ہر عضو اپنا تین بار
اور کہا دھویا یونہی تو اے دیندار

ہو گئے حاتم بھی یُوں مصروف کار
لیکن اپنے ہاتھ دُھوئے چار بار

بولے تب عالم کہ اے مردِ خدا
تو نے یہ اسراف بیجا کیوں کیا

پوچھا کیا اسراف بولا چار بار
دُھوئے تو نے ہاتھ یہ ہے ناگوار

بولے حاتم واہ یہ کیا انصاف ہے
میرا تو اِک چلّو بھی اسراف ہے

اور یہ اس نازونعم کے جمع پر
کیا نہیں ہو تم بڑے مسرف مگر

سمجھا عالم یہ کوئی پُر نُور تھا
محض جتلانا اُسے منظور تھا

پھر یہ مولٰنا بھی مارے شرم کے
پورے چلّہ پھر رہے گھر لیکے گھسے

اس جگہ پر کیا پسند آئے تجھے
شعر مولٰنا بہاؤ الدین کے

Marfat.com

مولوی را ہست دائم ایں گماں — کاں بیاید زیب ز اسباب جہاں
نقص علم ست اے جناب مولوی — حشمت و مال و منال دنیوی
قاقم و خز چند پوشی چوں شہاں — سرخ و ماہی چند سازی زیب خواں
عاقبت سازد ترا از دیں بری — ایں تن آرائی و ایں تن پروری
علم زیب از فقر یابد اے پسر — نے ز باغ و راغ و نے از گاؤ خر

دنیا بزرگ باشد در دیدۂ غلط بیں
اندک بچشم احول بسیار می نماید

ہاں مباح اشیا سے زینت اور سرور
لیکن اسمیں ہی پڑے رہنا مدام
اک نمائش اور خوشامد کا خیال
چکنی چکنی باتیں بھی ہر ایک سے
جس قدر ہیں اور ممنوعہ امور
محو دنیا ہو گیا جو بوالہوس
اور جو دنیا کی مزے داری میں بھی
تو پھر اسکے ترک کرنے میں بھلا

منع تو ہرگز نہیں ہے اے حضور
موجب اس کے اثم کا ہی لاکلام
دل میں جمتا ہے جو ہی سوء المآل
خواہ مخواہ پھر کرنی پڑتی ہیں تمہید
مرتکب ہوتا ہے اُن کا وہ ضرور
وہ نہ نکلے کا سلامت اس سے بس
کچھ سلامت رہتی حالت نفس کی
اتنی کیوں تاکید کرتے مصطفےٰ

حدیث نَزَعَ القَمِیصَ المُعَلَّمَ حدیث ونزع خاتم الذهب فی اثناء
چکن کا کورتہ اوتار ڈالا — سونے کی انگوٹھی — خطبہ پڑھتے ہوئے
الخطبة
اوتار دی ۔

بلکہ جو عالم ہو دنیا میں کھپنا — مستند ہو تم قول اس کا مطلقا

آیت وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور نہ کہا ان اسکا جس کا دل غافل کیا ہمنے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا وہ اپنی شہوت کے اور اسکا کام زیادتی ہی

Marfat.com

ایک علامت یہ ہے

حتی الامکان حاکموں سے دُور دُور
کیونکہ یہ دنیائے شیریں سبز تر
اور جو ملتا ہے کوئی حکام سے
ان کی دلداری رضاجوئی میں بھی
ہوتے ہیں حالانکہ وہ ظالم بڑے
ان کو اعمالِ زبوں سے روکنا
اور جو اس کے پاس جائیگا کوئی
یعنی ہو دولت سی ان کی شاذ کام
یا کہ زینت اس کی دیکھے گا کثیر
یا سراسر ان کی مرضی کا کلام
پس یہ ہوگا سربسر کذب وگناہ
اور یوں ان کی بات پر چپ ہو رہا
ان کی یاری اور ملاقات اے سعید

رہتے ہیں علمائے ربّانی ضرور
حاکموں کے ہاتھ میں ہی سربسر
انکی خاطر کرنی پڑتی ہے اسے
سعی کرنی پڑتی ہے اے منتقی
مرتکب رہتے ہیں ممنوعات کے
ہر مسلماں پر ہے واجب دائما
اسکو پیدا ہوگی حرص اسبات کی
اسکو فرماتے ہیں اہلِ دیں حرام
پھر یہ نعمت اپنی سمجھے گا حقیر
اس کو کرنا ہی پڑے گا لاکلام
اور ہے کذاب پر قہرِ الٰہ
تو خوشامد میں ہوا یہ مبتلا
ہے فساد وفتنہ وشر کی کلید

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَتٰی سُلْطَانًا
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بادشاہ کے پاس آتا ہے
افْتُتِنَ حدیث سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَآءُ تَعْرِفُوْنَ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُوْنَ
وہ فتنہ میں پڑتا ہے۔ اور فرمایا قریب ہے کہ تم پر حاکم ہوں گے جن کو تم جانتے ہو گے اور نہیں بھی
فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَّضِیَ
جانتے ہو گے پس جس نے ان سے ملاقات نہ رکھی وہ بری ہے اور جس نے انکو برا سمجھا وہ بچ گیا مگر جو خوش
وَتَابَعَ اَیْ عَمِلَ اللّٰہُ تَعَالٰی قِیْلَ اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
کر ان سے راضی ہوا اور ان کی پیروی کی ہو کو خدا نعمت سے دور کرے گا کسی نے عرض کیا کہ ہم ان سے جہاد کریں

Marfat.com

وَسَلَّمُوْا مَا صَلُّوْا

فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں

عالموں اور صالحوں کو دائما
دیتا ہے ترغیب ان کو یہ عدو
تاکہ جور و ظلم سے باز آئے وہ
لیکن انکے پاس جاتے ہیں یہ جب
ہیں یہ باتیں نفس بد آئین کی
کہتے ہیں ممنون نیک و متقی
اور وہاں سے آکے اپنے نفس کا
تو ہوا ظاہر کہ اسکو واقعی
بلکہ میں سختی درشتی سے کمال
اکثر اس کی مرضیوں کے برخلاف
بلکہ ہر دم چاہتا ہوں میں یہی
باوجود اسکے نہ کچھ میں اس سے لوں

دیتا ہے شیطان اک دھوکا بڑا
کچھ نصیحت کر تو چل کے شاہ کو
اور رعیت پر کرم فرمائے وہ
کرنی پڑتی ہے خوشامد انکو تب
اور انہیں میں ہے خرابی دین کی
جب گیا میں پاس حاکم کے کبھی
پھر کہا میں نے حساب آگے ہا صفا
پہلی حالت سے بہت دوری ہوئی
ملتا ہوں حاکم سے اے زیبا خصال
اپنے قول و فعل کو رکھتا ہوں صاف
میرا جانا ہی نہ ہو اس تک کبھی
اور نہ اس کے گھر کا پانی تک پیوں

فریب نعمت شاہاں مخور کہ از قعفور
صدائے کاسۂ خالی بگوش می آید

ایک علامت یہ ہے

فتویٰ دینے میں نہ وہ جلدی کرے
حجت شرعی سے جو معلوم ہو
اور ہو جس میں شک تو کہدے بے ریا

بلکہ جب تک بچ سکے اس سے بچے
وہ تو سائل کو بتا دے مو بمو
یہ نہیں معلوم مجھکو اے فتا

Marfat.com

اور جو ایسا مسئلہ پوچھے کوئی — اجتہاد اُس کو یہ چاہئے قوی
پس حوالہ غیر پر اُس کو کرے — لیکن اِس پر جو اِسے بتلا سکے
ہے بڑا خوف اجتہاد شرع میں — یعنی کرنا فرق اصل و فرع میں

حدیث اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ کِتَابٌ نَاطِقٌ وَسُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ وَلَا اَدْرِیْ
علم تین ہیں ایک کتاب ناطق ایک سنت جاری ایک لا ادری یعنی یہ کہنا کہ مجھے معلوم نہیں

کہنا لَا اَدْرِیْ کا بھی اِک علم ہے — بلکہ ہے اجر و ثواب اے نیک پے
حضرت ابراہیم تیمی سے اگر — پوچھتا تھا مسئلہ کوئی بشر
روکے فرماتے کوئی اور اے اخی — کیا نہ پایا جو چڑھائی مجھ پہ کی

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ اَعُزَیْرٌ نَبِیٌّ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے — میں نہیں جانتا کہ عزیز نبی ہیں
اَمْ لَا وَمَا اَدْرِیْ اَتُبَّعٌ مَلْعُوْنٌ اَمْ لَا وَمَا اَدْرِیْ ذُوالْقَرْنَیْنِ نَبِیٌّ اَمْ لَا
یا نہیں مجھے نہیں معلوم کہ تبع شاہ یمن ملعون ہی یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذو القرنین نبی ہیں یا نہیں

جب کسی نے پوچھا آنحضرتؐ سے آ — ہر جگہ سے کونسی بہتر ہے جا
پس یہ فرمایا نہیں مجھ کو خبر — آئے پھر روح الامیں اے خوش سیر
آپ نے تب اُن سے بھی پوچھا یونہی — بولے وہ معلوم مجھ کو بھی نہیں
پھر خداوند علیم الغیب نے — یوں خبر دی ان کو اپنے علم سے
سب سے بہتر مسجدوں کو جان لو — اور بازاروں کو بدتر مان لو

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

علم باطن کیا وہ طالب ہو مدام — دل کی نگرانی کا رکھے اہتمام

Marfat.com

پھر مجاہد اور مراقب بن کے دو
جہد باطن سے ہمیشہ اے اخی
دل میں ہوں حکمت کے چشمے جوشزن
اور کتابیں اور یہ تعلیم متیں
"علم درسی سر بسر قیل است و قال
"اندریں بحث از خرد رہبیں بدے
"لیک چوں من لم یذق لم یدر بود

کھولے اِن علموں کے معنی ہُو بہو
ہوتے ہیں اظہار اسرار خفی
اور شہود و کشف ہو جلوہ فگن
ذرّہ بھر اِس باب میں کافی نہیں
نے از و کیفیتے حاصل نہ حال
فخرِ رازی راز دارِ دیں بدے"
عقلِ تخییلات او حیرت فزود"

دِل پسند لال بستی ماندی از مقصود دُور
نردباں کردی تصوّر۔ راہِ ناہموار را

بلکہ نگراں جو کوئی دِل کار ہے
اور حضورِ دل سے فکرِ صاف سے
اس کے دل پر حکمت و اسرارِ غیب
اور یہ باتیں مبدء الہام ہیں
ہیں بہت سے طالبِ علم ایسے بھی
پر پڑھا تھا جتنا اتنا ہی رہا
اور بہت سے ایسے ہیں روشن گہر
پھر عمل اور دِل کی نگرانی پہ جب
حکمتیں ایسی لطیف و عمدہ تر
جس میں ہو حیران عقلِ عاقلاں
وہ ضیاء شمع بزمِ مرسلاں
اپنے پہلے علم پر ہی جو کوئی

اور کشتِ جہدِ باطن پر کرے
بیٹھے خلوت میں خدا کے سامنے
ہوں کے منفتح و عیاں بیشک و ریب
مظہرِ کشف و شہودِ تام ہیں
مدتوں محنت بہت پڑھنے پہ کی
ایک نکتہ بھی نہ اور آگے بڑھا
پڑھتے ہیں علمِ ضروری جلد تر
جھکتے ہیں ہو جاتے ہیں محجوب سب
کھولتا ہے اُن پہ حق شام و سحر
اور ہو عاجز ہوش و ہنگ کا ملاں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد ایجواں
کرتا رہتا ہے عمل با خوشدلی

Marfat.com

دیتا ہے حق اسکو علم اس چیز کا | | جو نہیں سیکھی تھی اُسنے مطلقاً

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ فرماتا ہے کہ بندہ میری طرف

یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ

نوافل سے ہمیشہ تقرب کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور جب اس سے محبت

یَسْمَعُ بِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ

کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے

اور بہت قرآن کے اسرار دقیق | | اور دُر مکنوں دریائے عمیق

ہیں گذرتے دل میں ایسے شخص کے | | جو کہ ذکر و فکر میں ہر دم رہے

وہ نہ تفسیروں میں ہوتے ہیں کہیں | | اور نہ پہنچے انکو عقل دُوربیں

گر مفسر اُن معانی کو سُنیں | | دست و پا اس شخص کے وہ چوم لیں

اور سمجھ لیں وہ یہ ہے روشن ضمیر | | پرتو الطاف حق سے مستنیر

علم کشفی ہے اسی حالت کا نام | | بحر بے پایاں ہے یہ اک لاکلام

اپنی ہمت کے موافق اے اخی | | کرتا ہے اسمیں ہر ایک غوطہ زنی

قبلۂ دیں کے ولی نے ایک بار | | یعنی مولائے علی نے ایک بار

سینۂ پُر نور کی جانب کیا | | اِک اشارہ اور فرمایا کہ ہا

ہے بہت یہ علم اور حکمت یہاں | | لیکن اسکے پڑھنے والے ہیں کہاں

اس کا پورا طالب و ماموں کہیں | | مجھ کو دنیا میں کہیں ملتا نہیں

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

یہ ہے اک علمائے عقبیٰ کا نشاں | | ہو یقین اُس کا قوی تر بے گماں

سارے عقدوں کا یقین حلال ہے | | بلکہ دینِ حق کا راس المال ہے

Marfat.com

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَقِیْنُ اَلْاِیْمَانُ کُلُّہٗ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یقین ایمان کا کل ہے

یہ یقیں تھوڑا سا بھی اے خوش سیر
ہے ہر اک علم و عمل سے خوب تر

چند جا قرآں میں اے اہلِ یقیں
آچکا ہے ذکر خیرِ موقنین

پس یقیں سرمایۂ خیرات ہے
موجبِ افزونیٔ درجات ہے

شک نہ ہونے کو بھی کہتے ہیں یقیں
پر ہمارا یہ غرض اس جا نہیں

بلکہ جو ہے صوفیوں کی اصطلاح
ہے ہماری بھی وہی عینِ صلاح

دِل پہ جو مستولی و غالب ہو حال
اس کو کہتے ہیں یقیں اہلِ کمال

یعنی جب اِک امر کی تصدیق پر
خوب جم جائے دِل اپنا بیشتر

اور دِل میں ہو اسی کا حکم تام
اور اسی کا ہو تصرف لاکلام

ہو اُسی سے دِل میں رغبت خیر کی
اور اسی سے امتناعِ ہر بدی

پس اسی حالت کو کہتے ہیں یقین
فافہموا یا ایّ قوم الموقنین

بعض انساں موت کی جانب کبھی
دھیان بھی کرتے نہیں اے متقی

اور نہ کچھ ان کے لئے ساماں کریں
پس یقیں اس کا نہیں گویا انہیں

اور ہے ایسا بعض کو عَیْنُ الْیَقِیْن
ہر دم اس کے فکر میں ہیں وہ حزیں

اس کی تیاری میں ہیں وہ صبح و شام
ماسوا اس کے نہیں کچھ اُنکو کام

پس قوی کہلاتا ہے ایسا یقیں
اور وہ پہلا تھا ضعیف و کمتریں

ایسا ہی کرنا یقیں توحید پر
جاننا خالق سے جملہ خیر و شر

اور وسائل پر نہ رکھنا کچھ نظر
کیونکہ وہ سب ہیں مطیع و بے اثر

ان سے خوش ہونا نہ ناراض و خفا
اور نہ مشکور ان کا ہونا مطلقاً

گرچہ ہے انعام کو لکھتا قلم
پر نہ ہوں گے اُس کے کچھ مشکور ہم

Marfat.com

بلکہ اُس کو آلۂ فرماں پذیر
سمجھیں گے منعم کا اے مردِ فقیر

جو کوئی انساں سمجھ لیگا یہ بات
یعنی ہے حق کی مسخر کائنات

سب مسخر ہیں اسی کے لاجرم
جس طرح ہے دستِ کاتب میں قلم

سب کی مصدر قدرتِ خلاق ہے
وہ سمجھتے ہیں سبب ہے سبب

پس توکل اور رضا اے باشعور
اُس کے دل پہ ہوگی مستولی ضرور

کینہ و بغض اور بُرے اخلاق سے
پاک ہو جائے گا وہ اے نیک بیں

ہیں یقیں کے جو معانی بیکراں
کر دیا اُن پر اشارہ سا یہاں

جلد چوتھی میں اگر چاہے خدا
آئے گی تشریح اس کی یا صفا

ایک علامت علمائے ربّانی کی یہ ہے

یہ بھی ہے علمائے غفلت کا نشاں
انکساری فرض سمجھیں ہر زماں

خاشع و خاموش اور گمگیں رہے
سر جھکائے سیدھے سادے طور سے

صورت و سیرت لباس اور بول چال
سب میں ہو خوفِ خدا ظاہر کمال

اسکی صورت بھی کوئی دیکھے اگر
پس خدا یاد آئے فوراً بیشتر

اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰہُ

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ان کی زیارت کریں تو اللہ یاد آجائے

اُس کا ظاہر حال ہو بے قال و قیل
باطنی اعمال کی روشن دلیل

یعنی صورت را ببیں حالش مپرس
جلوۂ حق است ایں قالش مپرس

گفتگوئی بے محل بے فائدہ
محو رہنا خوش بیانی میں سدا

ڈھیلے رہنا خندہ و شہار میں
اور شوخی حرکت و اطوار میں

Marfat.com

ہیں یہ سب شیخی و غفلت کے نشاں
اِس سے بیخوفی خدا کی ہے عیاں

یہ خدا کو بھول جانے کے ہیں کار
یہ نہیں علمائے باطن کے شعار

قومِ اسرائیل میں تھا اِک حکیم
تھا بڑا نامی اور اُستادِ عظیم

فنِ حکمت میں کتابیں بھی تمام
تین سو ساٹھ اس نے لکھدیں لاکلام

وحی آئی تب نبیِّ وقت پر
اِس مصنف سے یہ کہدو زود تر

تو نے لکھتے لکھتے بھردی سب زمیں
اور نہ کی اسمیں میری نیت کہیں

جب میری نیت نہ کی اسمیں شمول
میں نہیں کرتا تیرا لکھنا قبول

پس ہوا نادم یہ سُنکر وہ حکیم
اور چھوڑی اُسنے وہ خوئے ذمیم

عام سے ملنے لگا با اِنکسار
ظاہر و باطن کیا عجز اختیار

وحی آئی اُن کے پیغمبر پہ تب
کہدو راضی ہوگیا میں اس سے اَب

آلغرض اوصاف و اخلاق عظام
جو کہ ہیں مذکور قرآں میں تمام

ان سے یہ علماء نہیں ہوتے ہیں تہی
عامل و حامل ہیں قرآں کے یہی

یہ عمل کے واسطے قرآن کو
سیکھتے ہیں بے ریا و بے غلو

صرف پڑھنے اور پڑھانے کیلئے
یہ نہیں قرآں کو ہرگز سیکھتے

ایک علامت علمائے ربّانی کی یہ ہے

کرتے ہیں فاسد عمل کو جو امور
جن سے پیدا ہوں فسادِ اور شرور

ان کی کیفیت میں بحث و گفتگو
رکھنا ہے علمائے ربّانی کی خو

شر سے بچنا ہی اصولِ دین ہے
اور یہی اسلام کا آئین ہے

اور جو ہیں علمائے دنیا پُرفسوں
سیکھتے ہیں وہ یہی گفتگو

مسئلے دنیا کے جھگڑوں کے بسرا
سیکھتے رہتے ہیں وہ بیسود و نہا

Marfat.com

ایسی باتیں جو نہ ہوں واقع کبھی
انکی تحقیقات کرتے ہیں بڑی

اور جو ہوں بھی تو نہ ہوں انکے لئے
اتفاقاً دوسروں کے واسطے

خود ہوں ان میں جتنی خطرات بدی
خطرے میں ہو جس سے فوز اخروی

ان کی پروا بھی نہیں کرتے ذرا
رہتے ہیں ہر وقت ان میں مبتلا

اِس قدر ہو بے خرد جو آدمی
چھوڑ کر کوئی ضرورت لازمی

کرنے لگ جائے کوئی ادنیٰ سا کام
وہ بھی لایعنی فضول اور ناتمام

پھر یہ خواہش ہو کہ مجھکو اس سے کام
سمجھیں دل سے فاضلِ عالیمقام

کوئی بھی اس کا سا کمبخت و خراب
دوسرا ہرگز نہ ہوگا اے جناب

وہ نہ دنیا میں ہوا سودہ کبھی
اور نہ عقبیٰ میں ہوا سکو خرمی

بلکہ دنیا کے مصائب سے سدا
وہ رہے گا تلخ عیش و بے مزا

پھر قیامت میں بہ پیش ذوالجلال
ہو تہیدست اور مفلس پر ملال

اور وہاں گریاں ہو با حالِ تباہ
دیکھکر علمائے ربانی کا جاہ

اِنَّ هٰذَا الْحَالَ خُسْرَانٌ مُبِيْنٌ
مَالَنَا اِلَّا الْكَرِيْمُ الْمُكْرِمِيْنَ

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

دین میں بدعت ہے اک وہ فتنہ شور
سچے عالم اس سے رہتے ہیں نفور

گرچہ اس بدعت پہ سارے خاص و عام
کر چکے ہوں اتفاق و اہتمام

بات جو بعدِ صحابہؓ ہو نئی
اس سے کچھ دھوکا نہ کھائے وہ کبھی

ابنِ مسعودؓ سعیدِ سرمدی
اس طرح کرتے ہیں ارشاد اے اخی

ایک تو ہے حکم خاصِ کبریا
دوسری ہے سیرتِ خیر الورا

صرف دو باتیں ضروری تھیں یہی
پس وہ حاصل ہو چکیں بے کوتہی

Marfat.com

اب خبردار اے عزیزو مومنو
تم نئی باتوں سے بچتے ہی رہو

یہ نئی باتیں بڑی آفات ہیں
اور یہی گمراہی و بدعات ہیں

اور جو گمراہی ہے وہ فی النار ہے
دیکھو دیکھو مست بنو تم سست پے

سیّما فی ذالک الوقت الوجیز
الامان من سائر البدع الذمیم

ایسی کچھ نکلی ہیں اب باتیں نئی
رو کتے تھے جن سے اصحاب نبی

مسجدوں کی زیب و زینت جیسی اب
خیر کے دھوکے میں یہ کرتے ہیں سب

فرش عمدہ تر بچھاتے ہیں کہیں
اور عمارت کو سجاتے ہیں کہیں

بوریئے کا بھی بچھانا اے اخی
پہلے بدعت جانتے تھے متقی

کہتے ہیں ساماں جو رائج آج ہے
اختراعِ یوسفِ حجاج ہے

خاک مسجد پر سلف کے با تمیز
تھے بہت ہی کم بچھاتے کوئی چیز

اور یہی ہے حال فنّ نحو کا
اور جدل کے مسئلوں کو سیکھنا

اس زمانے کے جو ہیں لوگ اے جناب
کہتے ہیں اسکو بھی اک کارِ ثواب

اور سلف میں اسکو سب اہلِ شعور
جانتے تھے مایۂ شور و شرور

ایسی ہی غسل و وضو میں بھی سدا
رہنا وہم اور وسوسے میں مبتلا

پر نہیں کھانے میں یہ مطلق خیال
کونسی شئے ہے حرام اور کیا حلال

گرچہ یہ سب سے مقدم بات تھی
پر یہی اب مومنوں سے چھٹ گئی

ٹھیک ہے ارشاد بن مسعود کا
وقت ہے یہ سب زمانوں سے بھلا

اس زمانہ میں بفضلِ ایزدی
علم کے تابع ہے خواہش نفس کی

اک زمانہ ایسا آئے گا شنیع
علم اس میں نفس کا ہوگا مطیع

کہتے ہیں یوں بو سلیماں پاک خو
جس کے دل میں کوئی بات الہام ہو

پس عمل اوسپر نہ وہ ہرگز کرے
جب تلک ثابت نہ ہو آثار سے

Marfat.com

عیدگاہ میں عید کو مروان نے
ایک دن منبر بچھایا شوق سے

اِس پہ بولے اُٹھ کے حضرت بوسعید
کرتے ہو مروان یہ کیا بدعت جدید

بولا مروان یہ نہیں بدعت ولے
اس سے بہتر ہے جو تم ہو جانتے

ہو گئے ہیں آدمی کثرت سے اب
میں نے چاہا تا سُنیں آواز سب

آپ بولے میں ہوں جو کچھ جانتا
جان سکتا تو نہیں وہ مطلق

پس نماز اب تیرے پیچھے اے فلاں
میں نہیں پڑھنے کا بے ریب و گماں

حضرت خدری جناب بوسعید
سمجھے تھے منبر کو یوں امر جدید

عید و استسقاء میں دائم اے اخی
مُصطفٰے منبر نہ منگواتے کبھی

حدیث مَنْ اَحْدَثَ فِیْ دِیْنِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جو شخص ہمارے دین میں ایسی نئی بات پیدا کرے جو اسمیں سے نہ ہو تو وہ رد ہے

آیت وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا آیت اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا

اور چھوڑ دے جنہوں نے بنایا اپنا دین کھیل اور تماشا
بھلا ایک شخص کو جو زینت دیئے گئے اسکے بُرے عمل پس اُس نے اسکو بھلا دیکھا

فعل جو بعد صحابہ ہو نیا
ہو ضرورت سے نہ جوڑ اُسکو ذرا

پس وُہ ہے لہو و لعب اے مومنو
دیکھو دیکھو اجتناب اس سے کرو

یہ نشاں علمائے ربانی کے تھے
یہ بیاں علمائے حقانی کے تھے

برخلاف ان عالموں کے گر کبھی
تم کرو گے یا کہو گے اے اخی

کھاؤ گے دھوکا بڑا تم بالیقین
اور سمجھ لو گے اسی دنیا کو دین

کاذبوں کی خصلتوں کو بیگماں
سمجھو گے علمائے عقبیٰ کا نشاں

پھر ہلاکت میں پھنسو گے بیگماں
اَلْعِیَاذُ وَالْغِیَاثُ وَالْاَمَان

Marfat.com

باب اسرار الطہارت

آیت فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس میں (یعنی مسجد قبا میں) وہ لوگ ہیں جنکو خوشی ہے پاک رہنے کی اور اللہ دوست رکھتا ہے

جن کو پیاری ہے صفائی اور وضو
وہ خدا کے بھی ہیں پیارے نیک خو

آیت مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَہِّرَکُمْ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے

یہ نہیں منظور ربِّ پاک کو
تم کو کچھ مشکل ہو یا تکلیف ہو
بلکہ یوں خالق کو ہے مدِّ نظر
پاک کر دے تم کو از پا تا بسر

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی بنیاد ستھرائی پر ہے

یعنی ہے اس طرح ارشادِ نبیؐ
دین کی بنیاد ہے پاکیزگی
یہ بھی ہے ارشاد اس سلطان کا
پاک رہنا نصف ہے ایمان کا
یہ بھی فرماتے ہیں وہ فریاد رس
یہ وضو کنجی نمازوں کی ہے بس
پس ہوا معلوم ان سب سے یہی
مدعا یاں ہے طہورِ باطنی
اس طہارت سے مراد اے خوش سیر
ظاہری تن کا نہیں دھوکا ہوگر
یعنی پانی ڈال کر بالائے تن
صاف بشستہ اپنا کر لینا بدن
گو کہ چرکِ باطنی سے ہو پلید
یہ سمجھنے اس کے معنی ہیں بعید
ہندوؤں میں ورنہ یہ موجود ہے
بلکہ اس سے اور ہی مقصود ہے

Marfat.com

یعنی اس سے وہ طہارت ہے مُراد
تین قسمیں جس کی ہیں اے خوش نہاد

پہلے کرنا پاک ظاہر جسم کو
ہر نجاست اور حدث سے مو بمو

دوسرے اعضا کو عصیاں سے ضرور
پاک کرنا اے عزیز باشعور

تیسرے تطہیر دل کی صاف صاف
ترکِ افعالِ زبوں سے بیخلاف

اور ہے چوتھی قسم کارِ انبیاء
یعنی غیر اللہ سے دل کرنا صفا

اور اگر اعضا کے دھونیکو کوئی
اور حدث کے دُور ہونیکو کوئی

سمجھے مقصودِ عبادت بیگماں
پس یہہ بیعقلی ہے بیشک ایچوں

یعنی گر اس ظاہری تطہیر کو
کوئی اصل دین جانے مو بمو

تو بتائے یہہ کہ گر اک برہمن
غسل کر کے صاف پہنے پیرہن

فرق پھر اس میں اور اسمیں کیا رہا
کچھ تو سوچیں اسکو ارباب ذکا

وضو کی فضیلت

حدیث۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ

جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں نماز پڑھے جنمیں دنیا کی کوئی

فِیْھِمَا بِشَیْءٍ مِنَ الدُّنْیَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

بات دل میں نہ لائے تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائیگا۔ جیسے کہ جنا اسکو آج اسکی ماں نے

یوں بھی فرماتے ہیں ربِّ کے حبیب
میں بھر دیتا ہوں تم کو اک عجیب

جس سے ہو جاتے ہیں مومن ارجمند
جس سے کرتا ہے خدا درجہ بلند

ہے وہ کامل طور پر کرنا وضو
موسم سرما میں اے فرخندہ خو

اور طرف مسجد کے چلنا بانیاز
منتظر ہو بیٹھنا بہرِ نماز

مومنوں کیواسطے اے خوش نہاد
ہے یہی اجرِ جہاد اجرِ جہاد

Marfat.com

مُصطفٰے کرنے لگے اِک دِن وضو
دھوئے اِک اِک بار اعضائی نکو

اور فرمایا کہ ہے یہ وہ وضو
کوئی گر اس میں کرے گا فرق مو

تو نماز اسکی نہیں ہو گی قبُول
مفت میں محنت گئی اسکی فضول

پھر جو دو دو بار دھوئے عضو سب
تو یہہ فرمایا کہ یُوں دھوئیگا جب

یعنی دو دو بار دھوئے باحساب
حق بھی بخشیگا اُسے دونا ثواب

دھوکے پھر سہ بار ہر اک عضو کو
سب سے فرمایا یہ ہے میرا وضو

اور فرمایا کہ ذکرِ کبریا
گر کرے کوئی وضو، کرتا ہُوا

پس خداوندِ زمن سارا بدن
پاک کر دے گا گناہ سے دفعتاً

اور نہیں کرتا جو ذکر اللہ کا
پاک ہو جس عضو پر پانی بہا

حدیث مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُهْرٍ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

(حدیث) جو شخص وضو پر وضو کرے اللہ اُس کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے

کیفیت وضو

ہر وضو سے پیشتر مسواک کر
ذکر مولیٰ کے لئے مُنہ پاک کر

ہے یہ فرماں احمدِ ذی شان کا
ہے وہاں جب رہ گذر قرآن کا

صاف کر لے اسکو تو مسواک سے
پاک قرآں پڑھ دہانِ پاک سے

ہو اگر مسواک کے پیچھے نماز
ہے ثواب اسکا بہت اے پاکباز

ایک ہی یہ اُن چہتر سے بھلی
جو کہ بے مسواک تھیں تو نے پڑھی

ہیں یہ فرماتے شفیع کائنات
گر نہ مشکل ہوتی امت پر یہ بات

حکم دیتا ان کو میں مسواک کا
سب نمازوں میں کریں وہ دا ئما

پھر یہ فرماتے ہیں خالق کے حبیب
کیا ہوا تم کو کہ تم میرے قریب

Marfat.com

زرد دانتوں سے چلے آتے ہوں یاں		آؤ تم مسواک کر کے بیگماں
اور صحابہ کان پر مسواک کو		رکھ کے چلتے تھے وہ چوب پاک کو
کر چکے مسواک جب اپنے پار سا		اس طرح کر حق تعالےٰ سے دعا

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں +

ہاتھ دھو کر یہ دعا پڑھ اے جواں		حق تعالیٰ دے گا برکات و اماں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ

الٰہی میں تجھ سے یمن اور برکت چاہتا ہوں اور نحوست اور تباہی سے پناہ مانگتا ہوں +

کلیاں پھر تین کر کے اے عزیز		یہ دعا پڑھ کر کے معنوں میں تمیز

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَكَ

الٰہی اپنی کتاب کے پڑھنے اور اپنے ذکر کے زیادہ کرنے پر میری مدد کر +

ناک میں پھر پانی دے اور سانس سے		نتھنوں میں پانی چڑھائے اور پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ

الٰہی مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اس حال میں کہ تو مجھ سے خوش ہو

ہو جو کچھ نتھنوں میں صاف اسکو کرے		سیدھے دل سے یہ دعا فوراً پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْءِ الدَّارِ

الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی بدبوؤں سے اور برے گھر سے

اور منہ دھوتے ہوئے پڑھ یہ دعا		تا قیامت میں ملے نور و ضیا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَآئِکَ وَلَا

الٰہی میرے منہ کو اپنے نور سے سفید کر جس روز کہ تیرے دوستوں کا منہ سفید ہو اور

تَسْوَدَّ وَجْھِیْ بِظُلُمَاتِکَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَآئِکَ

میرے منہ کو اپنی تاریکیوں سے سیاہ مت کر جس روز کہ تیرے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں

داہنا بازو دھوئے جب اے باصفا		صدق سے اور شوق سے پڑھے یہ دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے حساب ہلکا کرنا

ہاتھ بایاں جب کہ دھوئے العزیز		اس دعا کو پڑھ باآداب و تمیز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ

الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں دے یا پشت کی جانب سے

مسح سارے سر کا پھر کرتے ہوئے		یہ دعا سچی تمنا سے پڑھے

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ

الٰہی مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانک لے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر اور اپنے

تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ

عرش کے نیچے سایہ دے اس روز کہ بجز تیرے سایہ کے اور سایہ نہ ہوگا

مسح جب کرنے لگے تو کان کا		بالتمنائے دلی پڑھ یہ دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اَللّٰھُمَّ

الٰہی مجھ کو ان لوگوں میں سے کر کہ قول کو سنیں اور اس میں سے بہتر کا اتباع کریں الٰہی

اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّۃِ مَعَ الْاَبْرَارِ

مجھ کو جنت کی منادی کی آواز نیک بندوں کے ساتھ سنوا

مسح کردن بر سر نئے پانی سے کر		یہ دعا پڑھنا نہ تجھ پہنچے ضرر

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ فَکِّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ

الٰہی میری گردن کو دوزخ سے آزاد کر اور میں زنجیروں اور طوق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

ہے حدیثوں میں کہ ہنگامِ جزا
مسح گردن طوق سے دیگا بچا

پاؤں واہنا جب تو دھوئے اے ہمام
یہ دعا آداب دل سے پڑھ تمام

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ فِی النَّارِ

الٰہی میرا پاؤں صراط مستقیم پر جمادے جس روز کہ پاؤں دوزخ میں پھسلیں بیچ آگ کے

بائیں کو دھوتے ہوئے پڑھ یہ دعا
تا رہے ثابت قدم روز جزا

اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ فِی النَّارِ

پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے پلصراط پر اپنا پاؤں پھسلنے سے جس روز کہ منافقوں کے پاؤں دوزخ میں پھسلیں

پھر بسوئے آسماں ڈالے نظر
اور پڑھے اس طرح باسوزِ جگر

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اور میں گواہی

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ پاک ہے تو اے اللہ اور سزاوار حمد ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر

اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُکَ اَللّٰھُمَّ وَاَتُوْبُ

تو ہی۔ میں نے جو برائی کی یا ظلم کیا تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ اے اللہ اور تیری طرف

اِلَیْکَ فَاغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ

رجوع کرتا ہوں پس بخش مجھ کو اور توبہ قبول کر میری۔ بیشک تو ہی قبول کرنیوالا رحم والا الٰہی مجھ

اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

کو توبہ کرنے والوں میں سے کر دے۔ اور مجھ کو پاک رہنے والوں میں سے بنا دے اور مجھ کو اپنے

Marfat.com

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ

نیک بندوں سے کردے اور صبر والا شکر کرنے والا بندہ بنادے اور مجھ کو ایسا بنادے کہ تیرا

اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

بہت ذکر کروں۔ اور صبح شام تیرا شکر کروں

پڑھتا ہے بعدِ وضو جو یہ دعا
پھر پہنچکر زیرِ عرشِ کبریا
اُس کی تسبیحات کا اجرِ عظیم
سب کھلیں اسکے لئے جنّت کے در
ہیں وضو میں چند مکروہات بھی
جھاڑنا ہاتھوں کا تا پانی جھڑے
دھونا اعضا کو زیادہ از سہ بار

اُس وضو پر مُہر دیتے ہیں لگا
وہ وضو پڑھتا ہے تسبیحِ خدا
دیتا ہے اُس شخص کو ربِّ کریم
چاہے جس دروازہ سے جائے گذر
جیسے کرنا گفتگو اے متقی
مارنا پانی کا مُنہ پر زور سے
ہیں یہ مکروہات سب اے ہوشیار

بابُ اسرارِ الصلوٰۃ

استنانش بوسہ گاہِ راست کیہاں می شود
از عبادت چوں کماں گردد قامت خود خم کنی
کشف گردد بر تو صائب جملہ اسرارِ جہاں
کاسۂ زانوئے خود را گر تو جامِ جم کنی

سے نماز اک دین کا رکنِ رکیں
اس کی تفریعاتِ نادر بیشمار
یاں مگر ہم درج ہوتے ہیں وہ بات

اس سے بڑھکر کوئی بھی طاعت نہیں
سب کتب میں فقہ کے ہیں آشکار
جس سے سالک کو ملے راہِ نجات

Marfat.com

یعنی کچھ اسرار باطن اُسکے ہم
اور خشوع و نیت و اخلاص کے
کیوں کہ ان باتوں کے لکھنے کی کہیں

کرتے ہیں اسباب میں زیب رقم
معنوی اسرار ہم ہیں کھولتے
فقہ میں عادت فقیہوں کی نہیں

اذان کی فضیلت

آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
اس شخص سے اچھی بات کس کی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو پکارے اور نیک عمل کرے

کس کی بات اس سے ہے بڑھکر باشرف
کہتے ہیں یوں بعض علمائے فحول

جو بلائے سب کو اللہ کیطرف
ہے موذن کے لئے اس کا نزول

حدیث لَا یَسْمَعُ صَوْتُ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا
مؤذن کی آواز جو انسان جن اور کوئی چیز سنے گی
شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ قیامت کو اس کے لئے گواہی دے گی

ہو اذاں جب تک موذن دے رہا
جب موذن کی اذاں کو تم سنو
جب کہے حَیَّ عَلَی کے قول کو
اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ کو جب دم سنو
جب وہ قَدْ قَامَتْ کہے اے نیکخو

اُس کے سر پر رہتا ہے دست خدا
جیسے وہ کہتا ہو ویسے ہی کہو
سننے والے تب پڑھیں لاحول کو
تب صَدَقْتَ اور بَرَرْتَ تم کہو
چاہیئے پڑھنا دعائے ذیل کو

دُعا- اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اللہ اُسکو رہتی دنیا تک، قائم و دائم رکھے

پس اذاں جب ہو چکے پڑھ یہ دعا
ہے ثواب آخرت اس میں بڑا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ
اے اللہ اے پروردگار اس پوری دعا اور قائم ہونے والی نماز کے دے محمد کو
نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ
وسیلہ اور فضیلت اور بڑا درجہ اور اٹھا ان کو مقام محمود پر
نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا

کہتے ہیں ابنِ مسیب پاکباز
جو کوئی جنگل میں پڑھتا ہے نماز

دو فرشتے اسکے پیچھے بانیاز
دائیں بائیں ہو کے پڑھتے ہیں نماز

اور اگر پڑھکر وہ تکبیر واذاں
ہوگا مصروفِ نماز اے مہربان

پس فرشتے اُسکے پیچھے اس گھڑی
ہوں پہاڑوں کے برابر مقتدی

فضیلت نماز

آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
بیشک نماز فرض ہے مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ

یوں ہے فرماتا خدائے بے نیاز
مومنوں پر فرض ہے بیشک نماز

وقت پر پڑھتے رہو تم باحساب
اور نہ کرنا غیر وقتوں میں خراب

کہتے ہیں یوں وہ شہِ قدسی خصال
پانچ وقتوں کی نمازوں کی مثال

ایسی ہے جیسے کہ اب نہر پر آب
ایک کے گھر پر ہو بہتی پیش باب

اور وہ روزانہ نہائے پانچ بار
اُس کے تن پر کیا رہے گرد و غبار؟

تب صحابہ نے کہا ہرگز نہیں
شہ نے فرمایا کہ یونہی بالیقین

یہ نماز پنجگانہ بھی مقرر
کرتی ہیں چرک معاصی تن سے دور

جب ملیگا بے نماز اللہ سے
کھو کے اپنی سب نمازیں پے بہ پے

Marfat.com

نیکیوں کا اسکی ہرگز اعتبار
کچھ نہ ہوگا پیش رب کردگار

ہیں نمازیں دین کی رکن رکیں
جو ادا اُن کو کبھی کرتا نہیں

جان لو اس نے گرایا دین کو
تم اسے ہرگز مسلماں مت گنو

یوں کسی نے آکے حضرت سے کہا
جو عمل ہو سب سے افضل ہی وہ کیا

اُس کی نسبت حکم آنحضرت ہوا
ٹھیک وقتوں پر نمازیں کر ادا

بوہریرہ کرتے تھے یہہ گفتگو
جو کہ خوب اچھی طرح کر کے وضو

گھر سے نکلے خاص بقصدِ نماز
جب تلک وہ راہ میں ہے پاکباز

ہے نمازوں میں وہ تب تک سنگماں
پاتا ہے ہر ہر قدم پر نیکیاں

اِک قدم پر ایک نیکی کا ظہور
دوسرے پر اک بدی ہو اسکی دُور

کان میں آئے تمہارے جب اذاں
دوڑنا اچھا نہیں اے مومناں

کیونکہ جتنا ہو مکاں مسجد سے دُور
اُجر اتنا ہی ملے افزوں ضرور

کیونکہ کثرت ہوگی جب اقدام کی
ہوگی کثرت نیکیوں کی بھی تبھی

ارکان کے پورا کرنے کا ذکر

یوں ہے ارشادِ شہ بندہ نواز
ہے ترازو کی طرح فرضِ نماز

پورا لے گا پورا جو دے گا ضرور
جو کوئی کم دے وہ کم لے گا ضرور

اور یہہ ہے ارشاد سلطانِ ہُدا
حشر میں اُسکو نہ دیکھے گا خدا

جو رکوع و سجدہ میں کوئی بشر
بیشتر رکھتا نہ ہو سیدھی کمر

یہ بھی ہے فرمان پاکِ مصطفےٰ
جو نمازوں میں ہے منہ کو پھیرتا

کیا نہیں ڈرتا کہ رب لم یزل
دے گدھے کے منہ سے اُسکا منہ بدل

جو نمازوں میں کرے چوری کوئی
چوریوں میں ہے بڑی چوری وہی

Marfat.com

یہ ہے ارشادِ نبی پاک خو — جو کوئی اچھی طرح کرکے وضو
وقتِ کامل پر پڑھے کامل نماز — بارکوع و سجدہ باعجز و نیاز
ہو کے روشن وہ چڑھے سوئی فلک — اور نمازی سے کہے بے شبہ و شک
جس طرح تو نے حفاظت کی میری — ایسی ہی حق سے حفاظت ہو تیری
جو کوئی بیوقت پڑھتا ہے نماز — اور نہیں کامل وضو اسے پاکباز
اور رکوع و سجدہ کامل طور پر — وہ ادا کرتا نہ ہو اے خوش سیر
پس نماز اوسکی وہیں ہو کر سیاہ — آسماں پر جا کے کہتی ہے آہ
جیسے تو نے مجھکو ضائع کر دیا — ایسے ہی ضائع کری تجھکو خدا
پھر وہ مرضیاتِ حق کے پاس جب — جاتی ہے ہوتی نہیں مقبول تب
منہ پہ ماری جاتی ہے اسکے کہ بس — لے سنبھال اپنی نماز اے بوالہوس

حدیث خَمْسُ صَلَوٰتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ

پانچ نمازیں اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں — پس جو شخص ان کو ادا کرتا ہے

وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور ان سے کوئی قضا نہیں کرتا ان کے حق کو معمولی سمجھ کر — اس کے لئے اللہ پر حق ہے

عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ

کہ اسکو بہشت میں داخل کرے اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے اللہ پر اسکا کوئی حق نہیں

عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

اگر چاہے تو عذاب دے — اور اگر چاہے تو بہشت میں داخل کرے

جماعت کی فضیلت

حدیث صَلٰوةُ الْجَمْعِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

نماز جماعت — نماز تنہا سے — ستائیس درجہ زیادہ ہے

Marfat.com

چند شخص اک دن جماعت میں نہ تھے
اُن کی نسبت ہو کے ناراض آپنے

سب سے فرمایا مری مرضی ہے یوں
میں امامت تو کسی کو سونپ دوں

اور خود ڈھونڈوں اُنہیں جا کر کہیں
گھر جلا دوں اُنکے جو آتے نہیں

قول ہے یہ حضرت عثمان رضؓ کا
جو جماعت میں عشا کی آ گیا

گویا آدھی رات تک جاگا کیا
یہ ثواب اس کو ملے گا بے فتور

فجر کی جس نے جماعت سے ادا
وہ تو گویا رات بھر جاگا کیا

یا جماعت جو سدا پڑھتا رہا
اس کا سینہ پُر عبادت سے ہوا

کہتے ہیں یوں بہر زہ پاکباز
گر اذاں سُنکر نہ ہو فکر نماز

اس سے بہتر ہے یہ اے نیکو خصال
رانگ پگھلا کر جو دیں کانوں میں ڈال

حدیث مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا الصَّلٰوتِ فِیْ جَمَاعَۃٍ لَّا تَفُوْتُہٗ
جو شخص چالیس روز نماز با جماعت پڑھے اس طرح پر کہ تکبیر اولےٰ فوت نہ ہو

تَنْ بِھَا تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ
اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو چیزوں سے بچ جانے کا حکم لکھدیتا ہے ایک نفاق سے بچ جانا

وَ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ
دوم آگ سے بچ جانا

تھا یہی دستور اسلاف کرام
رکھتے تھے بہر جماعت اہتمام

فوت ہو گر پہلی تکبیر ایک بار
اس پہ رہتے تین دن تک سوگوار

گر جماعت فوت ہوتی ناگہاں
سات دن تک سوگ میں رکھتے تھے پاں

ایک دن یہ ماجرا پیش آ گیا
آئے مسجد میں کسی نے یوں کہا

اب جماعت ہو چکی اے باصواب
انا للہ پڑھ کے بولے وہ جناب

شاہی ملک عجم سے بھی کہیں
یہ مجھے محبوب تر تھی بالیقیں

مثل سورج جسکی تابانی ہے سر بسر

Marfat.com

اُن سے پوچھیں گے فرشتے اے جناب
کونسا تم نے کیا کارِ ثواب

وہ کہیں گے ہم اذان سے پیشتر
آتے تھے مسجد میں گھر کو چھوڑ کر

سجدہ کی فضیلت

حدیث مَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ سُجُوْدٍ خَفِیٍّ
بندہ کسی چیز سے اللہ کا تقرب نہیں کرتا جو خفیہ سجدہ کی نسبت سے افضل ہو

یہ بھی ہے ارشادِ پاکِ احمدی
ایک سجدہ بھی جو کرتا ہے کوئی

ایک درجہ اس کا ہوتا ہے بلند
اور ہو محو ایک فعلِ ناپسند

اپنے مولا سے ہر اک بندہ غریب
سجدے میں ہو جاتا ہے بالکل قریب

خود ہے فَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سے یہ مُراد
یعنی رل سجدہ میں مجھ سے شاد شاد

وہ علیؑ ابن الحسینؑ نامدار
کرتے تھے ہر ایک دن سجدے ہزار

اِس لئے پھر نامِ نامی آپ کا
مشتہر سجّاد عالم میں ہوا

آیتِ سجدہ کو پڑھ کر جب کوئی
سجدہ کرتا ہے بحکمِ ایزدی

روتا ہے شیطان با آہ و بکا
کہتا ہے وَیْلٰی وَیْلٰی حسرتا

اِس نے حکمِ حق سے سجدہ کر لیا
ہو گیا حق دار باغِ خلد کا

اور میں سجدے سے منکر ہو گیا
اِس لئے مستوجبِ دوزخ ہوا

خشوع کا ذکر

آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ
نزدیک نہ ہو نماز کے جب تم نشہ ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو

جب کہ تم بیہوش ہو اور بے تمیز
اپنی باتوں کو نہ سمجھو اے عزیز

Marfat.com

مت پڑھو تم ایسی حالت میں نماز
جب سمجھتے ہی نہیں کچھ اس کے راز

یعنی منہ سے جس گھڑی نکلے کلام
اور نہ سمجھیں ہے وہ نشہ لاکلام

ایسے ہی وہ شخص غافل سست ہے
نشۂ دنیا میں جو بدمست ہے

ہے یہ حُبِّ دنیوی بھی ایسی چیز
مثل نشہ کے ہی کرتی بے تمیز

ایسی پڑھتے ہیں نماز اکثر بشر
کچھ نہیں ہوتی انہیں جسکی خبر

حدیث مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ فِیْھِمَا بِشَیْءٍ مِّنَ الدُّنْیَا

جو شخص دو رکعتیں نماز پڑھے کہ اس میں اپنے جی میں کوئی بات دنیا کی نہ کرے

غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

تو اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے

سُن رسول پاک کی پاکیزہ بات
یعنی فرماتے ہیں توصیف صلوٰۃ

حدیث اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ تُمَسْکُنٌ وَّ تَوَاضُعٌ وَّ تَضَرُّعٌ وَّ تَبَاءُسٌ وَّ

نماز صرف مسکینی اور تواضع اور تضرع ظاہر کرنا اور شدت خوف اور پشیمانی جتانی ہے اور

تُنَادِیْ وَتَرْفَعُ یَدَیْکَ فَتَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ فَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَھِیَ خِدَاجٌ

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر پھر یہ کہنا کہ الٰہی یارب اور جو اس طرح نہ کرے تو وہ نماز ناقص ہے

مسکنت اور خاکساری ہے نماز
خوف و خجلت اور زاری ہے نماز

ہاتھ اٹھاؤ ساتھ ہی پیش خدا
اور کہو یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا

یہ نہ ہوں باتیں نمازوں میں اگر
ہیں وہ ناقص اور بیکار اے پسر

اور کہا حکم نماز آیا جو صاف
ساتھ ہی فرضیت حج و طواف

ہیں ذریعے یاد مولےٰ کیلئے
بہر ذکر حق یہ سب قائم ہوئے

گر نہ ہے دل میں نہیں ذکر خدا
پھر نمازوں کی بھلا وقعت ہی کیا

اور یہ فرمایا کہ جو اپنی نماز
طرز فحش و فسق سے رکھے نہ باز

Marfat.com

بیگماں ہو جائے گا وہ رب سے دُور		دُور ہوگا دُور ہوگا وہ ضرور
کیونکہ ہے فرمان ربِّ بے نیاز		فحش و منکر کو چھوڑاتی ہے نماز

آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ

بیشک نماز بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے

کہتی ہیں صدیقۂ فرخ شیم	باتیں حضرت سے کیا کرتے تھے ہم
آپ بھی ہوتے تھے ہم سے ہم کلام	کچھ سُناتے سنتے رہتے تھے مدام
پر نمازوں کا جب آتا وقت تھا	یُوں ہمارا حال ہو جاتا سدا
گویا ہم کو تھے نہ حضرت جانتے	اور نہ ہم تھے آپ کو پہچانتے
عظمت و خوفِ خدائے پاک سے	حال یہ ہوتے تھے ان حضرات کے
گر حضورِ دل نہ ہو تجھ کو حصول	ہو نہیں سکتا عمل تیرا قبول
کھیلتا تھا اپنی داڑھی سے کوئی	پڑھ رہا تھا وہ نمازِ پاک بھی
دیکھ کر اُسکو وہ شاہِ مرسلاں	اِس طرح فورًا ہوئے گوہر فشاں
دِل میں اُسکے عاجزی ہوتی اگر	ہاتھ بھی تو عجز کرتے سر بسر
جب نمازِ حق ادا کرتے سعید	طاری اُن پر ہوتی تھی رقت شدید
داڑھی اور رخسار ہو جاتے تھے تر	آنسو گرتے تھے نہ تھمتے تھے مگر
جامعِ بصرہ میں مسلم بن یسار	پڑھ رہے تھے جو نوافل ایکبار
آدھی چھت مسجد کی ناگاہ گر گئی	سُن کے غل دوڑی ہزاروں آدمی
پر تھے مسلم بے خبر اس حال سے	شورِ خلقت سے اور اس بھونچال سے
حضرتِ حاتم اصم قدسی خصال	اس طرح فرما گئے ہیں اپنا حال
یعنی میں جس وقت پڑھتا ہوں نماز	پہلے کرتا ہوں وضو با صد نیاز

Marfat.com

بیٹھتا ہوں پھر مصلے پہ میں چشت
تاکہ اعضا سارے ہو جائیں درست

پھر کھڑا ہوتا ہوں میں بہرِ نماز
سوئے کعبہ کرتا ہوں روئے نیاز

ہوں سمجھتا خلد کو دائیں طرف
جانتا دوزخ کو ہوں بائیں طرف

پاؤں کے نیچے میں سمجھوں پُل صراط
تا نہ آئے دل میں دنیا کی نشاط

جانتا ہوں اپنے پیچھے عزرائیل
تاکہ ہو خوفِ خداوندِ جلیل

اور سمجھتا ہوں یہ ہے آخر نماز
پھر کہوں تکبیر با خوف و نیاز

کرتا ہوں اخلاص سے اسکو تمام
با خشوع و قرأت و ترتیل تام

دل پھر اس خوف و رجا میں ہے ملول
ہو گئی ہے یا نہیں حق کو قبول

وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضہ
سعی کرتے تھے نمازوں میں بڑی

ہوتا جب وقتِ نماز اُن پر عیاں
کانپتے اور رنگ اُڑتا ناگہاں

پوچھتے جب لوگ کیسا ہے یہ حال
اسطرح فرماتے تب وہ خوش خصال

اُس امانت کا یہ ہے وقتِ ادا
جس سے عاجز رہ گئے ارض و سما

سر نہ رکھی عالمِ امکان نے
پر اوٹھالی حضرتِ انسان نے

مسجد و مصلّے کی فضیلت

آیت اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے، خدا کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو ایمان لایا خدا پر اور قیامت پر

حدیث مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص للہ مسجد بنادے اگرچہ مرغ سنگخوار کے گھونسلے کے برابر ہو خدا اس کیلئے

فِی الْجَنَّۃِ حدیث مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حدیث اِذَا

جنت میں گھر بناتا ہے اور فرمایا جو شخص مسجد سے الفت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے اُلفت رکھتا ہے۔ فرمایا جب

Marfat.com

دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ ۔

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ بیٹھنے سے پیشتر دو رکعتیں پڑھے

ہے یہ ارشادِ شہِ بندہ نواز
با وضو جب تک کوئی بعد نماز

رہتا ہے اپنے مصلے پر جما
اُس پہ نازل ہوتا ہے فضلِ خدا

اور فرشتے رحمتیں اللہ کی
نیکیاں لکھتے رہتے ہیں اُسپہ ہر گھڑی

کہتے ہیں وہ اے خدائے دادگر
بخشدے اسکی خطائیں سر بسر

اور یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من
ہوگا یوں پچھلے زمانہ کا چلن

مسجدوں میں بیٹھ کر اکثر بشر
ذکرِ دنیا کا کریں گے بے خطر

تم نہ بیٹھو پاس اُن کے زینہار
کیونکہ ہیں وہ بیش حق بے اعتبار

یہ بھی ہے ارشادِ شاہِ مرسلین
جس کو اکثر دیکھو تم مسجد نشیں

فاشهدوا له ایها الناس اشهدوا
ہے وہ کامل مومن و فرخندہ خو

یہ حدیث پاکی تابعی کا قول ہے

مسجدوں میں باتیں کرنا زیبوی
نیکیوں کو کھاتا ہے یوں اے اخی

کھاتا ہے چوپایہ جیسے گھاس کو
حیف ہے نیکی نبست برباد ہو

کہتے ہیں ابنِ مسیب خوش سیر
بیٹھتا ہے کوئی مسجد میں اگر

ہمنشیں ہوتا ہے اُس کا ذوالمنن
چاہیئے اُس کو نہ جز ذکرِ حسن

وہ انس فرزندِ مالک خوش بیاں
دہر مسجد میں ہیں یوں گوہر فشاں

جو کہ مسجد میں کرے روشن چراغ
ہو وہ روشن جبہہ تک اے روشن دماغ

تب تلک اُسکے لئے پیشِ خدا
حاملانِ عرش کرتے ہیں دعا

جس زمین کے قطعہ پر ذکرِ خدا
یا نمازوں کا عمل ہوتا رہا۔

فخر کرتا ہے وہ قطعہ بر بسر
دیتا ہے ساتوں زمینوں کو خبر

Marfat.com

یعنی میں برکتِ آبِ معمور ہوں
اسطرح فرماتے ہیں حضرت علیؓ
جس زمیں میں وہ پڑھا کرتا نماز
رونق ہے اسپر وہ ہر صبح و مسا

اور خدا کے ذکر سے پُرنور ہوں
جب کہ مرتا ہے نمازی آدمی
اور عمل کرتا تھا از روی نیاز
اور گواہی دے گی پیشِ کبریا

منہیاتِ نماز

سدل واقعا اور کف اے پاکباز
یا کہ گھوڑے کی طرح ٹانگ ایک تو
یا کمر سے ہو دیا میں پاؤں جوڑ کر
جیسے پاخانہ کی یا پیشاب کی
انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا
یا ملانا قرأت و تکبیر کو

سخت مکروہات ہیں بہرِ نماز
ڈھیلی ہو اور دوسری پر زور ہو
یا کسی حاجت سے دل ہو منتشر
یا ہو غلبہ بھوک کا یا تشنگی
کھانسنا یا منہ چھپانا اے فتا
سب یہ مکروہات ہیں ان سے بچو

نماز میں خشوع اور حضورِ قلب کے مشروط ہونے کا بیان

ہے حضورِ قلب شرط ہر نماز
ہیں دلیل اسبات پر اے ہوشیار
دیکھ فرمانِ خداوندِ بریں
صیغۂ نہی ہست امرِ لا تکن

متفق ہیں اسپہ دانایانِ راز
خود احادیثِ رسولِ کردگار
اے نمازی لَا تَکُنْ مِنَ غَافِلِیْنَ
حرمتِ غفلت ازینجا گوش کن

آیتِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
مجھے یاد کرنے کے لئے نماز پڑھو

ہے اَقِم کا لفظ صیغہ امر کا
جس سے ظاہر ہے وجوب اے پارسا

(۱) سدل یہ ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے آگے یا پیچھے سے کپڑا سمیٹنا یا بالوں کا جوڑا باندھنا ۱۲

جو کوئی اپنی نمازیں سر بسر
سخت غفلت میں گذارے بیشتر

پس خدا کی یاد کو اُس نے نماز
کس طرح قائم کرے اے اہلِ نیاز

آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ط

صاحبِ نشہ کو اور بے ہوش کو
ہے نمازوں سے منا ہی دیکھ لو

چونکہ علت منع کی ہے بیہشی
اور وہی علت ہے ہر عامل میں بھی

پس جو کوئی غفلتوں میں غرق ہے
اس میں اور بیہوش میں کیا فرق ہے

حدیث قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ تَمَسْكُنٌ وَتَوَاضُعٌ اِلَى اٰخِرِهٖ ط

اَلصَّلٰوةُ میں الف ہے اور لام
اِنَّمَا کے لفظ سے ہے حصر تام

اِنَّمَا کرتا ہے نفی غیر بھی
کرتا ہے تحقیق بھی بالعکس کی

یعنی سمجھیں گے اُسی کو ہم نماز
جسمیں مسکینی ہو اور عجز و نیاز

سُن حدیثِ شافعِ یوم النشور
ہیں بہت ایسی نمازی بھی ضرور

کچھ نمازوں سے نہیں ان کو حصول
صرف رنج و غم اُٹھاتے ہیں فضول

اہلِ غفلت ہیں یہاں پر مُدّعا
ہے یہی مفہوم اس ارشاد کا

یہ بھی ہے ارشادِ سلطانِ حجاز
جس قدر سمجھے کوئی حقِ نماز

اُس قدر ہی اسکو حصّہ بھی ملے
اُن نمازوں سے بحکم اللہ کے

پس نماز اک ہے مناجاتِ دلی
بے حضورِ دل نہیں وہ کام کی

کیونکہ غفلت سے جو سرزد ہو کلام
کب مناجات اسکا ہو سکتا ہے نام

ہے حضورِ قلب مقصودِ نماز
وہ ہے خلوت میں ہیں کچھ اور راز

جیسے دے کوئی زکوٰۃ اے پارسا
اور نہو اُسدم حضورِ دل ذرا

ف ۱ آیت مع ترجمہ پہلے گزر چکی ۱۲ ف ۲ ساری حدیث مع ترجمہ جو پہلے گزر چکی ۱۲

Marfat.com

گرچہ وہ وقتِ عمل غافل رہا
لیک جو مقصد تھا حاصل ہوگیا

یعنی مقصد شرع کا اُس سے یہ ہے
مومن اپنے نفس پر سختی کرے

پس یہ سختی گرنا حاصل ہوگیا
گو نہ حاضر اُس کا دِل اسدم ہوا

ایسے ہی روزہ کا بھی یہ حال ہے
اُس سے شہوت نفس کی پامال ہے

گرچہ صائم ہے حضورِ دِل سے وہ
لیک حاصل قطع شہوت ہی ضرور

ایسے ہی حج کے بھی سب مشکل ہیں کام
سخت ہے اور شاق اسکا اہتمام

اُن مصائب کے اٹھانے میں ضرور
امتحانِ نفس ہوگا بے فتور

گو حضورِ دِل نہ ہو اے باخبر
مدعائے شرع حاصل ہے مگر

اور نمازوں میں تو کچھ سختی نہیں
جس سے نفسِ شوم ہو اندوہگیں

قرأت و ذکر و رکوع و ہم قیام
قعدہ و جلسہ یہی ہیں اس میں کام

غور کرنا چاہیئے اب اے جواں
اِن سے کیا مطلب ہے کیا مقصد یہاں

النجا و ہمکلامیِ خدا
یا کہ حرف و صوت ہیں مقصد بھلا

کیوں کہ بطن و شرمگہ کا امتحاں
ہوتا تھا روزے سے حاصل بیگماں

اور بدن کا امتحاں اے ذی شعور
حج کی تکلیفوں سے ہوتا ہے ضرور

اور زکوٰۃِ مال سے اے نوجواں
وافی ہوتا ہے دِل کا امتحاں

کیونکہ پیارے مال کو کرنا جدا
ہے بڑی بھاری مشقت برملا

گر زبانِ قرأت و آواز کا
امتحاں مقصود ہو اے پارسا

پھر تو کچھ مشکل نہیں ہلنی زباں
رات دِن بکتے ہیں صدہا داستاں

اس لئے قولِ زباں کا اعتبار
مطلقاً ہوگا نہ یاں اے ہوشیار

بلکہ ہے مقصد زباں سے جس ذکر
جس میں پیہم مشتمل ہوں نطق و فکر

ذکر ہوتا ہے وہی اے باخدا
جس میں ہو اظہار دِل کا مدعا

Marfat.com

اور باتیں دل کی تب ہونگی ظہور
جبکہ دل بھی ہوگا حاضرائے حضور

کیونکہ گر تن ہے دل اک پارسا
تو زباں ہلنے میں پھر دقت ہے کیا

ہاں حضورِ دل میں سا دقت ہے مگر
اور بھی ہے امتحاں مدِ نظر

اور کوئی وجہ ہو مقصد یہاں
خاص ہے تعظیم ربِّ دو جہاں

چونکہ وہ تعظیم حق ہے اس لئے
غفلت اس میں بھی نہ ہرگز چاہیئے

گر نہیں اس میں یہ اشتمال تعظیم کا
پھر تو نشست اور سرِ عبث ہلتا رہا

اور یہ ہلنا تو بحد شکل نہیں
امتحاں مقصود ہو جس سے کہیں

اور نہ یہ ہلنا ہے کوئی رکن وہیں
جس کو ترک سے بھی کہیں افضل ترین

جو ہو فارق کفر اور اسلام کا
جس کا تارک موت کی پائے سزا

بلکہ قرباں کے ہے نقصانِ مال
اس میں فرماتا ہے ربِّ ذوالجلال

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
خدا کو نہ ان کے گوشت پہونچیں نہ ان کے خون لیکن تمہارے دلوں کا
اَلتَّقْوٰى مِنْكُمْ
ادب پہنچتا ہے

اس تمہارے گوشت کی اور خون کی
مطلقاً حق کو نہیں پروا کبھی

ہاں مگر منظور ہے اس سے یہ بات
"تاکہ تم تقویٰ کرو اے خوش صفات"

ایسے ہی روزوں کے حق میں ہی نزول
روزہ رکھو تاکہ ہو تقویٰ حصول

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
تقویٰ اختیار کرو

خرچ کرنا مال کا تقویٰ تھا واں
اور منع نفس ہے تقویٰ یہاں

Marfat.com

اور نمازوں میں نہیں کوئی تعب
بیٹھنا اُٹھنا ہے اور تحریک لب

اِس میں کچھ تکلیف اور نقصاں نہیں
مبتلا سختی میں کچھ بھی جاں نہیں

کیونکہ عادی اسکے ہو سکتے ہیں سب
بے تکلف بے مشقت بے تعب

اس سے ممکن اس لئے تقویٰ نہیں
دِل نہ ہو جب تک کہ حاضر بالیقیں

ہاں حضورِ دل مشقت ہے ضرور
اس مشقت سے ہی تقوے کا ظہور

وہ مشقت گر کروگے بالیقیں
پھر تو ہے تقویٰ نہیں کچھ بھی نہیں

ہے اِسی باعث یہ ارشادِ نبیؐ
یعنی ہیں اکثر نمازی ایسے بھی

ظاہری محنت مشقت کے سوا
کچھ نہیں ملتا ہے اُن کو مطلقاً

اور اگر تم یُوں کہو اے اہلِ دیں
یعنی آئے کس طرح اِس کا یقیں

گر حضورِ دِل ہو شرطِ ہر صلوٰۃ
عام لوگوں پر ہے یہ دشوار بات

پر حضورِ دِل عموماً ہے محال
خاص لوگوں کے سوا کس کی مجال

پس بتائیں تم کو ہم یہ پاکباز
ہے حضورِ قلب روحِ ہر نماز

کم سے کم مدّت کہ جس کے درمیاں
رہ سکے یہ روحِ باقی بیگماں

وہ فقط تکبیر کہتے وقت ہی
دِل کا حاضر ہونا ہے اے متقی

قلب اِتنا بھی نہ ہو حاضر اگر
پھر تو ہے شکلِ تباہی سر بسر

جس قدر دِل کی حضوری ہو ادا
اتنی ہی افزوں ہو روحِ ہر نماز

اور ہوگی روح جتنی بیشتر
ہوگی کامل زندگی بھی اس قدر

گر دمِ تکبیر دل میں ہو نیاز
اور غفلت سے پڑھے ساری نماز

وہ نماز اُس کی ہو ایسی اے اخی
جیسے زندہ ہو بلا حرکت کوئی

اور جو زندہ کہ بے حرکات ہو
ہے وہ مُردہ کی برابر مُو بمُو

وہ حضورِ دل جو ہے روحِ نماز
وہ نہ کامل ہو کبھی اے پاکباز

Marfat.com

جب تلک شامل نہوں اسرار دیں
فہم پر اُن کے ذرا کر دل سے میل

اولاً فہمِ کلامِ کبریا
یعنی لفظوں کا سمجھنا مدّعا

اسمیں پر یکساں نہیں سب آدمی
بلکہ حسبِ فہم ہے بیشی کمی

اور ہے اک تعظیم یعنی با ادب
خوب کرنا امتثالِ امرِ رب

یعنی یُوں سمجھے کہ حکمِ کبریا
گر نہ میں تعظیم سے لایا بجا

پس خفا ہوگا وہ ربّ ذو الجلال
آئے کیا جانے میرے سر پر وبال

اور خوفِ کبریا بھی ہے ضرور
ہوتا ہے تعظیم سے اسکا ظہور

جیسے ہو محکوم کو حاکم کا ڈر
ہو نمازی کو بھی ایسا ہی خطر

اور رجا یعنی نماز اپنی مدام
سمجھے شایانِ ثواب اسی نکنام

اور حیا یعنی خطیّات و قصور
یاد کر کے دِل میں پچھتانا ضرور

پس نماز پاک کی روح و رواں
ہو گی ان باتوں سے کامل بیگماں

پر یہ باتیں ہونگی حاصل فکر سے
فکر سے دِل خود بخود حاضر رہے

جاتے ہو جب تم کسی حاکم کے پاس
کس قدر ہوتا ہے دِل غرقِ ہراس

دِل بھی ہو جاتا ہے حاضر اس گھڑی
اور نہیں ہوتا پریشاں فکر بھی

ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی اک بشر
تم کو دے سکتا نہیں نفع و ضرر

پس مناجات و دعا کے وقت میں
پیشِ ربّ العلا کے وقت میں

وہ خدا جو ہے حقیقی بادشاہ
جس کے قبضے میں ہے ماہی تا بماہ

وہ عظیم الشان خداوندِ قدیر
جس کے ہیں محتاج سب میر و فقیر

کیوں نہ ہو حاضر بھلا اسوقت دِل
کیوں نہیں ڈرتا ذرا اسوقت دِل

دین اور ایمان ہے تیرا ضعیف
حق پرستی ہے تری بالکل خفیف

Marfat.com

امور مذکورہ کے پیدا کرنے کا طریقہ

فہم گر دردکار ہے اے باشرف
جملہ اسباب وساوس دور کر
اور یوں پیدا ہو تعظیم آلہٖ
جان اپنی نفس کو بالکل حقیر
ہوگا پیدا خود بخود پھر انکسار
خوف یوں ہوتا ہے پیدا انجوال
دیکھ اسکی قدرت قہر و جلال
گر وہ موجودات کو کر دے عدم
ہوتی ہے اسطرح سے پیدا رجا
اور نمازوں کے عوض اسے تیکھے
اُن کے ہو دل میں تمنا یقین
اور حیا کا دل میں تب ہوگا ظہور
یعنی ہے جتنا کہ حق اللہ کا
میرے ہی یہ خبث باطن کی ہے مار
اور یہ سمجھ کو وہ محسن اعظم ہے
دل میں اک حالت کریگی تب ظہور
معرفت ہو جب کہ ان اسرار کی
وحی موسےٰ پر آئی ایک روز
تذکرہ میرا نہ اب کوئی کرے

پھر اپنا ذہن معنی کی طرف
دور کر دل سے ہجوم شور و شر
عظمت و اجلال حق پر کر نگاہ
بندۂ مملوک محتاج و حقیر
بس وہی تعظیم سے ہے ای ہوشیار
دیکھ نشان و شوکت ربّ جہاں
انبیا کو خوف تھا جس کا کمال
ملک سے اسکے نہ ہو کچھ ذرہ کم
دیکھ تو لطف و کرم اللہ کا
جس طرح سے دارۂ انعام ہے
ہے رجا اس کا ہی نام اے ہشیار
آپ کو سمجھے گا جب تو ہیچ محض
اُس کے بلانے سے میں عاجز ہے
مجھ سے ہو سکتے نہیں جو نیک کام
دیکھنا سے لطف و رحمت اللہ کا
تاہم اُسی کا ہے حیا اسے باشعور
خود حضور دل ہو پیدا اسے اتنی
کہدے اپنی قوم سے اسے حق فروز
مجھ کو اپنی ذات کی سوگند ہے

Marfat.com

ذکر میرا جو کوئی کرتا ہے جب
ذکر میرا وہ کریں گے اب اگر
چونکہ تھے وہ ذکر سے غافل مدام
ایسے ہی اکثر بشر محروم راز
ان کا دل حاضر نہیں ہوتا ایکدم
اور ہیں اکثر اس طرح کے پاکباز
ایک دم غافل نہیں ہوتے ذرا
پول روا ہے کہ مسلم ہیں یہ سب
اک ستون مسجد کا ناگہ گر پڑا
ایسے ہی اکثر بزرگ و نیکنام
اُن کو یہ ہوتی نہ تھی ہرگز خبر
جب نماز حق ادا کرتے خلیل
بعض کا یہ حال تھا وقتِ نماز
ان بزرگوں کے جو ہیں حالات یہ
کیونکہ جب دنیا کے سکر و ہاؤ ہے
ہوتی ہے پیدا یہ حالت بیدرنگ
ہیں یہ سب حالات محتاج و ضعیف
پس جناب عزت والا ہو تم میں

تذکرہ کرتا ہوں اس کا میں بھی تب
یاد لعنت سے کروں گا یہ بیان
اس لئے اونٹ اغضب کا یہ کلام
لب پہ ذکر اور دل میں ہے نار و دم
صدق دل سے پڑھتے ہیں ساری نماز
محو ہو جاتے ہیں اس میں مطلقاً
تھے جو مشغول تو فضل ایک بار
ان کے دل کو کچھ نہ تھا اس کا پتا
رہتے تھے حاضر جماعت میں مدام
کون میرے ساتھ شامل ہو بشر
جوش کی آواز جانی تا دو میل
زرد منہ ہوتا بخوف بے نماز
کچھ تعجب کی نہیں ہے بات یہ
سامنے ان دنیوی احکام کے
جسم تھرتا ہے اڑ جاتا ہے رنگ
ایسے ہی اقوام اُنکے ہیں خشوع
پیشگاہِ عظمت و جبروت میں

اس سے پڑھکر چاہیے خوف و خطر
جس سے پانی پانی ہو جائے جگر

Marfat.com

بیان تدبیر مفید برائے حضورِ دل

دل نہ حاضر ہونے کا یہ ہی سبب
وسوسے جب دل سے ہو جائیں گے دُور
لیک ہر شے دُور ہوتی ہے تبھی
پس سبب اِن وسوسوں کا اے اخی
خارجی ہیں وہ امورِ ناخوش نفس
دل میں کرتی ہے پریشانی اثر
ہوتے ہیں جس شے کی وجہ سے کبھی
پھر وہ ہو جاتا ہے اک طول امل
پہلے بینائی سبب ہو فکر کا
پھر علیٰ ہذا القیاس اس فکر سے
پس علاج اسکا یہ ہے اے باشعور
یعنی آنکھیں بند کر اے پاکباز
ایسی چیزوں کو نہ رکھو اپنے پاس
پاس رہ دیوار کے وقتِ نماز
رہ گذر ہو یا منقش ہو مکان
تھا یہی باعث کہ عابد پاکباز
اسقدر چھوٹا وہ ہوتا تھا مکاں
اس لئے ابن عمر مردِ خدا
کچھ لکھا پاتے ہٹا دیتے تھے وہ

وسوسوں سے منتشر ہیں فکر سب
دل بھی ہو جائیگا پھر حاضر ضرور
جب سبب ہو دُور اُس کا واقعی
یا ہے ذاتی امر یا ہے خارجی
جو کہ کان اور آنکھ میں آتے ہیں پس
فکر کو کر دیتے ہیں زیر و زبر
کرتا ہے اس میں تصرف فکر بھی
رہتا ہے دور و تسلسل کا عمل
پھر یہ فکر اک اور فکر و ذکر کا
ہوتے ہیں پیدا ہزاروں وسوسے
دور کر وہ شے پڑے جس سے فتور
یا اندھیری گھر میں جا کر پڑھ نماز
جس میں ہو جایا کریں شامل حواس
تا نہ بینائی تیرے پھیلے دراز
یا کہ رنگیں فرش ہو مت پڑھ وہاں
پڑھتے تھے تا ریک حجرہ میں نماز
صرف سجدہ کی ہو گنجائش جہاں
رکھنے سجدہ کی جگہ صاف و صفا
بلکہ قرآں بھی اُٹھا دیتے تھے وہ

Marfat.com

اور جو ذاتی وسوسوں کے ہیں سبب
کیونکہ جب غرقِ تخیل ہوگا جی
دوڑتا پھرتا ہے پھر پیک خیال
بند کرنا آنکھ پھر کافی نہیں
بلکہ نفسِ شوم کو اس بات پر
یعنی پڑھتے ہیں نمازوں میں جو ہم
لیک نیت باندھنے سے پیشتر
از سرِ نو نفس کو دے تربیت
ہیبتِ ہنگامۂ روزِ جزا
اور بعدِ مرگ ہیں اندوہ و غم
پہلے نیت باندھنے سے بیشتر
اور نہ باقی چھوڑ ایسا کوئی کار
ایک دن آئے جو مسجد میں نبیؐ
بولے اے عثمان نہ یاد آیا ہمیں
آدمی گھر میں نہ چھوڑے وہ امور

وہ زیادہ سخت ہیں اور پُرشغب
فکر کی حالت نہ ہوگی ایک سی
مضطرب، نارستہ رو، آشفتہ حال
یہ علاج اُس کے لئے شافی نہیں
چاہیئے مجبور کرنا سر بسر
اُس کو سمجھیں اور سوچیں دمبدم
انتظام اس کا کرے اس طور پر
اور رلا دے یاد خوفِ آخرت
سامنے اللہ کے ہونا ہے کھڑا
اُن کے صدموں سے ڈرائے دمبدم
دل کو فارغ فکر کی باتوں سے کر
جس کی خواہش میں رہے دل بیقرار
بھول آئے گھر میں اک ہانڈی کھلی
ہانڈی ڈھکنے کے لئے کہتے نہیں
کچھ نمازوں میں پڑے جن سے فتور

حدیث اِنِّیْ نَسِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَکَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقِدْرَ الَّذِیْ فِی
میں تجھ سے یہ کہنا بھول گیا کہ گھر میں جو ہانڈی ہے اسکو ڈھانپ دے اس لئے کہ
الْبَیْتِ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَشْغَلُ النَّاسَ
گھر میں ایسی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ جو آدمیوں کو ان کی نماز سے
عَنْ صَلَاتِہِمْ
روکے

بس یہ تھا دل کی صفائی کا طریق | اور اگر یہ بھی نہ ہو تیرا رفیق

Marfat.com

پس خلاصی کا نہیں رستہ کوئی
ہاں اگر ہو جائے اک مسہل قوی

ایسا مسہل جو کہ شہوت کا مواد
سب کو گویا سے دور کر دے بیشمار

اور وہ مسہل کیا ہے یعنی امور
جا و بیجا دل ہوں کہ جائیں وہ دور

پس یہ مسہل نفس کا ہے اجتناب
چاہیئے کل خواہشوں سے اجتناب

قطع کر دو سب مہمات و امور
ان بکھیڑوں ہی رہو تم دور دور

کیونکہ جو شے آدمی کو اسے غنا
یاد حق سے باز رکھے اور جدا

دشمن اسکے دین کی ہے بے ریب و شک
اور وہ ہے ابلیس کی گویا کمک

بس یہی ہے اس سے راہ تخلصی
قطع کر لو اس طرف سے اپنا جی

لائے اک دن پیش محبوب آلہ
حضرت یوحنا اک چادر سیاہ

جس کے پلوں پہ تھے کچھ نقش و نگار
آپ نے وہ اوڑھ کر پڑھ لی نماز

پھر اوتارا اور کہا اس نے تجھے
کر دیا غافل نماز پاک سے

پاس لیجاؤ اسے یوحنا کے
سادی چادر ان کی اک لا دو مجھے

ایسا ہی شاہ رسل نے ایک بار
پہنا تھا جو تا نبا اسے ہو شعار

وہ ہوا معلوم اچھا آپ کو
کر کے سجدہ بولے شاہ نیک خو

مجھ کو ہے منظور پیش کبریا
اپنا اظہار تواضع و انا

اور دیا سائل کو وہ چوڑا اوتار
پھر تضے سے کہا اے باوقار

اک پرانا نرم سا جوتا کوئی
واسطے بیچ کر خرید و اے علی

سونے کی انگشتری پہنے ہوئے
جلوہ فرما مصطفےٰ منبر پہ تھے

یک بیک حضرت نے وہ انگشتری
پھینک دی مجمع سے باہر اس گھڑی

اور فرمانے لگے اصحاب سے
کر لیا تھا اس نے مشغول اسنے مجھے

یعنی اسکو دیکھتا تھا میں کبھی
اور کبھی تم کو یہ حالت تھی بری

Marfat.com

حضرتِ طلحہ مردِ پاکباز — پڑھ رہے تھے باغ میں اپنے نماز
پس درختوں سے اُڑا اِک جانور — تھا نہایت سبز رنگیں بال و پر
چونکہ رنگ اسکے بہت دلچسپ تھے — آپ اُسکو دیر تک دیکھا کئے
پس نہ یاد ان کو رہا یہ اُس گھڑی — میں نے کتنی رکعتیں اب تھیں پڑھی
پھر وہ آئے پاس حضرت کے شتاب — اور کہا اے سرورِ عالیجناب
چونکہ مجھ پر آج یہ فتنہ اٹھا — میں نے اپنا باغ ہی صدقہ کیا
میں ہوا بیزار اس سے لیجئے — آپ اب جو چاہیئے سو کیجئے
ایسے ہی ایک اور بھی تھے پاکباز — باغ میں اپنے وہ پڑھتے تھے نماز
تھے کھجوروں کے درخت اکثر وہاں — پھل رہے تھے جھک رہی تھیں ڈالیاں
ان کی خوبی دیکھکر یہ خوش خطاب — رکعتوں کی بھولے تعداد و حساب
پھر اُنھوں نے یہ حقیقت مو بمو — جا سُنائی حضرتِ عثمان کو
اور کہا یہ بھی کہ وہ باغ و بہار — کر دیا سب میں نے نذرِ کردگار
نتیجہ کر اُسکو درم پنجاہ ہزار — کر دیئے للہ عثماں نے نثار
پس بزرگوں کی تو یہ تدبیر تھی — تھا علاجِ نفس امارہ یہی
جب کبھی پڑتا نمازوں میں خلل — دیتے کفارہ میں وہ مال و دول
واقعی تدبیر تھی یہ بہتریں — روکنے سے وسوسے رُکتے نہیں
ہو مواخِ فاسدہ جب تک نہ دُور — دُور بیماری نہ ہو اے باشعور
نفس کی جب خواہشیں غالب ہوئیں — ٹالنے سے پھر وہ ٹل سکتی نہیں
وہ کریں گے تجھ پہ ایسا زور و شور — تو کرے گا اُن پہ اپنا شور زور
کشمکش میں گر نہ ہی گذری نماز — پہلے سے بھی یہ گئی گذری نماز
گر گئی کو بیٹھ کر زیرِ شجر — تصفیہ ہو فکر کا تا رنظر

Marfat.com

اور شجر پر بولیں چڑیاں بے شمار
اونکی چیں چیں سی ہو دل میں انتشار

پھر وہ اک لکڑی ہو دیر انکو اڑا
اور کرنے بیٹھے پھر دل کو صفا

اتنے میں چڑیاں پھر آکر غل کریں
اور یہ ویسے ہی اڑا دے پھر انہیں

پھر تسلی سے یہ بیٹھے آکے جب
آئیں پھر چڑیاں کریں شور و شغب

غور فرمائیں ذرا ارباب حال
کب مفید اسکے لئے ہوگی یہ چال

مطمئن بیٹھے گا یہ اس وقت پر
پنج و بن سے جب اکھاڑے وہ شجر

پھیلتا ہے یونہی شہوت کا درخت
جس کی شاخیں پھیلکر ہوتی ہیں سخت

فکر اس پر دوڑتے ہیں بے سبب
جسطرح چڑیاں شجر کی شاخ پر

سارے دن ان کو اڑاتے گر کوئی
پھر بھی وہ آتی رہیں گی ہر گھڑی

ایسے ہی وسواس کے خیالات ہیں
اصل ان کی ایسی ہی شہوات ہیں

اور جو ان سبکی ہے اصل الاصول
حب دنیا ہے وہ اے مرد عقول

جس کے دل میں ہو ہوائے دنیوی
اور وہ اس سے چاہے سود آخری

پس نہیں ہوگی اے صاحل ذرا
لذت ذکر و مناجات و دعا

پھر بھی لازم ہے جہانتک ہو سکے
جو اسے نفس پر کر تا رہے

دفع شر وسواس خاطر از نماز باحضور
باید بستن بسته و اکردن مقفل بسته را

اُن اُمور کی تفصیل جن کا دل میں حاضر ہونا نماز کے ہر رکن میں ضروری ہے

آخرت منظور ہے جسکو اگر
تو یہ لازم ہے ضرور اے خوش سیر

Marfat.com

جو کہ باتیں شرط ہیں بہرِ نماز
وہ اذاں ہے اور طہارت سترِ تن
اُن سے ہے مستعمل رہوا ے پاکباز
نیتِ دل قبلہ رُخ ہا سیدہا بدن

اذان

تم سنو جس دم موذن کی اذاں
ہے یہ محشر کا بلاوا اور پکار
اور شتابی چل پڑو بہرِ نماز
جلد اُٹھیں جو یہاں سُنکر اذاں
قبر سے وہ حشر میں جب آئیں گے
تم ہوئے خوشدل اگر پڑھکر اذاں
جان لو تم یہ کہ ہنگامِ جزا
اِس لئے حضرتِ نبیِّ ذوالجلال
دے اذاں سی ہمکو راحت اے بلال

تو یہ سمجھو بیشک و ریب و گماں
سُنتے ہی ہو جاؤ ڈر کر ہوشیار
کیونکہ دروازہ سعادت کا ہے باز
لطف سے اُن کو پکارینگے وہاں
اِک محبت سے پکارے جائیں گے
جانبِ مسجد ہوئے جلدی رواں
مخلصی کی تم کو آئے گی ندا
تجھے یہ فرمائے اَدْخُلْهَا یا بلال
ہمکو ٹھنڈک ہے نمازوں میں کمال

طہارت

پاک کرلو تم جگہ بہرِ نماز
اپنے کپڑونکو کرو پھر پاک صاف
ظاہری تن کو بھی پھر طاہر کرو
پھر تم اپنے مغز کو اور ذات کو
ہے یہی اصلی طہارت بے قصور
جب تم اپنے دیکھنے کی شئے کو پاک

وہ تمہارا ظرف ہے اے پاکباز
وہ تمہارے تن کے اوپر ہیں غلاف
وہ تمہارا پوست ہے اسے نیک جان
بینی دل کو خوب پاکیزہ کرو
اور اُس میں چاہیئے سعی وفور
ہر طرح سے کرتے ہو بیخوف و باک

Marfat.com

پھر خدا کے دیکھنے کی چیز کو
کیوں نہیں کرتے ہو پاک اے غافلو

یعنی دل کو دیکھتا ہے کبریا
اس کو توبہ سے کرو پاک اور صفا

تب طہارت ہوگی کامل بیگماں
یہ نہیں تو کچھ نہیں رکھا یہاں

ستر بدن

جب تم اپنے تن کو ڈھانکو باوقار
جس کے کھلنے سے تمہیں آتی ہے عار

پھر بھلا یہ کیا کہ باطن کے عیوب
دیکھتا ہے جن کو علّام الغیوب

اُن کے کھلنے سے نہ آئے کچھ حیا
اور چھپانے کی نہ پرواہ ہو ذرا

دل میں تم حاضر کرو وہ غیب سب
نفس سے کہدو انہیں تو ڈھانک اب

تب تمہارے دل میں خود خوف و حیا
ہوگی پیدا نفس بھی شرمائیگا

اور خدا کے سامنے یوں ہو کھڑا
جس طرح بردہ کوئی بھاگا ہوا

پھر پھر اگر ہر طرف انجام کار
آپڑے مولا کے در پر شرمسار

"روز آمد بندۂ بیگر بخفت"
"آبروئے خود ز عصیاں ریخت"

قبلہ رُخ ہونا

جب کہ ظاہر جسم کے رخسار کو
سب طرف سے پھیر کر اے صاحبو

سوئے کعبہ تم کھڑے ہو با ادب
سر بسر تسلیم و سر تا پا ادب

یوں ہی دل کو سب طرف سے پھیر لو
سامنے رب کے اُسے سیدھا کرو

کیونکہ ظاہر کے عمل ہیں جس قدر
ہیں وہ باطن کے معاون سر بسر

جتنے ہیں اعمال ظاہر اور سبب
روکتے اعضا کو ہیں وہ سب کے سب

تا نہ دل پر یہ اثر اپنا کریں
تا نہ اپنی طرح اسکو پھیر لیں

Marfat.com

جیسے حرکت میں یہ رہتی ہیں سدا
دائیں بائیں دل نہ ہو حرکت ذرا

اِن کا دِل پر داؤ چلجائے اگر
پھیر سے اس کا بھی پھیریں گے یہ سر

اپنے ڈھب پر یہ لگالیں گے اُسے
قربِ مولا سے ہلالیں گے اُسے

اَب تمہیں یوں چاہیئے ایجانِ من
قبلہ رُخ جس دم کرو اپنا بدن

ساتھ ہی اُسکے نہ غافل اس سے ہو
ربِّ قبلہ کیطرف دِل کو کرو

رُخ طرفِ کعبہ کے اُسدم آئیگا
سب طرف سے جب کہ روکا جائیگا

ایسے ہی دل بھی نہیں پھرتا کبھی
سمتِ درگاہِ خدائے پاک کی

گر نہ اسکو فکر غیر اللہ سے
پھیر لوگے اور ٹیڑھی راہ سے

کیونکہ ہے حکمِ شہِ بندہ نواز
جب کہ پڑھتا ہے کوئی بندہ نماز

اس کا مُنہ اور اُس کی جاں درکار ہے
گر لگے ہوں سب طرف اللہ کی

تو یہ ہو جائے گا پھر بعد از سلام
پاک و شُستہ ہر گناہ سے لاکلام

جیسے تھا یہ بے گناہ پیدا ہوا
ایسا ہی پاک اب گناہ سے ہو گیا

قیام

اب ذرا سیدھا کھڑا ہو ایجواں
پیشوئے شاہِ حقیقی ہے یہاں

بہرِ تعظیم جنابِ ذوالمنن
جبکہ استادہ ہوا سیدھا بدن

چاہیئے دِل بھی یونہی آمادہ ہو
پیشِ حق جس طرح تن استادہ ہو

یہ تصوّر کرتے ہی اے جانِ من
سر جھکالو اپنا پیشِ ذوالمنن

تاکہ دِل سے دُور ہو کبر و غرور
عجز و ذلت اُسکو لازم ہو ضرور

یاد رکھنا چاہیئے پھر لاکلام
اِس کھڑے ہونے سے محشر کا قیام

یہ بھی سمجھو دیکھنا ہے ہم کو رب
اور کھڑے ہیں سامنے ہم اُسکے اَب

Marfat.com

نیت

یہ ارادہ چاہیئے دِل میں ضرور
یعنی جتنے ہیں نمازوں کے اُمور

حکم ہے جن کی ہمیں تکمیل کا
اور جن سے روکتا ہے کبریا

سب کی کرنی ہے ہمیں تعمیل اَب
اس توقع سے کہ پائیں فضل رب

تاکہ دے خالق ہمیں اجرِ ثواب
ورنہ پہنچیں رنج و آلام و عذاب

پھر ارادہ اس طرح کر با اَدب
کس قدر ہے ہم پہ اب احسانِ رب

گرچہ تھے ہم روسیاہ و شرمسار
پُر گناہ و پُر خطا و نابکار

پھر بھی ہم کو یہ اجازت کی عطا
تم کرو ہم سے مناجات و دُعا

ہم ہیں اک مفلس ذلیل و درشتہ حال
وہ عظیم الشان ہے شاہِ ذوالجلال

ہم ہیں چھوٹے وہ کبیر الشان ہے
دین و دنیا کا وہی سلطان ہے

کیا کریں اُس سے مناجاتیں بڑی
کیا بھلا چھوٹا سا مُنہ باتیں بڑی

جب یہ باتیں سب کی سب تم سوچ لو
پھر یہ تم کو چاہیئے اے صاحبو

ایسا پتلا شرم کے مارے ہو حال
شانے تھرائیں اور جی ہو نڈھال

زرد ہو رنگت پریشاں ہوں حواس
جوڑ ہوں کے پارہ پارہ ہو لباس

اور یہ پیشانی کہ شانی ہے اَب
غرق ہو آبِ پشیمانی میں سب

اَللّٰہُ اَکْبَر

اللہ بہت بڑا ہے

جب کہ یہ کلمہ کہو تم با صفا
یعنی ہے اللہ ہی سب سے بڑا

دیکھتا رکھیو ذرا دِل کی تمیز
ہم کو یہ جھوٹا نہ کر دے العزیز

دِل تو سمجھے اپنی خواہش کو بڑا
تم کہو مُنہ سے بڑا سب سے خُدا

Marfat.com

پس گواہی دے گا خود وہ کردگار
تم بہت مکار ہو اور حیلہ کار

گو تمہاری یہ زباں بکتی ہو ٹھیک
دل مگر اس ٹھیک میں کب ہو شریک

ہم تو دل کو دیکھتے ہیں بے ریا
کب زباں کو دیکھتے ہیں ہم بھلا

"ما بروں را ننگریم و قال را
ما درون را بنگریم و حال را"

دیکھو دیتا ہے گواہی خود خدا
اے منافق تم ہو جھوٹے بے وفا

آیت وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں

دل نہیں کرتا رسالت کو قبول
اور زبان سے کہتے ہیں کہ ہو رسول

یہ بھی سمجھو وقتِ تکبیرِ اے ثنا
مولوی روم فرماتے ہیں کیا

"وقتِ ذبحِ اللہ اکبر میکنی
"ہیچتین در ذبحِ نفسِ کشتنی"

"گوئی اللہ اکبر و ایں شوم را
سر بہ برّاں وار ہ بر جاں از عنا"

لطائف ثمینہ

آیت وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں نے اپنا رخ کیا اس ذات پاک کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

کہتے ہیں وَجَّہْتُ وَجْہِیَ پھر جو سب
یعنی ہیں منہ رخ کہا اسی سبب

رخ کے معنی ظاہری منہ کے نہیں
ظاہری منہ کا نہ کرنا تم یقیں

کیونکہ رخ تو اب تمہارا صاف صاف
خاص قبلہ کی طرف ہے بے خلاف

اور خدا ہے ہر طرف سے پاک ذات
ہم ز شرق و غرب یا ز جملہ جہات

اس لئے یہ چہرۂ تن اے اخی
ہو نہیں سکتا طرف اللہ کی

ہاں وہ دل کا رخ ہی بس اے با شرف
جس کو کر سکتے ہو خالق کی طرف

Marfat.com

پس تامل سے تو خود ہی کر نظر
تیرے دل کا رُخ ہے اَسبائل کدھر

یعنی راغب ہے طرف شہوات کی
یا کہ مولا کی طرف ہے اے اخی

چہرۂ دل ہے بسوئے کاروبار
یا کہ خالق کی طرف اے دیندار

چہرۂ دل خانہ و بازار میں
یا ہے سچے شاہ کے دربار میں

چہرۂ دل تو ہے شیطاں کی طرف
کہتے ہو مُنہ سے ہے رحمٰن کی طرف

دعویٰ باطل ہے یہ ہی لاف زن
ہے نمازی ہونے کا بس وہم و ظن

حیف ہے کرتے ہی آغاز نماز
تم نہ میں دبکر کا کرتے ہو ساز

پہلے ہی جب ہے بناوٹ کا خیال
پھر مناجات اور دُعا امر محال

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
ہم پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ

جب کہ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کو
بعد تکبیر اے مسلمانو پڑھو

سب کے معنی جان لو ترتیب وار
کاہی خدا احساں ہے تیرا بیشمار

تو بھی پاک اور نام بھی تیرا ہی پاک
اور میں ناپاک میرا نام خاک

پاک نام اپنے سے مجھ ناپاک پر
کردیئے انعام تو نے بیشتر

حکم سے تیرے یہ تیرا نام پاک
میں بھی پڑھکر ہوگیا بیخوف و باک

نام تیرا پاک ہے اور میں ہوں خاک
ہوگیا میں خاک سے پڑھتے ہی پاک

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
اور بابرکت ہے تیرا نام

نام تیرا ہے مُبارک کردگار
میں ہوں بے برکت نکما خاکسار

نامُبارک کو مُبارک نام کا
دے دیا تو نے تبرک اے خُدا

ہم پہ تیرا یہ بڑا احسان ہے
ایسا احساں جو کہ بے پایان ہے

Marfat.com

وَتَعَالٰی جَدُّكَ

اور اعلیٰ ہے بزرگی تیری

شانِ اعلیٰ ہے تری رتبہ بلند
نام لیوا تیرا ہوں میں پستِ حال
یہ تیرا احساں بڑا احساں ہے

میں ذلیل و پست و عاجز مستمند
حکم سے تیرے خدائے ذوالجلال
بحد و تعداد و بے پایاں ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور نہیں کوئی سچا معبود تیرے سوا

ہے تو وہ معبودِ مطلق اے خدا
تو نے اپنی درگہ اجلال میں
اس لئے تیرا بڑا احسان ہے

کوئی عالم میں نہیں تیرے سوا
التجا کرنے کی رخصت دی ہمیں
وہ بڑا احساں کہ بے پایاں ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندہ ہوئے سے

جان لے تو اسکو پڑھکر اے سعید
اور ہماری گھات میں ہر وقت ہے
دل ہمارا پھیرنا چاہے وہ بد
کیونکہ وہ سجدہ نہ کرنے سے شریر
ہے اعُوْذُ اسُ نے تھا ہوسکے بار ٹھیک
یعنی جو چیزیں ہیں شیطاں کو پسند
اور وہ چیزیں جو ہیں محبوبِ خدا
اور زباں سے ہی فقط کہنا پناہ

ہے وہ دشمن اپنا شیطان پلید
تاکہ بہکائے خدا کی راہ سے
ہے ہمارے سجدہ کا اسکو حسد
ہو گیا ملعون و مردود و حقیر
جب نہ ہو تو اسکی مرضی میں شریک
انکو بالکل چھوڑ دے اے ارجمند
اُن پہ جان و دل سے ہو جائے فدا
کافی ہو سکتا نہیں بے پشتیبان

Marfat.com

جیسے کوئی قلعہ جنگل میں ہو گر
اور وہاں اک شیر کا بھی ہو گذر

کوئی شخص اُس شیر کے ڈر سے بھلا
قلعہ سے مانگے اماں باہر کھڑا

پس نہ دیگا قلعہ اُسکو یوں پناہ
قلعہ کی جانب نہ لے گا جبکہ راہ

ایسے ہی شیطان کا جو ہے مرید
یہ تعوذ کب اُسے ہوگا مفید

بعد اُس کے پھر جو قرأت کو پڑھو
معنیٔ ہر لفظ دل سے جان لو

پھر زباں ہلتی رہے اے باشعور
دل ہو اس کی پیروی کرتا ضرور

بلکہ سمجھے اپنا پڑھنا اس طرح
مجھ سے سُنتا ہو کوئی جس طرح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کلام اللہ کے پڑھنے کیلئے
تم کو استمداد اُس سے چاہیئے

اِسم سے جانو سمیٰ کو یہاں
جس کی رحمانی رحیمی کی ہو شاں

اس کی رحمانی رحیمی کی صفت
ذہن میں پیدا کرو با معرفت

تب یہ کلفہ فاتحہ کا خوب ہی
اس سے حل ہو جائیگا اے مرد تقی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

شکر اُس کا پالنے والا ہے وہ
دو جہاں کا والی والا ہے وہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساری نعمتیں اُسکے لطف و فضل کی
دل میں اک پیدا کرو بے کوتہی

اس کی رحمت کا کھلے تا دل پہ حال
اس سے پھر پیدا ہو امید کمال

مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

Marfat.com

پڑھ کے اِس کلمہ کو تعظیم الٰہ	دِل میں تم پیدا کرو بے اشتباہ
کیونکہ ہی وہ مالکِ روزِ جزا	ذوالجلال وقاہر وذوالکبریا

اِیَّاکَ نَعْبُدُ

پڑھتے ہی اخلاصِ دِل تازہ کرو	تازبانی قول بہ جھوٹا نہ ہو
ہمتِ دل سے کرو عجز و نیاز	تاکہ خوش ہو تم سے ربِّ کارساز

وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

وہ عبادت جو کہ ہے عینِ کمال	وہ بدوں اسکی مدد کے ہے محال
وہ عبادت پار پہنچے جو کرے	جس سے وہ نعمت مزے والی ملے
جو سُنی دیکھی نہ آنکھ اور کان نے	جو نہ پرکھی ہی خیال اور وہم نے
اُس عبادت کے لئے ای ذوالکرم	چاہتے ہیں تجھ سے توفیقِ اتم

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اس کو پڑھکر دِل میں سوچو آخی	ہے یہی حاجت ہمیں سب سے بڑی
تاکہ اس رستہ سے چل کر پہنچیں	پہنچیں تیرے پاس ہم اے کبریا
تو ہی ایسی راہ دِکھلا دے ہمیں	تیری مرضی تک جو پہونچائے ہمیں

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

یعنی اُن لوگوں کا رستہ ایجاد	جن کو نعمت اور ہدایت کی عطا
اور وہ ہیں سب انبیاء اصفیا	اور شہید و اتقیاء اولیاء

Marfat.com

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

جو ترے معضوب تھے اور ضال تھے
ان کا رستہ مت دکھا ہرگز مجھے
کر چکے درخواستیں جب تم یہ سب
پھر قبولیت کرو حق سے طلب

اٰمِيْن

یعنی پورے کر یہ میرے رب سوال
آمیں آمیں یا خدائے ذوالجلال
اس طرح الحمد جب تم پڑھ چکے
پھر تو گویا تم بھی ایسے ہو گئے
جن کے حق میں خود وہ خلاق انام
خاص فرماتا ہے یہ قدسی کلام
دیکھو نصفا نصف ہی بٹتی نماز
نصف میری نصف بندہ کی نماز
میرے بندے کو ملیگا بس وہی
جو کہ مانگا اس نے باشوق دلی
پڑھتا ہے الحمد للہ بندہ جب
پس یہ فرماتا ہے رب پاک تب
میرے بندے نے مری تعریف کی
اور اس کے منہ سے میں نے خود سنی
کہتے ہیں جس وقت سمع اللہ کو
ہے یہی اس سے غرض بے گفتگو
یعنی اس کی بات اللہ نے سنی
جس نے اسکی صدق دل سے حمد کی
ایسے ہی جب تم پڑھو سورت کوئی
اسکے معنی بھی سمجھ لو اے اخی
ترجمہ بھی ہو اگر تم جانتے
تو تمہیں اس طرح کرنا چاہیئے
آیت وعدہ جو آجائے کہیں
تو رجا دل میں بڑھاؤ یا یقیں
جب کسی آیت میں ہو خوف وعید
چاہیئے ڈرنا خدا سے اے سعید
گر ہو امر و نہی کی آیت کوئی
اس کی تم نیت کرو تعمیل کی
بعض مرد ان کا ہے یہ انتساب
سنتے یا پڑھتے جب آیات عذاب
مضطرب بے ہوش سا ہو جاتے وہیں
بلکہ مر جاتے تھے بعض ارباب دیں

Marfat.com

اور پڑھو ٹھہرا کے سب الفاظ کو	تا سمجھ میں آویں وہ اے صاحبو

اَلَّذِیْ یَرٰاكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○

تجھ کو دیکھتا ہے خدا جب تو اٹھتا ہے اور پھرتا ہے نمازیوں میں

دیکھتا ہے تم کو خود رب الانام	وقت رکع و سجدہ و قعدہ و قیام
ہے یہی لازم تمہیں اے باخشوع	جب ادا کرنے لگو سجدہ رکوع
از سر نو پھر بزرگی خدا	یاد کرلو یعنی تکبیر اے رسا
پھر نبیؐ کی پیروی کرتے ہوئے	اور خدا کے خوف سے ڈرتے ہوئے
اور معافی مانگتے با صد نیاز	جھک پڑو پھر رکوع ہر نماز
جان کر اپنے تئیں عبد ذلیل	اور سمجھ کر اسکو مولائے جلیل
از سر نو عجز پھر کرتے ہوئے	اور عبودیت کا دم بھرتے ہوئے
یہ پڑھو تسبیح اے مرد سلیم	پاک ہے میرا خدا رب العظیم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

اور یہ اقرار اُسکی عظمت کا جو ہے	دل سے تم ثابت کرو اے نیک لے
اور پڑھو تسبیح پھر یہ تین بار	اس کی عظمت کا ہو دل میں تا قرار
پھر اٹھاؤ سر کو تم بعد رکوع	اور کرو امید دل میں با خضوع
یعنی اُس پر رحم کرتا ہے خدا	جو کہ تسبیح اُس کی پڑھتا ہے سدا
پھر امید اپنی کو ثابت یوں کرو	یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہو
یعنی جو کرتا ہے تعریف خدا	پس خدا سنتا ہے اُس سے برملا
چونکہ ہے یہ بات لطف بیکراں	پس کرو تم اس کا شکر یہ بیاں

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

Marfat.com

پھر جھکو تم واسطے سجدہ کے بھی
سب سے بڑھکر عاجزی تو ہے یہی

یعنی وہ سر چونکہ ہے سب سے شریف
اب وہی سب سے زیادہ ہو خفیف

رکھ کے اسکو خاک پر سمجھو یہی
مٹی کی مخلوق مٹی میں ملی

رکھ کے مٹی پر یہ سمجھو اے فتا
نفس جس قابل تھا پائی اس نے جا

اور اگر خالص زمیں پر رکھ سکو
پھر تو کیا کہنے تیرے اے خوش سیر

سر بسجدہ ہو کے اے پاکیزہ تن
یاد کر تسبیح ربّ ذو المنن

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اور تو پڑھ اسکو مکرر بار بار
اس کی عظمت کا ہو تا دل میں قرار

کیونکہ گر اسکو پڑھیں گے ایکبار
دل میں بھی ہوگا اثر کم آشکار

جبکہ دل ہو جائے خود نرم و صفا
تب رکھو امید لطف کبریا

کیونکہ رحم اس کا ذلیلوں پر ضرور
ہو کے نازل کرتا ہے ذلت کو دور

کہہ کے پھر تکبیر لو سر کو اوٹھا
ایسے ہی سجدہ کرو پھر دوسرا

پھر تشہد میں جو بیٹھو با ادب
سمجھو جو تحفے ہیں سب ہیں نذر رب

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ

پھر نبی پاک کو اے خوش سیر
جلوہ فرما جان کر پیش نظر

عرض کر اس طرح با شوق دلی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اور کر دل میں یقیں اے خوش کلام
یہ میرا حضرت کو پہنچے گا سلام

اس سلام پاک کا بیشک جواب
دیتے ہیں خود حضرت عالیجناب

خود عنایت کرتے ہیں شاہ انام
خوب و کاملہ کہ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ

Marfat.com

پھر کہو تم وہ سلام خوب تر | آپ پر اور بندگانِ نیک پر

یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

رکھو تم امید واثق اے جناب | اُس کا دے گا تم کو خود مولا جواب
جس قدر ہیں بندگانِ نیک نام | اُس قدر ہی تم کو ملتے ہیں سلام
پھر کرو اقرار توحید خدا | اور نبوت کا نبی کی بر ملا

یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ

بعد اس کے تم پڑھو کوئی دعا | جو کہ آئی ہو حدیثوں میں صفا
اور دعا میں اپنے ماں اور باپ کو | اور مسلمانوں کو بھی شامل کرو
اور جماؤ دل میں امید قوی | ہوگی یہ مقبولِ ذاتِ ایزدی
پھر فرشتے اور جو ہیں حاضر تمام | سب پہ بھیجو رب کی رحمت اور سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

پھر کرو شکرِ خدائے بے نیاز | جس نے دی اب تم کو توفیق نماز
پھر ذرا شرما بھی لو دل میں ضرور | تم سے شاید رہ گئے ہوں کچھ قصور
تا کہیں ایسا نہ ہو اے پاکباز | اُلٹی منہ پر ماری جائے یہ نماز
یا کسی جرم و خطا کے ہی سبب | ہو یہ نامعقول و نامنظور رب
پھر بھی رکھو دل میں امید حصول | فضل سے مولا کرے گا خود قبول
پس نماز اس طرح پڑھنی اے اخی | خالصاً ہو جس میں ذکرِ ایزدی
اور مذکورہ شروط باطنی | اس میں پائی جائیں سب کی سبھی

Marfat.com

واقعی ہے باعثِ فیضانِ نور
جس سے ہے علم کشف پاتا ہے ظہور

یعنی نورِ شمسِ سرمدی
علم کشفی کی ہے اک کنجی بڑی

اس لئے اللہ کے سچے ولی
علم کشفی کے جو تھے پورے دھنی

رازہائے عالمِ کون و مکاں
اور اسرارِ زمین و آسماں

ان کو باصد خبرت و سوز و گداز
منکشف ہوتے تھے مابین نماز

خاص کر سجدہ میں ہو قرب و فور
ہے یہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ حکمِ حضور

جس قدر ہو پاک دنیا سے کوئی
اُس کو ہو اتنا ہی قرب و کشف بھی

بعض کو اوصاف و اجلالِ خدا
کشف ہوتے ہیں بافضالِ خدا

بعض کو معلوم ہوں افعالِ حق
بعض کو واضح ہوں اسرارِ ادق

یہ ہمیں پر تو فگن ہوں وہیں
ہوں جلا کردہ جو آئینے کہیں

اور یہ آئینے ہیں کچھ ایسے خراب
زنگ خوردہ اور ہمت بے آب و تاب

اس لئے عکسِ ہدایت بھی ذرا
پڑ نہیں سکتا ہے ان پر باصفا

ورنہ کچھ بخلِ خدا اس میں نہیں
ہے وہ مُنعِم اور ربُّ العٰلمین

وہ جنابِ سرورِ بزمِ رسل میں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد مبیں

اک نمازی کا خیالِ باصفا
رہتا ہے جب تک نمازوں میں لگا

پس وہ ربِّ مالکُ الملکی و ملک
رہتا ہے متوجہ اس پر تب تلک

جب حفاظت چشم سر کی ہے یہ پے
غیر جانب دیکھنے سے فرض ہے

فرض ہے یوں حفظِ چشمِ قلب بھی
دھیان کرنے سے بجانبِ غیر کی

روکدو اس کو خیالِ غیر سے
ہر طرف کے دھیان سے اور سیر سے

اور اگر مائل ہو دل سوئے دگر
تب تم اس کو یوں کہو اے بدگہر

باخبر ہے تیری حالت سے خدا
تیری کیوں آئی ہے اتنی شامت بھلا

Marfat.com

پس جو دِل میں عاجزی آجائیگی
پھر تو ظاہر پر بھی وہ چھا جائیگی

دیکھا حضرت نے کسیکو ایکبار
پڑھ رہا تھا وہ نمازِ کردگار

اور وارڈھی سے بھی تھا وہ کھیلتا
تب یہ فرمانے لگے خیر الورا

اُس کے دِل میں عاجزی ہوتی اگر
ہاتھ بھی تو عجز کرتے سر بسر

حضرتِ بوبکرؓ شاہِ پاکباز
ہوتے مثلِ میخ تھے وقتِ نماز

اور امیر ابنِ زبیر پاک دِل
مثلِ لکڑی کے وہ ہوتے پا بگل

بعض ہو جاتے تھے ہنگامِ رکوع
پتھروں کیطرح بافرطِ خشوع

اُڑتی چڑیاں اُن کو پتھر جان کر
بیٹھ جاتیں اُن پہ بیخوف و خطر

کیونکہ ہے قربِ خدا سجدہ میں خاص
چونکہ حاصل ہو مزا سجدہ میں خاص

اس لئے فرماتے ہیں خیر الورا
جب نمازِ حق میں ہو کوئی کھڑا

تب خدائے پاک خلاقِ جہاں
دور کرتا ہے حجابِ درمیاں

اور اسے کرتا ہے اپنے روبرو
بے حجاب و بے نقاب و دُو بدُو

صف بصف ہوتے ہیں استادہ ملک
اسکے شانے سے لگا کرتا فلک

اور اُس کے ساتھ سارے پاکباز
پڑھتے ہیں وہ سب فرشتے بھی نماز

کہتے ہیں اسکی دُعا پر وہ تمام
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ الانام

آسماں ہے اُس کے بستر تک بے شمار
ہو نزولِ رحمتِ پروردگار

کھلتے ہیں دروازہ ہائے آسماں
اُس نمازی پر رہے تا شادماں

اِک فرشتہ پھر یہ دیتا ہے ندا
کچھ اگر یہ پڑھنے والا جانتا

یعنی میں مائل ہوں کس سے تو کبھی
یہ نہ مائل ہوتا جانبِ غیر کی

از نمازم نیست مطلب غیر جست و جوئی دوست
میروم دیوانہ وار افتاں و خیزاں سوئے دوست

Marfat.com

یوں بھی مروی ہے کہ جب بندہ کوئی
پڑھنے لگتا ہے نماز اللہ کی

دس فرشتوں کی صفیں با اژدحام
اس سے متعجب ہوں اور حیران تمام

کیونکہ انسان کو ملی ہے وہ نماز
جسمیں ہے بجد فرشتوں کی نیاز

سجدہ و قعدہ رکوع و ہم قیام
قرأت و تسبیح و تکبیر و سلام

یعنی یہہ چیزیں عبادت میں جو ہیں
قدسیوں کو ہیں جدا گانہ ملیں

پس عبادت میں کھڑے ہیں جو ملک
تو وہ استادہ رہیں گے حشر تک

اور نہیں ہے ان کو فرمان رکوع
ہے یہی اُن کی عبادت بالخشوع

اور جو سجدہ میں پڑے ہیں بیشتر
حشر تک اُن کے نہیں اُٹھنے کے سر

قاعد و راکع جو ان میں ہیں وہ سب
ایسے ہی دائم رہیں گے بے تعب

اونکا رتبہ بھی خدا نے ایسے ہی
ایک ہی ڈھب پر ہے رکھا آخی

مرتبہ اُن کا نہ افزوں ہو نہ کم
جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے بہم

جیسے اُنکے قول کو خود کبریا
اپنے قرآں میں بھی ہے فرما رہا

آیت وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ

اور نہیں ہے ہم میں سے مگر اس کا مقام مقرر ہے

اور نہیں ہے اسطرح انسان کا حال
نو بنو یہ کرتا رہتا ہے کمال

کیل کو ہو قطب آج اگر یہ ہے ولی
قرب پاتا ہے پھر اس سے بڑھکے بھی

درجہ پر درجہ یونہی بڑھتا رہے
اور ترقی کا سبق پڑھتا رہے

پر فرشتو نکو یہ ممکن ہی نہیں
اُن کو گنجایش ترقی کی نہیں

اک ترقی کی ہے کنجی یہ نماز
اس لئے ہے حکم رب بے نیاز

Marfat.com

آیت قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

نجات پائی ان مومنوں نے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں

عجز سے پڑھتے ہیں جو مومن نماز
راہِ جنت کے وہ سالک ہو گئے

وہ چھٹے ہر رنج و غم سے پاکباز
بلکہ وہ جنت کے مالک ہو گئے

آیت اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

وہی لوگ ہیں وارث جو وارث ہوں گے فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

الغرض سُن اے نمازی پاکباز
وارثِ فردوس بن جائیں وہی
اور وہی دیکھیں گے نُورُ اللہ کا

اُن شرائط سے جو پڑھتے ہیں نماز
اور مقامِ قرب بھی پائیں وہی
اور وہی لوٹیں گے جنت کا مزا

رموزِ عشق و الفتی حدیثِ ناز فہمیدی
حظِ عفو گناہاں یاد بسم اللہ دیوانہ

جو دلِ غافل سے پڑھتے ہیں نماز
اللہ اللہ یہ فضیلت اُن کو کب
اور اسی باعث سے حکمِ کبریا

وہ تو گویا ہیں خدا سے جلسۂ ناز
پر جو اس کا فضل ہو تو کیا عجب
بے نمازوں کے لئے یہ آگیا ؎

آیت مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

کس سبب سے تم دوزخ میں پڑے وہ بولے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے

حکایاتِ خاشعین

سنے جو خشوع قلب پھل ایمان کا
جس نے پہچانا جلالِ کبریا

اور نتیجہ ہے یہی ایقان کا
وہ خشوع قلب پر فائز ہوا

Marfat.com

اور خشوعِ دِل جسے ہے ہر زماں
رہتا ہے وہ خاشع و گریہ کناں

بلکہ تنہائی و پاخانہ میں بھی
وہ کرے گا بس خشوع و عاجزی

کیونکہ عظمت اور جلالِ کبریا
دائم و باقی ہے اور بے انتہا

اُس کے عارف کو بھی پھر تو بیشمار
چاہیئے دائم خشوع و انکسار

اس لئے اکثر بزرگانِ مہیں
حق سے رہتے تھے نہایت شرمگیں

اور نہ سراونچا کیا چالیس سال
اتنی تھی شرم جناب ذوالجلال

تھے ربیعِ ابنِ خیثم ایک مرد
عالم و عارف تقی و نیک مرد

اِس قدر تھے وہ جھکائے چشم و سر
ان کو اندھا جانتے اکثر بشر

گھر میں بن مسعود کے وہ نیک حال
آتے اور جاتے رہے تا بیست سال

دیتے دروازہ پہ دستک جب کبھی
اِک کنیز اُن کو تھی اکثر دیکھتی

سر جھکائے بند آنکھیں ہیں کھڑے
پس وہ کہتی تھی بنِ مسعود سے

دوست اندھے آپکے آئے ہیں اب
مسکراتے تھے بنِ مسعود تب

اور اُن کو دیکھ کر کہتے وہیں
اے ربیع انتخابِ مخبتیں

یہ بھی فرماتے تھے اُن سے اے اخی
ہوتے خوش گر دیکھتے تم کو نبیؐ

ایک دِن ہمراہ بن مسعودؓ کے
چلتے پھرتے وہ لوہاروں میں گئے

پس وہاں دیکھی دھکتی آگ جو
چیخ کر وہ گر پڑے بیہوش ہو

پھر اٹھا کر ان کو اپنی پشت پر
ابنِ مسعود آپ لائے اپنے گھر

اگلے دِن تک ان کی حالت تھی وہی
بے خبر بے ہوش با حالِ غشی

اور عاصم ابن عبید اللہ دلی
سعی کرتے تھے نمازوں میں بڑی

پاس اُن کے دف بجاتی لڑکیاں
کرتے گھر والے بھی سو شور و فغاں

پر سمجھتے تھے نہ کچھ سنتے تھے وہ
ایسے مستولے نمازوں کے تھے وہ

Marfat.com

یوں بھی فرماتے کہ تیروں سے اگر
کردیں زخمی میرے تن کو بسر

یہ پسندیدہ ہے مجھ کو بیخلاف
گر نمازوں میں سنوں دنیا کی لاف

مسلم ابنِ یسارِ پاکباز
پڑھتے تھے ایکبار مسجد میں نماز

اک ستوں مسجد کا اس دم گر پڑا
پر نہ وہ آگاہ ہوئے اس سے ذرا

بعض کا کچھ عضو ناقص ہو گیا
اور ضرورت کاٹنے کی تھی ذرا

کاٹنے میں چونکہ اک تکلیف تھی
اور نہ تھی طاقت انہیں برداشت کی

پس نمازِ حق لگے پڑھنے وہ جب
کاٹا اُن کا عضو جرّاحوں نے تب

ان کو کچھ بھی تو خبر اُسکی نہ تھی
عضو کٹنے کی نہ اُس تکلیف کی

در سجدہ گہ عشق خمیدن ز ادب نیست
چوں شمع گذشتن ز سر خویش سجود است

اس طرح کہتے ہیں اکثر پاکباز
ہے قیامت کا نمونہ یہ نماز

اس میں جب داخل ہو تم اے اخی
پس ہوئے دنیا سے خارج واقعی

اس لئے پہلے نمازوں سے ضرور
پوری کر لو سارے حاجات و امور

تا فراغت سے لگو پڑھنے نماز
جس طرح پڑھتے تھے پہلے پاکباز

وسوسوں کے ڈر سے بعض اہل نیاز
جلدی جلدی اپنی پڑھ لیتے نماز

ایسے ہی عمّار بن یاسر نے بھی
جلد جلد اک دن نماز اپنی پڑھی

اور کہا حدّیں نمازوں کی جو تھیں
میں نے کچھ اُن سے گھٹایا تو نہیں

اس لئے میں نے کیا ہے یہ عمل
وسوسوں سے تا نہ پڑ جائے خلل

کیونکہ وہ خود زیبِ بزمِ مرسلیں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد مبیں

ہر نمازی اتنا حصّہ پاتا ہے
جس قدر اُسکو سمجھتا جاتا ہے

Marfat.com

مصطفٰے نے جو پڑھی اِکدن نماز
چھوڑ دی قرأت سے اِک آیت دراز

اور پوچھا سب سے پھر بعد از سلام
کیا پڑھا مینے بتاؤ تم تمام

سب رہے خاموش پھر بولے تبھی
وہ اُبَیِّ کعب اللہ کے ولی

عرض کی یا حضرتِ خیر البشر
جان و دِل میرا ہو قرباں آپ پر

آپنے اُسدم فلاں سُورت پڑھی
اور فلاں آیت ہے اسکی چھوڑ دی

مصطفٰے نے اُن کو فرمایا یہ تب
اے اُبَیِّ لایق اسی کے ہے تو اب

پھر لگے اَوروں کو فرمانے حضور
کیا ہوا لوگوں کی عقلوں میں فتور

ہوتے ہیں حاضر نمازوں میں مدام
اور صفیں بھی باندھ لیتے ہیں تمام

سامنے اُن کے نبی اُن کا بھی ہو
پڑھتا ہو اللہ کے فرمان کو

پَر نہ ہو اون کو خبر یہ بھی ذرا
کیا کتاب اللہ سے ہی اُن پر پڑھا

میری اُمّت والو سُن لو بالیقین
آل اسرائیل کرتے تھے یونہیں

وحی آئی اُنکے پیغمبر پہ تب
اے نبی تو کہدے اِن لوگوں سے اب

سامنے لاتے ہو میری اپنا تن
پیش کرتے ہو فقط حرف و سخن

پر تمہارا دِل حضوری میں نہیں
منہ کہیں ہے دِل کہیں ہے دُھن کہیں

پس جدھر مائل ہو تم باطل ہے وُہ
اس سے کیا تا صل ہے لاحاصل ہے وُہ

اس بیاں سے ہم پہ ظاہر ہو گیا
ایک نکتہ با صفا و بے بہا

یعنی پڑھنے سے ہی سُننا خوب تر
سُننے سے بہتر ہو فہم ہر بشر

ہے یہ بہتر مقتدی کے واسطے
گر امام اُس کا پڑھے اور وہ سُنے

فہم میں آتا ہے سُننے سے کلام
اپنے پڑھنے کا نہیں ہے وہ مقام

ذکر بالا سے ہوا ثابت یہ راز
ہے خشوع و ذوق دل اصل نماز

اور فقط غفلت سے حرکات اے سعید
آخرت میں ہونگی بیشک کم مفید

Marfat.com

فصل جمعہ کی فضیلت اور شرطوں کے بیان میں

بیان فضیلت جمعہ

جمعہ اِک روزِ عظیم الشان ہے — جسکے حق میں حق کا یُوں فرمان ہے

آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الخ
جب جمعہ کی اذان ہو جائے — تو نماز کی طرف دوڑو

جمعہ کے مانع جو ہوں دنیا کے کام — پس وہ اِس آیت کی رو سے ہیں حرام

حدیث قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا
خدا نے تم پر — جمعہ فرض کیا اس میرے دن میں

فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حدیث مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ ثَلَاثًا مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰہُ
اور اس میری جگہ میں — جو شخص تین جمعے بے عذر چھوڑ دے خدا اُس کے دل پر

عَلٰی قَلْبِہٖ
مہر لگا دیتا ہے

یُوں بھی آیا ہے کہ بے عذر و سبب — تین جمعے ترک کر دے کوئی جب

بیشک اُس نے اپنا اسلام قوی — پشت کے پیچھے دیا پھینک اے اخی

اور یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل — آئے میرے پاس بشانِ جلیل

ایک آئینہ تھا روشن اُنکے پاس — بولے یہ جمعہ ہی فضلِ بے قیاس

پیش کرتا ہے اُسے حق آپ پر — اور امت پر تمہاری بے ضرر

آپ کے اور نیز امت کے لئے — کر دیا عہد و خوشی حق نے اسے

اِس میں اِک ساعت ہے ایسی بے بہا — جس میں ہو مقبول ہر اک کی دُعا

Marfat.com

اور جو اس میں ایسی شے مانگے کوئی
جو نہ ہو تقدیر میں اس کے لکھی

تو ضرور اس سے بھی بہتر اور عجیب
دیتا ہے اُسکو خداوندِ مجیب

اور جو ہو قسمت میں اس کے بد لکھی
اور وہ چاہے فضلِ خاص سرمدی

اس سے بھی بدتر بدی سے پر بلا
حق تعالیٰ اُس کو لیتا ہے بچا

یُوں بھی آیا ہے کہ یہ روزِ سعید
ہے بہ پیشِ کبریا یوم المزید

کیونکہ جنّت میں خُدا نے باصفا
ایک وادی ہے بنائی پر فضا

مشک سے بڑھکر معطر ہے تمام
اور سفید و صاف نورانی مقام

خاص علیین سے جمعہ کے روز
ہوگا اِک کرسی پہ واں رونق فروز

جلوہ فرما ہوگا سب پر تا عیاں
دیکھیں اُسکی ذاتِ اکرم کو وہاں

اور یہہ فرمایا کہ سب ایّام کا
جمعہ ہے سردار پیشِ کبریا

اُس میں ہی پیدا ہوئے آدم صفی رضؓ
اسمیں ہی داخل ہوئے جنت میں بھی

اُس میں ہی انکا زمین پر تھا نزول
اسمیں ہی انکی ہوئی توبہ قبول

اور اُسی دن میں وفات اُنکی ہوئی
اور اسی دِن میں قیامت آئیگی

اور یہ فرمایا کہ حق جلّ و علیٰ
خاص کر ہر جمعہ کے دِن وا ہُما

آدمی چھ لاکھ کو دوزخ سے صاف
کرتا ہے آزاد اور قطعی معاف

اور یہ فرمایا کہ گر جمعہ کے روز
مرتا ہے کوئی مُسلماں دیں فروز

پس شہیدوں کا ملے اسکو ثواب
قبر کا بھی دُور ہو اس سے عذاب

یُوں بھی کہتے ہیں کہ کیڑی اور پرند
جمعہ کو ملتے ہیں باہم بے گزند

اور وہ کہتے ہیں سلام و السلام
اچھا ہے اچھا یہ دن بس لاکلام

Marfat.com

بیان جمعہ کی شرطوں کا

جمعہ کی شرطیں ہیں چند اے نیک پے
دوسرا آبادی ہونا اور مکاں
جنگل اور خیموں میں یہ جائز نہیں
شرط ثالث ہے شمار اے پاکدم
بالغ و آزاد عاقل ہوں وہ سب
اور اگر کم ہونگے وہ چالیس سے
شرط چوتھی ہے جماعت ایجوان
اور چھٹے اس شہر میں آپاک دیں
ورنہ وہ جمعہ روا ہوگا کہ جو
ایسے قریہ میں جو رہتا ہے کوئی
پھر تو جمعہ اُسپہ واجب ہے یگماں

شرط پہلی اس کی وقتِ ظہر ہے
ہو عمارت غیر منقولہ جہاں
گرچہ ہو سو مرد کا مجمع وہیں
یعنی چالیس آدمی سے ہوں نہ کم
اور رہیں اس شہر میں ہی روز و شب
جمعہ پھر جائز نہیں اے نیک پے
پانچویں دو خطبے ہوں اور جلستان
اور جمعہ بھی نہ ہوتا ہو کہیں
سب سے پہلے ہو چکے اے نیک خو
جس میں جا پہنچے اذاں اس شہر کی
ہوگا اس آیت کی رو سے ایجواں

آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الخ

جب جمعے کی اذان ہو جائے — نماز کی طرف دوڑو الخ

بارش اور کیچڑ کے باعث جمعہ کو
ترک کرنا ہے درست اے مومنو

سلہ یہ شرط حضرت امام غزالی رح نے مذہب شافعی رح کے مطابق لکھی ہے حنفی مذہب میں صرف تین مقتدی ہونے کافی ہیں ومن ثم اقلها الجماعة واقل عددهم عندابی حنیفة وجمهور سوی اللہ تعالیٰ ثلثة سوی الامام والشرط فیهم ان یکونوا صالحین للامامة وقال الثلثة سوی الامام یعنی جمعہ کی ایک شرط جماعت بھی ہے اور جماعت کی تعداد کم از کم تین آدمی امام کے سوا ہوں اور ان کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ امام بننے کے قابل ہوں امام ابو یوسف رح کے نزدیک دو آدمی کافی ہیں (جوہرہ نیرہ) اس سے ظاہر ہے کہ جمعہ کی شرطوں کی تعداد میں بھی مذہب حنفی مذہب شافعی سے آسان ہے

Marfat.com

آدابِ جُمعہ

اوّل قصدِ استقبالِ جُمعہ

پنجشنبہ سے ہو بیدار آدمی
تاکہ حاصل ہو فضیلت جُمعہ کی

یعنی اُس دن ہی کے وقتِ عصر سے
شغلِ استغفار و تسبیح چاہیئے

دھو چکے اس روز اپنا سب لباس
لا رکھے خوشبو بھی گر وہ ہو نہ پاس

جمعہ کے دن وقتِ ہنگامِ سحر
سب مخل باتوں سے دل کو صاف کر

جمعہ کے روزہ کی نیت اے فتا
کر اسی شب میں کہ ہے درجہ بڑا

پنجشنبہ یا کہ ہفتہ کا اگر
روزہ جمعہ سے ملے ہے خوب تر

بیوثوق تنہا جمعہ کا روزہ ضرور
دین میں مکروہ ہے اے باشعور

اور نمازِ ختمِ قرآں میں یہ رات
صرف کر بیشک ہے خیر النصائحات

اپنی بیوی سے جماع اس رات کو
مستحب کہتے ہیں اکثر نیک خو

اُسکے اس بارہ میں حجت سن اے فتا
ہے یہ ارشادِ جنابِ مصطفٰے

حدیث رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ بَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَغَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

خدا رحم کرے اس شخص پر کہ اوّل وقت جمعہ میں آوے اور ابتدا سے خطبہ سنے اور نہاوے اور نہلاوے

بس انہیں باتوں کے کرنے سے ضرور
ہوگا استقبالِ جمعہ اے حضور

دوم غُسل

حدیث قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کو آئے تو چاہیئے کہ غسل کرے

جمعہ کے دن تو نہا وقتِ سحر
گو نہ جائے جمعہ کو اس وقت پر

Marfat.com

وہ مدینہ طیبہ کے ساکنین — رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
گر برا کہتے کسیکو وہ کبھی — تو یہ فرماتے تھے با صد تانتی
تو تو اس سے بھی برا ہے بیگماں — جو نہ جمعہ کو نہا دے بیگماں
گر وضو جائے نہا چکنے کے بعد — پس نہ باطل ہوگا غسل اے مرد سعد
چاہیئے پھر بھی حدث سے احتراز — ورنہ کرلے پھر وضو پھر نماز

سوم زینت

جمعہ میں زینت بھی ہے شانِ سپاس — یعنی خوشبو اور ستھرا ہو لباس
گر نہائے کوئی دو دن پیشتر — تو ملے خوشبو بدن پر بیشتر
مرد کے ملنے کی ہے خوشبو وہی — جس کی بو ظاہر ہو اور رنگت بھی
عورتوں کے واسطے اچھی ہے وہ — جس کا ظاہر رنگ ہو اور مخفی ہو بو
کہتے ہیں حضرت امام شافعی — اور یہ ارشاد انکا رفیع ہے واقعی
جس کے کپڑے صاف رنج اسکا قلیل — جس کی خوشبو عمدہ مقبول اسکی حلیل
موجب نخوت نہیں زیبا لباس — سب سے اچھا ہے سفید اے حق شناس
ہے یہ ارشاد جناب مصطفےٰ — حق تعالےٰ اور فرشتے پر سلام
جمعہ کو عمامہ والوں پہ مدام — بھیجتے ہیں رحمت و برکت تمام

چہارم جامع مسجد کو سویرے جانا

مسجدِ جامع کو جا وقتِ سحر — ہے ثواب اس کا بہت سے خوش تر
جمعہ کے ہونے تلک مسجد میں ہی — بیٹھ اور کر دل سے یادِ ایزدی
اور یہ جلدی جانا جو ہے اے عزیز — اس سے تو نیت بھی کر با تمیز

Marfat.com

یعنی جمعہ کے لئے حق کی ندا
ہو چکی اس کی طرف ہوں دوڑتا

پول ہے ارشاد رسول نامور
جمعہ پڑھنے جاوے گر کوئی بشر

پہلی ساعت جو کہ پہنچے اے فتا
اوس نے گویا اونٹ اک قربان کیا

دوسری ساعت میں پہنچے جو کوئی
اُس نے گویا گائے اک قربان کی

تیسری ساعت جو پہنچا مردِ نیک
گویا دُنبہ کر دیا قربان ایک

چوتھی ساعت میں جو پہنچا اُسنے بھی
راہِ مولا گویا مرغی ذبح کی

پانچویں ساعت جو پہنچا اے فتا
اُس نے اِک انڈا کیا نذر خدا

اور ساعت پہلی اے فرخ نہاد
ہے وہ سورج کے نکلنے تک مُراد

دوسری ساعت ہے وہ اے ارجمند
جب تلک سُورج ہو اک نیزہ بلند

دھوپ سے جلنے لگیں جس وقت پا
تیسری اُس دم تلک ہے اے فتا

اور پھر اُس دم سے لے کر تا زوال
چارم اور پنجم کا ہے وقتِ کمال

اور پیچھے وقتِ نہ زوال اے پارسا
یہ ثواب اس میں نہیں ہوتا ذرا

اور یہ فرمایا کہ جمعہ کو مدام
حق تعالیٰ کے فرشتے لا کلام

سیمی تختی اور سونے کا قلم
لیکے بیٹھے ساتھ ہیں صاحب رقم

آگے پیچھے آتے ہیں چو پار بار
سب کو لکھتے جاتے ہیں ترتیب وار

جب کھڑا ہوتا ہے خطبے پر امام
سب لپیٹے ہیں صحیفے بالتمام

اور فرشتے آکے منبر کے قریب
سنتے ہیں ذکرِ خداوند مجیب

پھر جو بعد اس وقت کے آئے کوئی
یہ ثواب اُس کو نہیں ملتا کبھی

صرف فرضِ وقت ہو اس سے ادا
اور نہ حاصل ہو یہ اجرِ بے بہا

اور یہ فرمایا کہ جمعہ کو مدام
جمعہ کے دن دیر کرتا ہے کبھی

پوچھتے ہیں اس کا حال و بود و باش

Marfat.com

یعنی کیا کرتا ہے اور یہ دیر بھی
وقتِ معمولی سے اُسکو کیوں ہوئی

پھر وہ کہتے ہیں کہ اے ربّ العلا
دیر اسکو کیوں ہوئی اتنی بھلا

دیر کا باعث اگر ہے مفلسی
یا الٰہی اسکو تو کر دے غنی

کام کے مارے جو دیر اسکو ہوئی
تو فراغت اسکو حاصل کر ابھی

اور جو بیماری کے باعث سے ہوئی
تو شفا دے اے حکیم سرمدی

گر ہوئی لہو و لعب میں اُسکو دیر
اپنی طاعت میں تو لگے دِل کو پھیر

قرن اوّل میں سحر سے ہی مدام
راستے بھر جاتے لوگوں سے تمام

مسجد جامع میں لے کر روشنی
عید کی مانند جاتے با خوشی

پھر یہ بات ایسی چھٹی ایسی چھٹی
کہتے ہیں پہلے یہی بدعت ہوئی

یوں بھی کہتے ہیں کہ دیدارِ خدا
مومنوں کو جبکہ ہو روزِ جزا

اُسقدر ہی ہوگا قرب ان کو وہاں
جمعہ میں جاتے تھے جتنا جلد یاں

پھر نصارا و یہود سے بھی کیا
کچھ نہیں آتی تمہیں شرم و حیا

شنبہ یکشنبہ کو وہ تو ہر سحر
معبدوں کی سمت دوڑیں سر بسر

دِن ڈھلے تک تم رہو بیٹھے یونہیں
جا ملو اک پچھلے خطبے میں کہیں

ایسے ہی دنیا کے طالب بھی مدام
کرتے ہیں تڑکے ہی جا کر اپنے کام

ہائے اب اسلام کو کیا ہو گیا
اس کا ہے اللہ بیلی اور کیا ہے

پنجم نمازیوں کو اذیت دینے سے پرہیز

گردنوں پر سے نجائے خلق کی
اور نہ اُن کے آگے ہو کر جائے کبھی

گردنوں کے پھاندنے میں الوعید
اِک بہت ہی سخت آئی ہے وعید

حشر میں وہ پُل بنایا جائے گا
تا سب اُسپر ہو کے گذریں بر ملا

Marfat.com

پڑھ رہے تھے جمعہ کو خطبہ نبیؐ
دیکھتے کیا ہیں کہ واں اِک آدمی

گردنوں پر سے وہ سب کے کود کر
اگلی صف میں جا ہوا ہے جلوہ گر

آپ نے بعدِ نماز با صفا
اُس سے فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوا

آج جمعہ میں ہمارے ساتھ تو
کیوں نہیں شامل ہوا اے نیک خو

عرض کی اُس نے کہ میں تو ایحضور
تھا نمازِ جمعہ میں شامل ضرور

پس یہ فرمایا کہ ہم نے تو تجھے
دیکھا تھا لوگوں کی گردن پھاندتے

تھا یہی اِس میں اشارہ آپ کا
یہ عمل بیکار تیرا ہو گیا،

ہاں کچھ اگلی صف میں گنجایش ہو گر
تو نہیں اوپر سے جانے کا بھی ڈر

یہ بھی فرمایا ہے ارشاد آپ نے
ہو کے خاکستر اگر کوئی اُڑے

پھر بھی اس حالت سے ہے یہ خوبتر
جائے آگے سے نمازی کے گزر

سب نمازی جبکہ پڑھتے ہوں نماز
تب نہ کر اُن پر سلام اے پاکباز

کیونکہ تکلیفِ جوابِ بے محل
اُن کو ہو گی جو ہے ازبس پر خلل

شتشم صفِ اوّل کی طلب

پہلی صف کی کر طلب اے پارسا
ہے ثواب اُس کا نہایت ہی بڑا

ہاں جو صف پہلی پر از بد بات ہو
یا خلافِ شرع کوئی بات ہو

اور ہٹانے سے تو عاجز اُسکے ہو
تب ہے پیچھے رہنا ہی خوب و نکو

بُشر بن حارث سے یوں بولا کوئی
گرچہ آتے ہو ہمیشہ صبح ہی

لیک پچھلی صف میں پڑھتے ہو نماز
پس یہ فرمانے لگے وہ پاکباز

اصل مقصد ہے فقط دل کا حضور
جسم و تن نزدیک ہو اور خواہ دُور

اس سے یوں ہوتا ہی ثابت اے سعید
پچھلی صف میں رہنا دل کو ہے مفید

Marfat.com

پس اسی نیت سے جو پیچھے ہٹے
اسکو پیچھے ہٹنا اچھی بات ہے

یا کسی کو اپنے پر ترجیح دے
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہے

ہفتم خاموشی

جلوہ گر منبر پہ ہو جسدم امام
جب کہ اٹھتا ہے مؤذن بالیقیں

بند کر اوسدم نماز اور سُن کلام
سجدہ کرنا تب کہیں ثابت نہیں

ہشتم وظائف

جمعہ پڑھ کے بولنے سے پیشتر
سات بار اخلاص پڑھ اور اتنی ہی
دوسرے جمعے تلک اے نیک پے
مستحب یہ ہے کہ پڑھ تو یہ دعا

سات بار الحمد پڑھ اے خوش گہر
دل لگا کر پڑھ معوّذتیں بھی
تو بچے ہر شر اور شیطان سے
فی الحقیقت ہے تیرے حق میں بھلا

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ
اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اس کو ہر جمعہ میں جو کوئی پڑھے
ایسی جا سے رزق دے اسکو خدا
رکعتیں چھ بعد جمعہ کے پڑھے
گو روایت دو کی بھی اور چار کی

اسکو اللہ سب سے بے پروا کرے
وہ نہ جانے یہ کہاں سے آگیا
کیونکہ ہیں یہ سنت اے فرخندہ پے
اور رکعت چھ کی بھی ہے آچکی

پر کرو اکمل روایت پر عمل
تاکہ ہر اک قول پر ہو مشتمل

Marfat.com

نہم جمعہ کے بعد مسجد جامع میں ٹھیرنا

عصر پڑھنے تک رہی جامع میں بھی
اگر پڑھے مغرب تو ہے خوب اور بھی

کہتے ہیں جو عصر جامع میں پڑھے
اجر حج ملتا ہے اسکو بے شکے

اور جو مغرب بھی پڑھے وہ باصواب
تو اُسے ہو حج و عمرہ کا ثواب

اور کسی آفت کے آنے سے اگر
یا ریا کی وجہ سے ہو کچھ خطر

تو خدا کا ذکر ہی کرتا ہوا
اپنے گھر کو باادب آئے چلا

پر تہِ دل سے کرے شکرِ خدا
جس نے توفیق عبادت کی عطا

اپنی تقصیروں سے بھی ڈرتا رہے
اور توقع فضل کی کرتا رہے

اپنے دل کی اور زباں کی بے فتور
دن چھپے تک رکھے نگرانی ضرور

تا وہ ساعت جو ہے جمعہ میں چھپی
ہاتھ آجائے بفضلِ ایزدی

بیان اُن آداب کا جو جمعہ کے سارے دن میں عام ہیں

اوّل استماع وعظ

وعظ جمعہ کو سنو اے حق شناس
پر نہ جاؤ قصہ گو واعظ کے پاس

آیت فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
جب نماز پڑھی جا چکے — تو زمین میں پھیل جاؤ — اور اللہ کا
مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا
فضل طلب کرو — اور اللہ کو خوب یاد کرو

کی اُنہوں نے اس کی تفسیریں
اس سے دنیا کی طلب مقصد نہیں

Marfat.com

بلکہ ہونا وعظ سے ہے مستفیض
اور جنازہ کی نماز اے نیکنام

اور سنے بیمار پرسی مریض
پس مُراد اس سے ہیں ایسے ایسے کام

دوم طلب ساعت اجابت

جو کہ ہے جمعہ میں ساعت بے بہا
ہے حدیثوں میں کہ جمعہ میں چھپی
کوئی مومن اس میں جو مانگے دعا
لیکن اس کے وقت میں ہے اختلاف
کعب بن احبار نے ہے یوں کہا
اور وہ کہتے تھے کہ یہ ساعت مگر
شام تک اس دن کے حق جو جو کہ تھی
پاتا اس رحمت کو ہے وہ نیکنام
اور جناب فاطمہؓ اُس وقت کی
دن جو چھپنے لگتا تب خیر النساؓ
اور انہوں نے اس عمل کے قاعدے
الغرض یہ وقت اور جسدم امام
دونو وقتوں میں بہت مانگو دعا

تا کنارہ اس کو خوب اے پارسا
ایک ساعت ایسی ہے رحمت بھری
اُس کو ہے مقبول فرماتا خدا
یعنی کب ہوتی ہے یہ فضل اتصال
دن کے چھپنے سے ہے وہ پہلے ذرا
ایک رحمت ہے خدا کی بیشمر
اُن سے لیں جو شخص فارغ ہو چکے
دن کی مزدوری ہے ملتی وقت شام
جمعہ کو کرتیں عبادت اک بڑی
ہوتی تھیں مشغول تسبیح و دعا
سیکھے تھے حضرت رسول اللہ سے
چڑھتا ہے منبر یہ دونوں ہیں عظام
ہے یونہی اکثر اکابر نے کہا

سوم درود بعد قرأت

جمعہ کے دن مصطفےٰ پاک پر
خواہ ہو کوئی درود اے باصفا

پڑھ تو کثرت سے درود آخر تئیں
کر اضافہ اس پہ استغفار کا

Marfat.com

یہ بھی ہے ارشادِ محبوبِ وود
روزِ جمعہ جو پڑھے امّی درود

پس خدا بھی اُسکے اسّی سال کے
سب قصور و جرم و عصیاں بخشدے

پھر کسی نے پوچھا اے نورِ وجود
کس طرح ہم آپ پر بھیجیں دُرود

آپ نے فرمایا سب اصحاب کو
ہے درود اچھا اگر تم یُوں پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

چہارم تلاوت قرآن مجید

جمعہ کو کثرت سے قرآنِ مجید
پڑھ خصوصاً سورۂ کہف اے سعید

جو کوئی اُسدن پڑھے کہف ایجواں
ہے بڑا وہ خوش نصیب جاوداں

اُس کے پڑھنے کی جگہ سے مکہ تک
نور ملتا ہے اسے بے شبہ و شک

اور گیارہ دن تک اُس پر اے اخی
رہتی ہے رحمت خدائے پاک کی

اور فرشتے ستر اسپر صبح تک
بھیجتے ہیں رحمتیں بے شبہ و شک

اور فساد و فتنۂ دجّال سے
پیٹ کے پھوڑے سے اور اعلال سے

اور جذام و برص و ذات الجنب سے
سب سے وہ محفوظ اور مصئون رہے

پنجم نوافل

مسجد جامع میں جاکر باوقار
پڑھنے سے پہلے پڑھ رکعات چار

سورۂ اخلاص ہر رکعت میں تو
پورے پنجاہ بار پڑھ اے پنجتو

ہے یہ ارشادِ جناب مصطفٰے
یہ عمل جو کوئی لائے گا بجا

اپنے مرنے سے وہ پہلے لا کلام
دیکھ لیگا اپنا جنت میں مقام

Marfat.com

آپ نے اپنے چچا عباس رضؓ کو
جمعہ کو تسبیح کی پڑھ تو نماز
یوں کہا تھا اے شریف پاک خو
تا کہ ہو خوشنود کیریا ے کارساز

ششم صدقات و خیرات

صدقے کا اس روز ہے دوگنا ثواب
خطبہ ہوتے وقت مانگے جو کوئی
ہاں جو اک جا ٹھہر کر مانگے کوئی
ہیں یہ فرمانے بزرگانِ عظام
پھر سویرے جا کے جمعہ بھی پڑھے
پھر امامِ جمعہ جب پھیرے سلام
لیک بموقع نہ دینا ے جناب
اُس کو دینا بات ہی از بس بُری
اور نہ پھاندے گردنیں لوگوں کی بھی
جمعہ کو جو دیگا مسکیں کو طعام
اور نہ ایذا بھی کسی مومن کو دے
تب پڑھے وہ شخص فوراً یہ کلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْحَيِّ الْقَيُّوْمِ اَسْئَالُكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحی القیوم میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشے اور رحم کرے

وَاَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ النَّارِ

اور آگ سے معافی دے

پھر جو دل میں آئے مانگے وہ دعا
کرتا ہے مقبول اُسکو کبریا

عیدین کی نماز

ہے شعار دین و ایماں یہ نماز
اسمیں ہیں آداب چند اے نیکخو
سنتِ شاہِ رسولاں یہ نماز
پڑھ تو یہ تکبیر عید الفطر کو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ

اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اور حمد ہے واسطے اللہ کے بہت اور پاکی ہے

Marfat.com

اللہ اکبر ۳ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُخْلِصِیْنَ

صبح و شام نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اسکا کوئی شریک نہیں خالص کر

لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ ○

اُس کے لئے بندگی۔ اگرچہ منکر بُرا مانیں

پڑھ شروع شب سے یہ بے شبہ و شک
وقت اُس کا ہے نمازِ عید تک

عید اضحےٰ میں یہ تکبیر کہیں
فجر عرفہ سے کر آغاز اے فقیر

رہتی ہے یہ تیرھویں کی شام تک
بعد فرضوں کے تو پڑھ بے شبہ و شک

عید کا دن ہو یا کہ روز فطر
اور اگر تو ہو مشغول پیارے کردگار

عید گاہ کو ایک راہ سے جائیے
دوسرے سے گھر کو واپس آئیے

حور نوں کو بھی اجازت مطلع
عید میں آنے کی دیتے دائما

چاہیے جنگل میں پڑھنی یہ نماز
مکہ والے کعبہ میں اے پاکباز

شہر میں منعف کو جائز ہی نماز
پر نوی باہر ہی جائیں با نیاز

بیمہ پرستا ہو تو مسجد میں پڑھیں
یہ نہیں واجب کہ وقت میں پڑیں

دن چڑھے سے دن ڈھلے تک بیشکاں
ہے نمازِ عید کا وقت ایچوں

وقت قربانی کا ہے بعد از نماز
تیرھویں کی شام تک اے پاکباز

عید کو تکبیر کہتے سب چلیں
باجماعت پھر پڑھیں دو رکعتیں

سات ہیں پہلی میں تکبیریں تمام
دوسری میں پانچ ہیں اے نیکنام

مسئلہ: تکبیر وتا نیہ مذہب کا مسلک ہے وقال مالک والشافعی یکبر فی الاولی سبعا وفی الثانیۃ خمسا (ہدایہ) حنفیہ کا اس پر عمل نہیں الٰہی کے نزدیک تین تکبیریں پہلی رکعت میں اور تین دوسری میں کہی جاتی ہیں یکبر فی الاولی بتکبیرۃ الاحرام وثلثا بعدھا ..... ثم یبتدئ فی الرکعۃ الثانیۃ بالقراءۃ فاذا فرغ من القراءۃ کبر ثلث تکبیرات الخ کذا فی القدوری (شرنبلی)

Marfat.com

پھر ہوں دو خطبے کہ جن کے درمیاں
ایک جلسہ مختصر ہو بیگماں

یہ دوگانہ فوت ہو جس شخص سے
ہے ضروری وہ قضا اسکو کرے

نماز تراویح

بیس رکعت ہیں تراویح اے جواں
اور وہ ہیں سُنّت مؤکد بیگماں

مصطفٰے دو تین شب ان میں یونہیں
نکلے تھے بہرِ جماعت پھر نہیں

اور کہا ڈر ہے مجھے اس بات کا
اُس کو تم پر کر نہ دے واجب خدا

پھر عمرؓ فاروق نے سب کو بُلا
اِک جماعت پر اِکٹھا کر دیا،

کیونکہ بعدِ انقطاعِ وحیِ پاک
فرض ہونے کا نہ تھا کچھ خوف واں

وہ نوافل جو عارضی اسباب سے متعلق ہیں

گہن کی نماز

حدیث اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ
سورج اور چاند خدا کی نشانیاں ہیں
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ
ان کو گہن
کسی کے مرنے اور جینے سے نہیں لگتا جب تم یہ گہن دیکھو تو خداوندِ تقدس کے ذکر اور نماز کیطرف متوجہ ہو (بخاری و مسلم بروایت مغیرہ بن شعبۃ)

پائی جب حضرت کے بیٹے نے وفات
تب کہی تھی آپ نے مذکورہ بات

تھا لگا سورج کو بھی اسدم گہن
بس ہوا لوگوں کے دل میں وہم ظن

چونکہ تھی یہ موت از حد ناگہاں
ہو گیا سورج بھی اس سے سوگوار

پس لگے جو قوت سورج کو گہن
خواہ کوئی وقت ہو ہے جائز حسن

Marfat.com

یعنی ہو جب اِس طرح کا واقعہ
ہو ندائے الصلوٰۃ جامعہ

اور دوگانہ باجماعت باخشوع
اور ہر رکعت میں پورے دو رکوع

صاف ہو جائے نہ جب تک آفتاب
ہو نماز اتنی ہی لمبی اے جناب

ہر رکوع و سجدہ میں اے حق شناس
اسّی ہوں تسبیح یا سو یا پچاس

پھر پڑھے خطبہ[2] اور اسکے درمیاں
صدقہ اور توبہ کا ہو ذکر و بیاں

ہے یہی صورت خسوف[3] ماہ کی
اسمیں بھی قرأت پڑھے آہستہ ہی

گر گہن کے ساتھ سورج چھپ گیا
وقت اس کے نفل کا جاتا رہا

گر علیٰ ہذا گہن ہو چاند کا
اور اُدھر سورج نکل آئے صفا

پس نہیں رہنے کا اسکا وقت بھی
کیونکہ وقت اسکا فقط ہے رات ہی

چاند گہنایا ہوا گر چھپ گیا
اور ہے باقی رات وقت اس کا رہا

نماز استسقاء

مینہ برسنا جب ہو موقوف اے اخی
خشک ہو جائیں ندی نالے سبھی

تب مسلمانوں کو فرمائے امام
یعنی رکھیں تین دن[4] روزہ تمام

---

[1] یہ شافعیہ کا مذہب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ دو نفل عام نوافل کیطرح ایک ایک رکوع کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اذا کسفت الشمس علی الامام بالناس رکعتین کھیئۃ النافلۃ فی کل رکعۃ رکوع واحد احترازعن قول الشافعی فانہ یقول فی کل رکعۃ رکوعان ۱۲ جوہرہ نیرہ (عرشی)

[2] یہ شافعیہ کے مذہب پر ہے حنفیہ کے نزدیک خطبہ نہیں ولا خطبۃ لانھا لم تنقل وعن الشافعی یخطب ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی) [3] یہ شافعیہ کا مسلک ہے حنفیہ کے نزدیک چاند گرہن کی نماز بلا جماعت پڑھی جائے۔ لیس فی خوف القمر جماعۃ لانہ ما تکون تلاوۃ فی الاجتماع فیہ مشقۃ ۱۲ جوہرہ نیرہ (عرشی) [4] یہ شرط نماز استسقاء کو زیادہ کامل اور قرب باجابت بنانے کے لیے ہے ضروری نہیں بلکہ بلا روزے رکھے بھی یہ نماز پڑھ سکتے ہیں ۱۲ عرشی

Marfat.com

اور کریں خیرات و توبہ اے فتا
چوتھے دن بڈھیوں کو اور بچوں کو نے
اک پرانا اور پھٹا پہنے لباس
چار پایوں کا نکلنا بھی ضرور
کیونکہ پانی میں ہیں وہ بھی تو شریک

اور کریں حق دار کا بھی حق ادا
غسل کر کے نکلیں باہر شہر سے
جسمیں پایا جائے عجز اور دل اداس
مستحب کہتے ہیں بعض اہل شعور
یہ حدیث پاک سے ظاہر ہی ٹھیک

حدیث لَوْ لَا صِبْيَانٌ رُضَّعٌ وَمَشَايِخُ رُكَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ
اگر دودھ پیتے بچے اور بڈھے رکوع کرنیوالے اور چوپائے چرنے والے نہ ہوتے
لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا
تو تم پر عذاب گرایا جاتا

پھر دو رکعت با جماعت مثل عید
پھر پڑھے دو خطبے جن میں با صفا
دوسرا خطبہ ابھی ہو پڑھ رہا
اپنی چادر پھر الٹ لے اس طرح
بائیں سمت آجائے پلّا داہنا
پھر مسلمانوں کی جانب کو امام
چادریں الٹی ہوئی سب رہنے دیں
اور دُعا اس طرح کرنی چاہیئے
اے کریم کارساز اور اے خدا
اور دُعا مقبول کرنے کی بھی تو
پس بموجب تیرے ہی ارشاد کے
اپنے وعدہ کے مطابق اے غفور

پڑھ بجز تکبیر زائد اے سعید
ذکر ہو توبہ اور استغفار کا
پھیر کر منہ سوے قبلہ ہو کھڑا
نچلا حصّہ آئے اوپر جس طرح
اور سب یونہی کریں قلب روا
پھیر کر منہ خطبہ کو کرلے تمام
جب اوتاریں کپڑے تب سیدھی کریں
اضطرار و انکسار و عجز سے
تو نے ہی ہمکو کیا حکم دُعا
کر چکا وعدہ کہا لَا تَقْنَطُوا
ہم دعا کرتے ہیں بیحد عجز سے
اس کو اب مقبول فرمالے ضرور

Marfat.com

جو گناہ ہم نے کئے ہیں بیشمار
اس دُعا کے چند آداب عجیب

انکی بخشش سے ہمیں ممنون کر
ہم دعاؤں میں کہیں گے عنقریب

نماز جنازہ

اس میں افضل ہر دعا سے ہے وہی
عوف کہتے ہیں کہ سلطانِ حجاز
وہ دُعا حضرت کی ہیں نے یاد کی

عوف بن مالک سے جو مروی ہے
اِک جنازہ کی پڑھاتے تھے نماز
یعنی یُوں فرماتے تھے حق کے نبی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ
الٰہی اسکو بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو محفوظ رکھ اور اسکو معاف رکھ اور اسکی مہمانی کا سامان خوب کر
مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
اور اسکے داخل ہونیکی جگہ کو وسیع کر اور اسکو نہلا دے پانی سے اور برف سے اور اولوں سے اور اسکو پاک کر دے گناہوں سے جس طرح
يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ
سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسکو گھر کے بدلے اچھا گھر دے
وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
عیال کے بدلے اچھا عیال دے بیوی کے بدلے اچھی بیوی دے اور اسکو بہشت میں داخل کر
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
اور اس کو قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے

عوف کہتے ہیں کہ میرے دل نے چاہا
کاش یہ مُردہ میں ہوتا اس گھڑی
اور گر تکبیر رہ جائے کوئی
اور چالیس آدمی اے پاکباز
اسکے پارہ میں سفارش انکی صاف
جب جنازہ پہنچے قبرستان میں

یہ تمنا کی بصد شوق و طرب
تا دُعا یہ مجھ پہ ہوتی آپ کی
حکم اُس کا مثل ہے مسبوق کی
جس جنازہ کی پڑھیں یا ہم نماز
کرتا ہے مقبول اللہ بے خلاف
یہ دُعا تب چاہیئے پر معنی تمہیں

Marfat.com

السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ
المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۝

بعد دفن اس کے لئے اپنی دعا — دعا — کرنی باخلاص وصفا

نماز تحیۃ المسجد

ہیں دو رکعت اس نماز پاک کی — اور ہو کہ ہے یہ سنت اے اخی
جمعہ کے خطبہ میں بھی اے متقی — ہو نہیں سکتی ہے ساقط یہ کبھی
اور اگر مسجد میں جاتے ہی کوئی — پڑھنے لگ جائے قضا یا فرض ہی
تو تحیہ ہو گیا اس سے ادا — اور ثواب اس کا جو تھا پورا ملا
کیونکہ اس سے ہے فقط مقتدی — جب تو دم مسجد میں کہتا ہے کوئی
بے عتاب وقت مت گذرے ذرا — حق مسجد بے تامل ہو ادا
یہ تحیہ ہے بقول شافعی رح — ہو گیا جائز و سنت تا جائز میں بھی
کیونکہ بعد عصر بھی رکعات دو — مصطفےٰ نے خود پڑھیں بے گفتگو
پھر کسی نے غرض کی یا مصطفےٰ — آپ نے اس وقت یہ کیونکر پڑھا
پس یہ فرمایا کہ میرا ورد تھا — رکعتیں دو ظہر کے پیچھے ادا
آدمی باہر کے تھے آج آ گئے — میں نہ ان کو پڑھ سکا اس واسطے

سنت الوضو

یہ وضو کا نہ ہے وضو کا اے جناب — سنت ہے باوجود از بس ثواب
کیونکہ مقصود وضو کیا ہے فقط — اور وضو کا ٹوٹنا ممکن ہے بات
وضو سے پہلے ہو گر واقع حدث — وہ وضو ضائع ہو بمقصد بعد ست

Marfat.com

یہ دوگانہ اِس لئے مشروع ہُوا
تا ہو مقصودِ وضو فوراً ادا

مصطفےٰ نے پوچھا اے پیارے بلال
میں جو جنت میں گیا کیا دیکھا حال

تجھ کو اُس جا پہلے پایا جلوہ گر
کس طرح پہنچا تو مجھ سے پیشتر

عرض کی اے بادشاہِ دوسرا
اور تو میں کچھ نہیں ہوں جانتا

پر وضو کرتا ہوں میں جس دم نیا
تب ہی دو رکعت بھی پڑھتا ہوں سدا

نماز گھر میں جانے اور باہر نکلنے کیوقت

یوں مروی ہے کہ فرمایا حکم نبی
تو مکاں سے اپنے نکلے جب کبھی

پڑھ لے دو رکعت کہ یہ دو نور تجھے
ہونگے نافع بد نکلنے سے ترے

ایسے ہی پڑھ جبکہ گھر میں تو گھسے
یہ بُرے آنسے رہیں گے تجھ سے

الغرض جو کام معمولی نہ ہو
ابتدا میں اُسکے پڑھ رکعات دو

ہے دوگانہ اک سفر سے پیشتر
اور گھر آنے کے وقت اخیر گھر

ہے دوگانہ ایسے ہی احرام کا
سب ہیں ماثور و فضل مصطفےٰ

بعض علما کا ہے یہ بھی مدعا
پہلے دو رکعت کیا کرنے ادا

نماز استخارہ

کرنا چاہے جب کوئی اک کام کو
اور نجانے اُس کے وہ انجام کو

اور نہ یہ معلوم ہو اُسکو ذرا
یعنے کرنا یا نہ کرنا ہے بھلا

تو یہ آنحضرت کا اُسکو حکم ہے
وہ پڑھے دو رکعتیں اے نیک پے

پہلی میں پڑھ بعد فاتحہ کافرون
دوسری میں قل ھو اللہ کے بدوں

جبکہ فارغ ہو تو مانگے یہ دعا
ہوگا القابل میں امر نیک کا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا
الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ
وَاٰجِلِہٖ فَقَدِّرْہُ لِیْ ثُمَّ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ
کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْہُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کَانَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یوں بھی آیا ہے کہ نام اس کام کا | | لے کے پڑھنی چاہیئے پھر یہ دعا

نماز حاجت

رک گیا جس شخص کا ہو کوئی کام
چاہیئے پڑھنی اُسے پھر یہ نماز
بارہ رکعت پڑھ ہر اک رکعت میں تو
اس سے فارغ ہو کے پھر سجدہ کرے
اور نہ ہو سکتا ہو اُسکا انصرام
حق کرے گا حل اور اُسکو سرفراز
فاتحہ اور کرسی و اخلاص کو
یہ دعا کامل یقین سے پھر پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَیْسَ الْعِزُّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ
وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ
ذِی الْعِزِّ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ

Marfat.com

عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اپنی حاجت یا شکر پھر باصدق دل
پس وہ انشاء اللہ ہو جائے قبول
راوی کہتے ہیں کہ یہ سچی دعا
تا نہ وہ اس کے ذریعہ سے کہیں

پڑھ اس میں معصیت ہو مشتمل
بارگاہِ حق سے کب جاتا ہے ٹل
بے وقوفوں کو نہ سکھلانا ذرا
مانگ بیٹھیں کوئی حاجت پر ترا

صلوٰۃ التسبیح

سرورِ دیں حضرت عباس سے
کیا میں دوں ہو بخشوا؟ کروں وہ عطا
اگلی پچھلی اور پرانی اور نئی
سب گنہ یہ بخشے گا کردگار
اور ہر اک رکعت میں اک الحمد ہو
اس کے ساتھ پندرہ بار اسے قرا

اس طرح اک روز فرمانے لگے
جس سے بخشے حق تمہاری ہر خطا
بھول کر، دانستہ، ظاہر اور چھپی
اور وہ یہ ہے تم پڑھو رکعات چار
پھر جو سورت چاہو تم اس کو پڑھو
اس طرح سے چاہیئے پڑھنا سدا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر یہی کلمات پڑھ رکوع میں
پھر پڑھو قومے میں بھی دس مرتبہ
سر اٹھا کر سجدے سے دس بار ہی
اور پڑھو جلسے میں پھر دس مرتبہ

چاہیئے دس بار پڑھنے باخشوع
پھر پڑھے سجدے میں بھی دس مرتبہ
اٹھتے ہی پھر وہ سر سجدے میں بھی
بس پھر بارہ یہ اب ہو گیا

Marfat.com

یوہیں بس ہر چار رکعت میں کرو
ہو سکے تم سے تو ہر روزہ پڑھو

ورنہ ہر جمعہ کے دن اک بار ہو
گر نہ ہو یہ بھی تو مہینے میں پڑھو

اور جو یہ کلمات اس تسبیح پر
ہوں اضافہ تو بہت ہوں خوب تر

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یہ نمازیں جو کہ نفلیں ماثور نہیں
وقت مکروہ میں یہ جائز نہیں

پر تحیۃ مسجد اور زینہ کی نماز
اور گہن کے نفل ہر دم ہیں جواز

بعض مکروہ وقتوں میں نفل وضو
پڑھتے ہیں سو ہیں ذرا یہ نیکخو

یہ نمازوں کا نہیں ہوتا سبب
بلکہ ہوتی ہے نماز اس کا سبب

اس لئے کرتے ہیں اہل دیں وضو
تا کریں طاعت وہ ہو کر پاک رُو

باب زکوٰۃ

ہے زکوٰۃ مال اک رکن رکیں
دین اور اسلام کی اے اہل دیں

پاک کر دیتی ہے یہ مومن کا مال
ہے زکوٰۃ اک چشمۂ بحر کمال

جا بجا قرآں میں آئی ہے صفات
آیا ہے اتوا الزکاۃ اتوا الزکاۃ

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو

ہے یہی ارشاد شاہِ کائنات
دین کی بنیاد ہے دیناز کات

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ محمد

Marfat.com

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ الخ

اُسکے بندے اور رسول ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا

اور نہیں رہتے ہیں جو اہلِ نصاب	حق میں اُن کے حق کا آیا یہ عتاب

آیت وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ

اور جو لوگ خزانے جمع کرتے ہیں سونے چاندی کے اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

پس اُن کو عذاب دردناک کی بشارت دو

کعبہ میں اک دن جناب مصطفےٰ	بیٹھے یوں فرما رہے تھے برملا
مجھ کو ہے سوگند ربِّ کعبہ کی	ہیں بڑے مستوجب نقصاں وہی
عرض کی بوذر نے اے مقصودِ کن	کون ہیں وہ تم یہ فرمایا سخن
پاس جن کے ہیں بہت اموال زر	پس وہی ہیں اہلِ خسران و خطر
ہاں مگر جو صدقہ دیتے ہیں مدام	دائیں بائیں آگے پیچھے صبح و شام
اونٹ گائیں بکریاں ہوں جتنے پاس	گر نہ دیں وہ اُن مواشی کی زکات
حشر میں وہ اُن کے چوپائے انہیں	مار کر سینگ اور کھُر زخمی کریں
ہو چکے جب تک نہ خلقت کا حساب	تب تلک وہ اُنکو پہنچائیں عذاب

میکند ویراں نمول خانہ معمورہ را
انگبیں سیماب باشد خانہ زنبورہ را

زکوٰۃ کے اقسام اور اُسکے واجب ہونے کے اسباب کا بیان

ہے زکوٰۃ اس مالکِ اموال پر	سال کامل گذرے جس کے مال پر
پورے دو سو پر ہیں پنج درہم زکوٰۃ	اور نہیں دو سو درم سے کم زکوٰۃ

Marfat.com

یعنی سب کا حصّہ ہو چالیسواں
یعنی وہ مال تجارت اے جناب
اور دفینہ اور معدن کی زکوٰۃ
ہر مسلمان صاحب مقدور پر
اور جو پیداوار ہو قسم خدا
پانچ ہوں جب اونٹ ہے اُنپر زکاۃ
تیس ہوں جب گائے یا بھینس اِیچناں
بھیڑ بکری جب ہوں چالیس آگتا
گر برابر مال کے ہو قرضدار
اِن مسائل کی فروعات کثیر
فقہ میں چرچا نہیں جس بات کا
شیخ سے پوچھی مریدوں نے یہ بات
بولے اوروں پر تو اے نیکو شیم
لیک ہمپر ڈھائی کا رکھنا ہے پس
حضرتِ بوبکر تھے اصلِ سخا
اور عمر فاروق نے بھی نصف مال
مصطفےٰ نے پوچھا جو صدیق سے
پس یہ فرمایا کہ اللہ و رسول
پھر عمر سے آپ نے پوچھا یہی
جسقدر باقی رہا ہے مال و زر
پس یہ فرمایا کہ اے فرخندہ پے

اور تجارت سے بھی دو چالیسواں
جس کا چاندی کے برابر ہو نصاب
پانچواں حصّہ ہے اے عالی صفات
فطر کا صدقہ ہے واجب سر بسر
عشر اس میں شرع سے واجب ہوا
پانچ سے کم پر نہیں اے نیکذات
تب زکوٰۃ اُنپر ہے بی ریب و گماں
اُن پہ تب ہوگی زکوٰۃ الّا فلا
کچھ زکوٰۃ اُس پہ نہیں ہے زنہار
فقہ میں لکھی ہیں اے رشد ضمیر
اس کا لکھنا ہے ہمارا مدعا
سو درم پر کتنی ہوتی ہے زکوٰۃ
سو درم پر ہوتی ہیں ڈھائی درم
باقی دیدیتے ہیں سارے بے ہوس
دے دیا راہِ خدا جو کچھ کہ تھا
راہِ حق میں دے دیا بے قیل و قال
تم نے کیا چھوڑا ہے کہنے کے لئے
کافی ہے اُن کیلئے باقی فضول
عرض کی اے سیّدی و مُرشدی
واسطے کہنے کے چھوڑا سر بسر
فرق بھی اتنا ہی تم دونوں میں ہے

۱۲ منہ ۔ فرق ہے کہ زکوٰۃ مال تجارت میں قیمت لگائی جاتی ہے اور عشر میں نہیں لگائی جاتی ۔ منہ

Marfat.com

آیات زکوٰۃ کے وجوب کی علت کو بیان کرتے

مال و دولت چونکہ ہے محبوب دل
ساری مخلوقات کی ہے مرغوب دل

ہے یہ معشوق و عزیز و جانِ جان
ہے یہ منظورِ دلِ پیر و جوان

اس لئے تصدیقِ دعویٰ کیلئے
اور ثبوتِ فضل اعلیٰ کیلئے

مال کو دل سے جدا کرنا پڑا
امتحاں یوں حق نے بندوں کا لیا

یعنی تم کو جو ہے منظور و منظر
اُس کو میری راہ میں دو سر بسر

آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے بعوض اس کے کہ انکے لئے جنت ہے

مال اور جاں کے عوض اے مومنیں
ہم نے بیچا گلشنِ خلد بریں

اسلئے جو لوگ دیتے ہیں زکات
تین قسموں کے ہوئے وہ خوش صفات

ایک تو وہ ہیں جنہوں نے اپنا مال
کر دیا صدقہ براہِ ذوالجلال

جو کچھ آیا دے دیا وہ بے حساب
جمع وہ ہوتے نہیں دیتے نہ تھاہ

جن کا پہلے کچھ یہاں ہم لکھ چکے
یعنی جیسے حضرتِ صدیق سے

دوسرے جو ہیں وہ ہیں کچھ ان سے کم
صاحبِ دولت ہیں اور اہلِ کرم

ہر گھڑی خیرات کے اوقات کو
تا کتے رہتے ہیں وہ فرخندہ خو

اُن پہ واجب ہوتی تھی جب دم زکوٰۃ
دیتے ہیں خوش ہو کے وہ عالی صفات

جمع بھی کرتے ہیں کھاتے بھی ہیں وہ
راہِ مولا میں لٹاتے بھی ہیں وہ

صرف مقدارِ زکوٰۃ مال پہ
بس نہیں کرتے ہیں وہ عالی نگہ

بلکہ دیتے رہتے ہیں صدقہ بھی
حسبِ موقع کرتے ہیں خیرات بھی

Marfat.com

ایسے ہی دیتے تھے فتویٰ برملا
یعنی ہوتے ہیں زکوٰتوں کے سوا
پوچھی شعبی سے کسی نے جو یہ بات
آپ نے فرمایا ہاں ہاں اور ہیں

شعبی و نخعی مجاہد اور عطا
مال میں اکثر حقوقِ اقربا
مال میں حق اور بھی ہیں جز زکوٰۃ
اور پڑھیں آیہ میں چند آیتیں

آیت وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی آیت و
اور دیا مال اس کی محبت پر اہل قرابت کو اور یتیموں کو اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ
خرچ کرو اس سے جو تم کو رزق دیا گیا

جس گھڑی مفلس کو دیکھے مالدار
جو ضرورت اسکی ہو پوری کرے

ہاں پہ واجب ہے کہ حسبِ اقتدار
گونہ ہو مالِ زکوٰۃ اے نیک پے

داغِ محرومی منہ پہ پھیرۂ اہلِ سوال
نورِ استحقاق گو در جبہۂ سائل مباش

مذہبِ اسلام میں یہ ہے زبوں
بلکہ وا مردِ تونگر ہے یہی

بے نوائی سے تلف مفلس ہو یوں
جو کہ ہو ہر اک کے دینے میں سخی

کریماں با تونگر ہم باحساں پیش می آیند
نباشد چشم بر ساماں دریا ابر نیساں را

تیسرے وہ لوگ ہیں درجہ میں کم
صرف ادا کرتے ہیں وہ فرضی زکوٰۃ
اس سے بیش و کم نہیں دیتے ذرا
اب بیاں ہوتے ہیں آدابِ زکوٰۃ

مال کا جو کھاتے ہیں دن رات غم
اور غنیمت جانتے ہیں اس میں یہ بات
کرتے ہیں مثلِ بخیلاں اکتفا
ان کو سمجھیں خوب اربابِ زکوٰۃ

Marfat.com

آدابِ اوّل

ہو ادا کا وقت جب بہرِ زکوٰۃ
پہلے اس سے کر ادائے نیکذات

اشتمالِ امر کی رغبت تمام
ہو تمہارے دل میں پیدا لاکلام

دیر بیشک گر کچھ ہوں دو سانسیں
دیر کرنے میں بہت ہیں آفتیں

ایک نیکی گر کرے تو دیر گاہ
لامحالہ اس سے ہو تجھ کو گناہ

بلکہ جب پیدا ہو دینے کا خیال
جان لے اسکو غنیمت بے ملال

اس کو تو انعام ربّی جان لے
جس نے ڈالی خیر یہ دل میں تیرے

ورنہ اس نیت کے ہوتے ساتھ ہی
جھٹ اتر تا دل پہ ہے شیطان بھی

روکتا ہے خیر سے وہ بدگہر
مفلسی کا ڈالتا ہے دل میں ڈر

اس لئے دل پر گذرنا خیر کا
جان لو تم اک غنیمت بے بہا

ماہِ رمضان میں مقرر ہو زکوٰۃ
تو نہایت ہی مبارک ہے یہ بات

خوبیاں اس کے لئے ماہِ صیام
رحمتیں نازل ہیں جس میں صبح و شام

ہے اسی میں اترا قرآن مجید
ہے شبِ قدر اس میں اور بعد اسکے عید

اس مہینے میں جنابِ مصطفےٰ
راہِ حق میں دیتے تھے سب کچھ لٹا

آدابِ دوم

چاہیے نیت چھپا کر دیں زکوٰۃ
تا نہ ہو اس میں نمودار کی بات

افضل الصدقہ جہد المقل الی فقیر فی سر

افضل صدقوں کا یہ ہے کہ مفلس محنت کر کے کسی فقیر کو خفیہ دے

اور یہ ہے ارشادِ پاکِ مصطفےٰ
حشر میں سایہ نہیں ہوگا ذرا

Marfat.com

لیکن اس گرمی میں بی تکلیف و درد
عرش کے سایہ میں ہوں گے سات مرد

ایک ان میں سے وہ ہوگا پارسا
جس نے پوشیدہ دیا صدقہ سدا

اسطرح سے دیں کہ دہنے ہاتھ کی
ہو نہ بائیں کو خبر اے متقی

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ
چھپا کر دی ہوئی خیرات اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے

خاص فرماتا ہے علام الغیوب
جس سے دنیا ہی محتاج نکو خوب

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اور اگر تم اُس کو (یعنی زکوٰۃ کی) چھپا کر محتاجوں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے

اور دکھلا کر جو دیتا ہے کوئی
ہے طلب اس میں ریا و جاہ کی

اس لئے فرماتے ہیں خیر الانام
خفیہ کرتا ہے جو بندہ کوئی کام

نام اس کا قادر و قیوم و حی
کچھ اس فہرس میں جو پوشیدہ دی

گر کوئی بندہ کرے ظاہر میں کام
دفتر ظاہر میں لکھے اس کا نام

اور اگر اُس کو کوئی افشا کرے
نام اُس کا دونو دفتر سے گرے

کرتے ہیں وہ اپنی جس نیکی پہ ناز
دور کر دیتا ہے اس کو بے نیاز

کرتے تھے اکثر بزرگان کرام
خفیہ دینے میں یہاں تک اہتمام

لینے والا دینے والے کو ذرا
ہو نہ جانے کون مجھ کو دے گیا

اس لئے بعضے سخی سچ چھپے
وسیلہ نابینوں کو اکثر تھے کیے

راہ میں فقرا کے بعض اہل کرم
رکھ کے چھپ جاتے تھے دیتا رو دم

بعض اس کے بیچنے کی جا سے پر
رکھ کے چلتے تھے چلے سے ادھر

ف۱ حق بتشدید یا اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ اگر اسکو بتخفیف پڑھا جائے تو کلمہ ہے "کہ" ساتھ اس کا قافیہ ٹھیک ہو جاتا ہے جیسے کہ سعدی نے کہتے ہیں ؎ چہ کم گردد اگر صد فرشتہ پے نذر شیخ بدرگاہ حق ۱۲ (عرشی)

Marfat.com

تا نہ اُن کو دیکھ کر شرمائیں وہ
بعض محتاجوں کو سونا دیکھ کر
اور بعضے دوسروں کے ہاتھ سے
اسلئے کرتے تھے بعض اہل سہیب
دینے والے کو ہو جب شہرت پسند
صدقہ دینا بخل کی ہے اک دوا

بے تکلف جو دیا ہے پائیں وہ
باندھ دیتے تھے گرہ میں مال وزر
بھیجتے تھے پاس کچھ محتاج کے
تا بچائیں اپنی جاں از قہر رب
لغو ہے اسکا عمل اے ارجمند
شوق شہرت بخل سے بھی ہے بُرا

آداب سوم

اوروں کی رغبت جہاں منظور ہے
چاہیئے دینا وہاں ظاہر زکوٰۃ
چاہیئے رہنا ریا سے دُور دُور
بے ریا اظہار میں خدشہ نہیں

اور دینے کا بھی کچھ مقدور ہے
پر ریا کی کچھ نہ آئے دل میں بات
تا نہ صدقہ ہو خراب اے باشعور
صاف ہے ارشاد رب العلمین

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ
اگر ظاہر دو تم صدقہ کو پس اچھا ہے وہ

یہ اُسی جا ہے کہ مجمع میں کہیں
یا کہ ہو ظاہر میں کوئی نفع اور
تب نہیں خوف و خطر اس میں ذرا

مانگ بیٹھے سائل اندوہگین
پر ریا سے اُسکا کچھ بگڑے نہ طور
جیسے قرآں میں ہے فرمان خدا

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپے اور ظاہر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو اُن کا

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ملے گا

Marfat.com

آداب چہارم

اُن پہ احساں رکھ کے یا پہنچا کے دکھ — صدقہ کو ضائع نہ کر اے نیک مرد

لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

باطل نہ کرو اپنی خیراتوں کو احسان رکھ کر اور اذیت پہنچا کر

کہتے ہیں عالم اُسے مَنّ و اَذیٰ — دیکھے فقرا کو جو بن بیٹھے بڑا

دے کے فقرا کو کرے فخر و غرور — اور انہیں سمجھے ذلیل و بے شعور

یا اُسے فاضل بھی سمجھے وہ مگر — اِک بھکاری اور گداگر جان کر

عزت و توقیر اُس کی دے گرا — سمجھے اپنے آپ کو اس سے بڑا

یا عوض ہیں اس سے کوئی کام لے — یا فقیری کا اُسے کچھ طعنہ دے

یا کہ احسان رکھے اس محتاج پر — یعنی میں نے اُس کو بخشا سیم و زر

چاہیئے حالانکہ احسانِ فقیر — اپنے اوپر جاننا اے خوش ضمیر

یعنی مجھ پر حق جو تھا اللہ کا — چونکہ اب مجھ سے وصول اُس نے کیا

اس کے باعث ہو گئی میری نجات — چھٹ گیا دوزخ سے دیکر میں زکوٰۃ

اور اگر مثلاً نہ کرتا یہ قبول — تو میں رہتا اس میں محبوس و ملول

اِس لئے زیبا ہے یہ اے جانِ من — جاننا محتاج کا احسان و منن

اُس نے اپنے ہاتھ کا حیلہ کیا — اور لیا بندوں سے حق اللہ کا

کیونکہ محتاجوں کا ہاتھ اے نیکنام — ہے خدا کے ہاتھ کا قائم مقام

حدیث اِنَّ الصَّدَقَةَ تَقَعُ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِيْ يَدِ السَّائِلِ

صدقہ فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پیشتر — خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے

پس یہی جانے کہ میں حق آلہ — دیتا ہوں اللہ کو بے اشتباہ

Marfat.com

لیتا ہے یہ شخص اللہ کا دیا
پھر بھلا اس پر مرا احسان کیا

چونکہ دافع بخل کی ہے یہ زکوٰۃ
کس طرح پھر اسمیں ہو احساں کی بات

بلکہ یوں سمجھے کہ میں اسکے سبب
ہو گیا ہوں بخل سے محفوظ اب

پھر تو یہ نادار و محتاج و فقیر
خود مرا محسن ہے اور یار و نصیر

اور جو بہر شکر دولت دے زکوٰۃ
تو بھی کچھ اسمیں نہیں احساں کی بات

کیونکہ محتاجوں کو دینے کے سبب
دے گا افزوں مال و دولت اسکو رب

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر کروگے تو میں تم کو زیادہ دونگا

صدقہ دینے سے اگر ہو یہ غرض
یعنی میں محتاج سے کچھ لوں عوض

یا خوشامد میری یہ کرتا رہے
یا دعا گو یہ سدا میرا رہے

یا کرے جی کھول کر مدح و ثنا
یا کہ تعظیم و ادب لائے بجا

پس یہ باتیں ساری ہیں من و اذیٰ
کرتی ہیں صدقہ کو باطل مطلقاً

کوئی محتاجوں کو مت سمجھے حقیر
اور نہ اپنے آپ کو جانے امیر

ہے فقیروں کی وہ اک شانِ عجیب
جو تونگر کو نہیں ہوتی نصیب

پہلے داخل ہونگے جنت میں فقیر
پانسو سال ان سے پیچھے ہوں امیر

اس لئے فرما رہے تھے مصطفےٰ
رب کعبہ کی قسم کھا کر صفا

سب سے نقصاں میں ہیں افزونتر وہی
جو تونگر ہوں زیادہ اور غنی

پھر کوئی کیونکر فقیروں کو بھلا
سمجھے سب ذلت و مسکینوا

بلکہ دیکھو شانِ ربِّ کردگار
کر دیئے فقرا کے خادم مالدار

محنتوں سے زر کمائیں مالدار
سعی و کوشش سے بڑھائیں مالدار

پھر خدا کا ان کو یوں فرمان ہو
مال میں سے اپنے محتاجوں کو دو

Marfat.com

کس مشقت سے کماتے ہیں امیر
کیسے مفتا مفت کھاتے ہیں فقیر

اس لئے بعضے تونگر نیک ذات
سامنے رکھ کر فقیروں کے زکوٰۃ

عرض کرتے جوڑ کر وہ ہر دو کف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

بعضے دے آتے تھے گھر محتاج کے
تا نہ خود آنے کی ہو تکلیف اُسے

اکثر ایسے تھے سخی عالی گہر
پیش کرتے رکھ کے صدقہ ہاتھ پر

تا فقیر اُسکو اٹھائے ہاتھ سے
اور اسی کا ہاتھ بھی اونچا رہے

ام سلمہؓ اور جناب عائشہؓ
بھیجتیں خیرات جب پیش گدا

کہتیں خادم سے جو کچھ بولے فقیر
جس دعا سے اپنا منہ کھولے فقیر

یاد رکھنا اور کہنا ہم سے تو
پھر وہ کہنا آن کر جب مو بمو

پس وہی کلمات فرماتیں ادا
اور دیتی آپ ویسی ہی دعا

کہتی تھیں بدلا دعا کا ہے دعا
تا رہے صدقہ ہمارا یوں بچا

پس دعا کی بھی تمنا زینہار
رکھتیں سائل سے نہ وہ عالی وقار

یہ دعا بھی چونکہ ہے بدلہ کا طور
پس دعا بدلے دعا کے دو بفور

آداب پنجم

تھوڑا جانے اپنے دینے کو ضرور
کیونکہ افزوں جانتا ہے اک عزو

جس قدر طاعات کو سمجھے قلیل
اسقدر ہی پیش خالق ہوں جلیل

اور گنہ کو جس قدر جانے صغیر
پیش حق اتنا ہی وہ ہوگا کبیر

پس یہ سمجھے میں نے جو کچھ ہے دیا
دسواں یا چالیسواں حصہ ہی تھا

میرے سارے مال ہی تو ہے یہ کم
کیا بھلا اس کم پہ میں نا ندھوں بھرم

وہ بھی تو اک لوگ تھے جو سارا مال
بانٹ دیتے تھے براہِ ذوالجلال

Marfat.com

سامنے اُس کے یہ سب میری زکوٰۃ
فی الحقیقت ہے بہت ادنیٰ سی بات

اس فدا اسی بات کی تعمیل پہ
کس لئے نازاں ہوں میں کوئی نظر

اور اگر دے ڈالے کوئی سارا مال
تو بھی اَدھے تَرکرے اسکو خیال

اور یوں سمجھے کہ یہ مال اور زر
میرے پاس آیا کہاں سے اِسقدر

بلکہ تھا سب مال یہ اللہ کا
پس اسی کے پاس پہونچا جس کا تھا

اور خصوصاً جب دیا اس قصد سے
تاکہ ہم کو مرضیِ مولا ملے

دیکھیں سیر جنت الفردوس ہم
دِن قیامت کے نہو رنج و الم

پس ملیں جس کے عوض یہ رحمتیں
جس کے باعث پائیں ایسی دولتیں

سامنے اِن سب کے وہ مالِ قلیل
ہے نہایت بے حقیقت اور ذلیل

تم نے تھوڑا سا دیا راہِ خدا
اور بہت سا پاس اپنے رکھ لیا

کچھ تو شرماؤ ذرا اے بیتمیز
بخل سے روکی ہے حق کی چیز

جس طرح کوئی کسی انساں کے پاس
سوزرم رکھے امانت بے ہراس

پھر جو وہ مانگے تو دے اسکو بچاس
اور باقی نصف رکھے اپنے پاس

پھر جب اس خائن سے ہو اسکا سوال
نادم اور شرمندہ ہوگا وہ کمال

ایسا ہی سب مال ہے اللہ کا
اور پسند اسکو ہے سب دے ڈالنا

پر نہیں سب دینے کا حکم اس لئے
تا نہ مشکل ہو تمہیں اے نیک پے

فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

پس مبالغہ کرے گا سوال کرنے میں تو تم بخل کرو گے

آداب ششم

صدقہ دینا ہے وہی سرخوب تر
جو حلال و عمدہ ہو اور خوب تر

Marfat.com

پاک ہے اللہ دو تم پاک مال
تاکہ ہو مقبول پیشِ ذوالجلال

ہے یہ ارشادِ خدا اے نیک خو
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

مشتبہ ہو مال اگر یا ہو خراب
تو ادب سے ہے بعید اور ناصواب

کیونکہ یہ اپنے لئے رکھتا ہی خوب
اور خدا کا حصّہ رکھا پُر عیوب

اس لئے ہے حکم ربِّ کائنات
مومنوں کو اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ

آیت وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ

اور کرتے ہیں نذر خدا اس چیز کو جو اپنے لئے بُرا جانتے ہیں ان کی زبانیں جھوٹ بناتی ہیں کہ

لَھُمُ الْحُسْنٰی لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ

ان کے لئے خوبی ہے واقعی ان کے لئے آگ ہے

یوں بھی آیا ہے حدیثوں میں ہم
لاکھ درموں سے ہے اچھا اک درم

یعنی اک درہم جو ہو پاکیزہ تر
لاکھ درہم سے ہے بہتر سربسر

اس لئے خود ہے یہ حکم کبریا
اُن کے بارہ میں پڑھو آیت ذرا

آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّا

اے ایمان والو خرچ کرو اچھی چیزیں اپنی کمائی میں سے اور جو

اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ

ہم نے نکالدیا تمہارے لئے زمین میں سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ

نہ لوگے مگر جو آنکھیں بند کرلو

آداب ہفتم

اپنا صدقہ ایسے نیک انساں کو دے
جس سے صدقہ کو بھی کچھ رتبہ ملے

ہر کسیکو دے نہ اے فرخندہ خو
اسمیں دیکھے چھ صفت جبتک نہ تو

Marfat.com

یعنی جس میں پائی جائے ایک بھی | اُس کو دینا چاہیئے اے متقی

صفت اوّل

ایسے انسانوں کو دے اے ہوشیار | جو کہ ہوں پرہیزگار و دیندار
اور ہوں بیزار دنیا سے کمال | صرف عقبیٰ کا وہ رکھتے ہوں خیال
کیوں کہ ہے اسطرح ارشاد نبی | تو کھلا کھانا اوسے جو ہو تقی

حدیث لَا تَاْكُلْ اِلَّا طَعَامَ تَقِيٍّ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

تو اس کا کھانا کھا جو پرہیزگار ہو | اور تیرا کھانا وہی کھائے جو پرہیزگار ہو

تو کھلا اُسکو کہ جو ہو متقی | دوسرے کو مت کھلانا تو کبھی
متقی کا کھایا گر کھائے تو | غیر کا مت کھایو اے نیک خو
کیونکہ گر کھائے تیرا پرہیزگار | ہو مدد تقویٰ پہ اُسکو آشکار
تو بھی ہوگا اسکی طاعت میں شریک | کیونکہ ہے اسکی حمایت میں شریک
بعض عالم صوفیوں کے واسوا | غیر کو دیتے نہ تھے صدقہ ذرا
اُن سے پوچھا ایک نے اے محترم | عام مسکینوں پہ کر کیجے کرم
ہے گروہ خاص سے بہتر یہ بات | تب وہ فرمانے لگے اے نیکذات
خاص ہیں یہ سالکِ راہِ ہدیٰ | ان کی ہمت جمع ہے بہرِ خدا
ان کو کچھ تکلیف ہو فاقے کی جب | ہوتی ہے ہمت پریشاں انکی تب
اِن کے دل کو دے کے صدقہ ہم اگر | کر دیں مائل سوئے حق اور تازہ تر
تو یہ بہتر ہے کہ ان صدقہ کو دیں | خواہش دنیائے فانی ہو جنہیں

بادشاہی خدمتِ دلہائے پاکاں کردن است
ہر کہ خاکِ پائے ایشاں شد سر تاج ما

Marfat.com

صفت دوم

جس کو صدقہ دو وہ اہلِ علم ہو
علم افضل ہے بہت طاعات سے
حضرتِ ابنِ مبارک نیک خو
اُن سے یوں پوچھا کسی نے ایکبار
تب یہ فرمانے لگے وہ متقی
پس اگر تکلیف سے عالم کا دل
علم کی مہلت نہ ہوگی اُسکو تب
ان کے دینے میں یہی ہیں حکمتیں

تا مدد ہو علم پر اے نیک خو
علم اکمل ہے بہت خیرات سے
دیتے صدقہ خاص اہلِ علم کو
عام کو تم دو تو بڑھ کر ہو ثواب
ہے نبوت سے ورے درجہ یہی
ہو کسی حاجت میں اپنی مشتغل
ہوگا تعلیم و تعلم سلب سب
علم کی فرصت ہے ملجا فی انہیں

صفت سوم

یا ہو بیچارہ کوئی مستور حال
اور شکایت اپنے رنج و درد کی
یا کہ تھا اہلِ مروت وہ کبھی
پھر بھی اب تک اسکی عادت ہو وہی
جسطرح سے تھے مہاجر لوگ سب

اپنی حاجت کو چھپاتا ہو کمال
وہ نہ کرتا ہو زیادہ تر کبھی
لٹ چکی ہو اُسکی سب دولت ابھی
وضع سے اپنی نبہائے زندگی
جن کے بارہ میں ہے یہ فرمانِ رب

آیت یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ

بے خبر آدمی اُن کو غنی سمجھتا ہے اُن کے سوال سے بچنے کے سبب سے تو ان کو اُنکی نشانیوں سے

لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۝

پہچانتا ہے وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے

Marfat.com

جاہل انکو جانتے ہیں اغنیاء
کیونکہ لوگوں سے وہ فرخندہ خصال
ہیں جو ذی عزت پراگندہ معاش
در بدر جو کرتے پھرتے ہیں سوال

اور وہ ہیں حالانکہ بے برگ ونوا
کچھ مصر ہو کر نہیں کرتے سوال
ایسے لوگوں کی رکھو ہر دم تلاش
اُن سے افضل ہیں وہی ستور حال

صفت چہارم

یا کہ ہو وہ مفلس وصاحب عیال
یا کسی تکلیف میں ہو مبتلا

یا مرض سے اور الم سے پائمال
جن کے بارہ میں یہ آیت ہے صفا

آیت لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا
صدقہ اُن محتاجوں کے لئے ہے جو اٹک رہے ہیں خدا کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے
فِي الْاَرْضِ
مُلک میں

صفت پنجم

یا قریبی ہوں وہ رشتہ کے عزیز
اِک تو ان کو دینا صدقے کا بھی ٹھیک

جو کہ ذی الارحام ہیں اے باتمیز
ساتھ ہو پیوند رشتے کا بھی ٹھیک

کہتے ہیں حضرت علیؑ ذوالکرم
بیس درہم کی مجھے خیرات سے
اور اگر ایسا ہو کوئی نیک حال
پھر تو گویا نعمت عظمیٰ ہے وہ
اپنا بھی بار امانت ہو خفیف

رشتہ داروں کو جو دوں میں اکدرم
بہتر و خوشتر ہے اس فرخندہ پے
جن میں ان وصفوں سے بڑھکر ہو کمال
اور بیشک دولت افضل ہے وہ
اور خوش ہو جائے اِک مرد شریف

Marfat.com

جس کی ہمت اور دعائے پاک سے | اپنی کشتی بھی کنارہ پر لگے

زکوٰۃ لینے کا کون مستحق ہے؟

پائی جائیں جس میں مذکورہ صفات | پس اسی کو چاہیئے لینی زکات
اور اس آیت میں ہیں جنکی صفات | ان کو بھی جائز ہے لے لینا زکات

آیت اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ

صدقے دینے چاہئیں فقیروں کو اور مسکینوں کو اور صدقات کے وصول کرنے والوں کو اور ان کو

قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

جن کا دل ملانا مقصود ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالوں کو

اُس کو کہتے ہیں فقیر اے خوش سیر | پاس جس کے کچھ نہیں ہے مال و زر
اور کمانے سے بھی وہ لاچار ہو | مفلسی سے اسکی حالت زار ہو
پس غذا ہو ایک دن کی جسکے پاس | ہو پہننے کیلئے حاصل لباس
وہ نہیں ہرگز فقیر و بینوا | بلکہ وہ مسکین[1] ہے اے پارسا
آدھے دن کی پاس ہو جسکے غذا | وہ بھی ہے بیشک فقیر و بینوا
کرتا ہو پاجامہ اور ٹوپی نہ ہو | تو بھی ہوگا وہ فقیر اے نیک خو
اور اگر وہ شخص عالم ہو بڑا | پیشہ اسکو علم سے ہو دلکشا
اس کا بھی ہوگا فقیروں میں شمار | اسکی قدرت کا نہیں کچھ اعتبار

[1] فقیر و مسکین کی یہ تعریف اس تعریف کے برعکس ہے جو عامہ اہل لغت و اہل فقہ کی ہے۔ وہ تعریف یہ ہے۔ فقیر درویش است کہ قوت یکروزہ و کفاف عیال داشتہ باشد و مسکین آنکہ ہیچ نداشتہ باشد (منتخب)، فالفقیر من لہ اد نی شئ و المسکین من لاشئ لہ (قدوری) اور یہ فرق تعریف فرق مذہب پر متفرع ہے چنانچہ وقال الشافعی رض الفقیر من لا مال لہ، والمسکین من لہ مال وقال ابو حنیفۃ رض الفقیر احسن حالا من المسکین ۱۲ تفسیر خازن (عرشی)،

Marfat.com

کہتے ہیں مسکین اُسے اے ذی ہمم
جس کی آمد خرچ کو کافی نہ ہو
پس یہ ممکن ہے کہ مسکیں ہو بشر
اور کبھی رسّی کلہاڑی کے سوا
اور جو ہو اک مختصر رہنے کا گھر
یا کتابیں بھی جو ہوں عالم کے پاس
ان کے ہونے سے یہ لوگ اے متقی
بعد ازاں ہے مستحق وہ قرضدار
یا امورِ شرع میں قرضہ لیا
فعل ناجائز میں گر ہے قرضدار
ہاں اگر توبہ کرے وہ نیکذات
اور مسافر جو ہو مفلس تنگ تر
اس قدر دو تا کہ پہنچے گھر تلک
ایسے ہی غازی وغیرہ کی ہے بات
ہو چکا یہ فرض صدقے کا بیاں

خرچ جس کا ہو بہت آمد ہو کم
جس کا مرہم زخم کو شافی نہ ہو
ہو درم دینار سے بھی بہرہ ور
کچھ نہ ہو پاس اس کے باقی مطلقاً
اور ضروری مال و اسباب دگر
ہیں جو تعلیم و تعلم کی اساس
مسکنت سے ہو نہیں سکتے بری
امرِ طاعت میں لیا جس نے اوڑھا[1]
مفلسی سے ہو نہ سکتا ہو ادا
تو نہ دے اسکو زکوٰۃ اے ہوشیار
اس کو دینا چاہیئے بیشک زکوٰۃ
پر نہ قصدِ معصیت سے ہو سفر
اور دعائیں دے تمہیں بے ریب و شک
مستحق ہیں وہ بھی ان کو دو زکوٰۃ
ہوتا ہے اب نفل صدقہ بھی عیاں

تھا جو اس صدقے کا یہ صدقہ ردیف
ہے ضروری اس کا بھی ذکرِ شریف

[1] قرضدار اور مستحق زکوٰۃ کی یہ تعریف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔ عینی شرح کنز میں غارم کی تعریف میں لکھا ہے وقال الشافعی ھو من تحمل غرامۃ فی اصلاح ذات البین واطفاء النائرۃ بین القبیلتین ولو کان غنیا۔ اور کتب فقہ حنفیہ میں غارم کے معنی عام قرضدار کے ہیں والغارم من لزمہ الدین ۱۲ قدیری (عرشی)

Marfat.com

ذکر صدقہ نفل

حدیث اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

آگ سے نجات پانے کا سامان کرو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے ہو اگر اتنا بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات ہی کے

آگ سے بچ جاؤ گے تم سر بسر
اور اگر یہ بھی نہ ہو تو نیک بات
آچکا ہے یوں بھی ارشاد رسول
صدقہ جو دیگا معاش پاک سے
پالتا ہے اُس کو حق اسطرح سے
پھر ترقی کرتا ہے وہ صبح و شام
تھا ابوذرؓ کو یہ ارشاد نبیؐ
اُس کے اندر شور با افزوں کرو
آئے ستر در سے گر کوئی بلا
دے دو سائل کو ہو گرچہ اس قدر
کہتے ہیں یوں حضرت عیسیٰ نبی
پس فرشتے سات دن تک اسکے گھر
سید کونین کے دو کام تھے
ایک تو آب وضو وقت عشا
دوسرے سائل کو اپنے آپ ہی
عائشہ صدیقہ نے خود ایک بار
اپنا کرتا ویسے ہی رکھا پھٹا

آدھا خرما بھی کسیکو دو اگر
مُنہ سے بولو تاکہ ہو تم کو نجات
صدقۂ طیّب ہی ہوتا ہے قبول
ہاتھ دہنے میں اُسے اللہ لے
تم بچھیرے کو ہو جیسے پالتے
اور ہو کوہ احد کا سا تمام
تم پکاؤ گوشت جب اے متقی
اپنے ہمسایوں کو تا بچھ دے سکو
صدقہ ہر در کو ہے اسکے روکنا
جس قدر ہوتا پرندے کا ہے سر
پھیر دے سائل کو خالی جو کوئی
اپنا سایہ بھی نہ ڈالیں سر بسر
آپ دینے جن کو خود انجام تھے
خود ہی ڈھکنے خود ہی پھیر لیتے اُٹھا
دیتے تھے دست مبارک سے نبیؐ
کر دیئے صدقہ درم پنجاہ ہزار
جس میں تھے پیوند ٹانکے جا بجا

Marfat.com

ایک عابد نے بصد شوق و ہوس
کی خدا کی بندگی ستّر برس

اتفاقاً کچھ ہوا اُس سے گناہ
سب عمل جس سے ہوئے اُسکے تباہ

پھر وہ اِک مسکین پر گذرا کبھی
اور اُسے صدقے کی روٹی ایک دی

پس خطا اُس کی خدا نے بخشدی
پائے ستّر سال کے اعمال بھی

اور وہ یحییٰ بن معاذ نیک ذات
اِسطرح صدقات کی کرتے ہیں بات

وزن میں دانہ کوئی ایسا نہیں
جو پہاڑوں کے برابر ہو کہیں

لیک وہ صدقے کا دانہ ہو ضرور
ہوتا ہے بڑھ کر جو مثلِ کوہِ طور

کہتے ہیں حضرت عمر اہلِ صفا
فخر باہم سارے عملوں نے کیا

صدقہ بولا سب سے ہوں میں ہی بڑا
سب سے بڑھکر میں ہوں منظورِ خدا

اور عبید بن عمیر خوشخصال
اِسطرح فرماتے ہیں صدقے کا حال

حشر میں جب آئیں گے اہلِ قبور
بھوکے پیاسے ننگے ہونگے سب ضرور

جس نے کچھ لِلّٰہ دیا ہوگا طعام
ہوگا وہ البتہ سیر و خوش مقام

جس نے پیاسے کو پلایا پانی ہاں
اوسکو حق سیراب کردے گا وہاں

جس نے ننگے کو کوئی کپڑا دیا
اوسکو پہنائے گا اُسدن کبریا

ایک دلّال ایک لونڈی خوش لباس
آبا لے کر حسن بصری کے پاس

آپ نے یوں اوسکی قیمت میں کہا
تین درہم پر بھی تو راضی ہے کیا

وہ لگا کہنے نہیں صاحب نہیں
آپ بولے خیر لے جاؤ کہیں

کیونکہ حوروں کی تو قیمت میں خدا
پیسے اور لقمے پہ بھی راضی ہوا

بیان پوشیدہ و ظاہر صدقہ دینا

یہ بھی ہے اک اختلافی مسئلہ
صدقۂ خفیہ خوب ہے یا بر ملا

Marfat.com

پس عیاں کرتے ہیں ہم دونوکی شاں | | پھر کریں گے امرِ حق کا بھی بیان

فوائد اخفاء

خفیہ میں اِک یہ ہے نفع دلپذیر | ذلت وخواری سے بچتا ہے فقیر
ظاہر لینے میں ذلت ہے ضرور | چاہیئے مومن کو ہو ذلت سے دُور
بعض علما کو اگر خفیہ کہیں | کوئی دیتا لیتے تھے ورنہ نہیں
اور فرماتے کہ لینا بر ملا | علم و علماء کی ہے ذلت ظاہرا
چونکہ افضل صدقہ دینا ہے خفی | اِس لئے افضل بھی لینا ہے خفی
خفیہ دینا بھی اسی دم ہو سکے | جبکہ لینے والا بھی خفیہ کرے
اور جو لینے والا کر دے بر ملا | دینے والے کا کھلے حال اور پتا
خفیہ لینا اس لئے افضل ہوا | ہے یہی اسکا سبب اے باصفا
یا ہو مانع اسکے دینے سے کوئی | یعنی مت وہ اسکو یہ تو ہے غنی
یا کوئی ہم پیشہ ہو اُس کا وہاں | وہ حسد کرنے سے پائیگا اماں

فوائد اظہار

ایک تو جیسا حقیقت میں وہ تھا | ویسا اپنے آپ کو ظاہر کیا
اُس نے دھوکے سے بچایا خلق کو | اور ریا سے خود بچا وہ نیک خو
دوسرے دُور اس سے ہو کبر و غرور | بندگی مسکینی باقی ہے ظہور
اور خناء فخر کے دعوی سے بھی | ہوگا پاک وصاف اور بالکل بری
اس میں ہے صوفیوں کا مدعا | طنطنہ جاتا رہے تا نفس کا
تیسرے ہو شکر کی سُنت ادا | یہ بھی اس میں فائدہ ہے اک بڑا

Marfat.com

کیونکہ ہے فرمان مولائے جہان		تم کرو نعمت کو ظاہر اور بیان

آیت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

خدا کے انعام کا — بیان کرو

نعمت حق کو چھپانا اے جواں		ہے یہ ناشکری میں داخل بیگماں
وہ جو نعمت کو چھپاتے ہیں ذلیل		ان کو فرماتا ہے اللہ خود بخیل

آیت اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا

وہ جو بخل کرتے ہیں — اور سکھاتے ہیں لوگوں کو بخل — اور چھپاتے ہیں

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جو اُن کو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے

پس ہوا اظہار میں شکر خدا		ہو گیا شکر خلائق بھی ادا

حدیث مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

جو شخص لوگوں کا شکر نہ کریگا وہ خدا کا بھی شکر نہ کرے گا (ترمذی بروایت ابو سعید خدری)

شکر ہے بدلے کا بھی قائم مقام		مصطفٰے فرماتے ہیں خود یہ کلام
تم سے جو کوئی کرے اچھا سلوک		تم بھی بدلے میں کرو ویسا سلوک
گر نہ تم سے اس کا بدلہ ہو ادا		پس کرو تم اُس کی توصیف و ثنا
حق میں اسکے یا کرو اچھی دعا		تا ہو اُس کی نیکی کا بدلہ ادا

قول فیصل

خفیہ لینے کو جو کرتے ہیں پسند		اُن کو یوں کہتا ہے نفس پر گزند
یعنی گر لے گا تو ظاہر ایجواں		ہو گی تیرے علم کی ذلت عیاں
امتحاں پس ایک ہے اثبات کا		اپنے دل میں یوں تصور کر ذرا

Marfat.com

اپنے لینے کا اگر کھل جائے حال
جتنا اس کا کوئی ہم خفیہ لے
اپنے حال اور غیر کے احوال کے
تب تو اسکو خفیہ لینا ہے روا
اور جو اپنا حال کھلنا تو سدا
لیکن اپنے دوسرے بھائی کا حال
تو یہ کہنا میں جو یہ خفیہ عطا
محض ہے اغوائے شیطان الیعزیز
کیونکہ ذلت علم کی اے نیکخو
یہ نہیں یعنی عمر و یا زید کے
اور ہو جائز بکر کی اے نیک بخت
ہے برائی کرنی ہر صورت بری
برملا لینے سے خوش ہوتے ہیں جو
یعنی ظاہر لے ہمیشہ اے فتا
اور لکھے ہیں فائدے ہم نے جواب
اور یہ ہوتا ہے اس کا مدعا
سن کر اپنی وصف و تعریف و ثنا
امتحاں پس اسکا یہ ہے اے اخی
گر خیالِ شکر اس صورت میں بھی
گو نہ ہندہ کو نہ ہو اس کی خبر
یا خیالِ شکر اُن کے سامنے

اُس سے پیدا ہو بس اتنا ہی ملال
اور پھر اُس کا حال لینے کا کھلے
کھلنے سے ہو رنج یکساں گر اوسے
ورنہ ہے ناجائز اسکو مطلقاً
کچھ بہت معلوم ہوتا ہو برا
کھلنے سے ہوتا نہو چنداں ملال
لیتا ہوں۔ ہے پاس مجھکو علم کا
دیتا ہے دھوکھا تجھے وہ بیتمیز
ہے بری ہر ایک سے گو کوئی ہو
علم کی ذلت تو ناجائز رہے
ایسی ہی غیبت بھی ہے ممنوع سخت
خواہ وہ ہو زید کی یا عمر کی
اُن کو یوں کہتا ہے نفس زشت خو
شکر تو ہوتا ہے ظاہر ہی ادا
پیش کرتا ہے یہ اسپر سب کے سب
دینے والا کچھ سنے اپنی ثنا
ہو خبر گیراں زیادہ تر مرا
اپنے دل میں دیکھے حالت شکر کی
دل میں آتا ہو سدا اسبے کو تہی
تب تو جائز ہے یہ لینا سر بسر
آئے جو دیتے ہوں خفیہ اور چھپے

Marfat.com

اور وہ خفیہ لینے والوں کے سوا
اور کو مطلق نہ دیتے ہوں ذرا

گر یہ احوال اسکے نزدیک ایجواں
ہوں برابر تب تو یہ جانے کہ ہاں

بر ملا صدقے کے لینے کا سبب
ہے ادائے شکر بے رنج و تعب

اور نہیں تو جان لے تو بیگماں
تھا یہ اک شیطان کا دھوکا عیاں

لیک دینے والے کے حق سے کبھی
ہو نہ غافل زینہار اے متقی

یعنی دیکھا اس شخص کو کیسا ہے وہ
راغب اظہار یا خفیہ ہے وہ

گر وہ شکر اور خیر کے اظہار کو
خوب کرتا ہو پسند اے نیکخو

پس نہ شکر اُس کا کرو ہرگز ادا
خفیہ رکھو اُس کے صدقے کو صفا

اور اگر ہو شکر اُس کو ناپسند
بر ملا دینے کو سمجھے پُر گزند

تب کرو شکر اُسکا بیشک تم ادا
اُس کے صدقے کو بھی کردو بر ملا

کیونکہ آنحضرت کے آگے اے اخی
لوگوں نے تعریف کی اک شخص کی

پس یہ فرمایا کہ تم نے بیگماں
کر دیا اُسکو ہلاک اے مرد داں

وہ جو سُن لے گا نہ پائیگا نجات
یعنی دے بیحد ضرر اُسکو یہ بات

گرچہ وہ محبوب پاک ایزدی
خود کیا کرتے ستائش بعض کی

اُن کے مُنہ پر انکی کرتے تھے صفت
لیکن اُن کی آپ کو تھی معرفت

جانتے تھے آپ اُنکے راز و سِر
یعنی وصف انکی نہیں ان کو مضر

بلکہ افزوں ہوگی رغبت خیر کی
اور بڑھ جائیگی ہمت خیر کی

جیسے فرمایا کسیکو بر ملا
ہے یہ اک سردار اہل دشت کا

روزوں کے اسرار

کیا مبارک روزہ ہے رمضان کا
حصّہ چارم ہے یہ ایمان کا

Marfat.com

کیوں کہ ہے ارشاد پاک مصطفٰے — ہے یہ روزہ آدھا حصہ صبر کا

حدیث اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ
روزہ نصف ہے صبر کا

صبر ہے پھر خاص نصف ایمان کا — ہے یہی ارشادِ پاکِ مصطفٰے

حدیث اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ
صبر نصف ہے ایمان کا

جب کہ صبرِ نصف روزہ ہو چکا — صابروں کو پس یہ مژدہ مل گیا

آیت اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ
پورا کیا جائیگا صابروں کا اجر بغیر حساب کے

صبر والوں کو ملے گا وہ ثواب — جس کا ہرگز ہو نہیں سکتا حساب
پس ہوا روزہ کا بھی ایسا ثواب — جو کہ ہے بے انتہاء و بے حساب
ہے یہ ارشادِ شہِ عرشی مقام — یعنی آجاتا ہے جب ماہِ صیام
کھلتے ہیں درہائے جنّات النعیم — بند ہو جاتے ہیں ابواب جحیم
قید ہو جاتے ہیں شیطاں سب کے سب — اور منادی اِسطرح کہتا ہے تب
آگے آ اے طالبِ خیرات تو — اور تو اے طالب شر دُور ہو
اور یہ فرمایا کہ جو ہے روزہ دار — اس کا سونا ہے عبادت میں شمار
یہ بھی فرمایا کہ اے اہلِ شعور — ہوتا ہے ہر شئے کا دروازہ ضرور
پس عبادت کا ہے روزہ خاص در — سارے عابد اس سے کرتے ہیں گذر
کیا عجب ہے صائموں کا مرتبا — کہتے ہیں کھا کر قسم یُوں مصطفٰے
یعنی ہے بوئے دہانِ روزہ دار — مشک سے بڑھ کر پسندِ کردگار
بلکہ فرماتا ہے یُوں پروردگار — اے جوانِ پاکباز روزہ دار

Marfat.com

تونے اپنی خواہشیں میرے لئے
چھوڑ دی ہیں سب کی سب اے نیک پے

اور رضا میں میری تونے ایجواں
صرف کی اپنی جوانی بیگماں

میرے نزدیک اب تو ایسا ہو گیا
جیسے ہو کوئی فرشتہ خوش لقا

یوں بھی آیا ہے کہ ہو حکم خدا
اے فرشتو دیکھو بندے کو ذرا

کھانا پینا شہوت و لذت سبھی
واسطے میرے ہیں اس نے چھوڑ دی

یہ ہے مضمون اک حدیث پاک کا
اس طرح فرماتا ہے ربّ العلا

یعنی روزہ خاص میرا ہو چکا
ما بدولت دیں گے خود اس کی جزا

گو سبھی طاعات ہیں اللہ کی
لیک نسبت اسکو بڑھ کر ہو چکی

ہے وہ نسبت اُس کو حق کی چاہ سے
جیسے بیت اللہ کو اللہ سے

اِس لئے سب پر بلا اُسکو شرف
گویا موتی ہے یہ اور باقی صدف

اور خصوصًا ترک کرنے بعض کام
جو کہ ہیں شہوات پر مبنی تمام

پس یہ امر باطنی ہے بیگماں
جو کہ آنکھ اور کان سے بھی ہے نہاں

جس میں کوئی بھی عمل ایسا نہیں
جو کہ کان اور آنکھ سے سوجھے کہیں

بس فقط ہے یہ نظر گاہ خدا
خاص اللہ خود ہے اُسکو دیکھتا

بلکہ جو دشمن خدا کا ہے شریر
اُسپہ بھی ہوتا ہے اِک غلبہ کثیر

کیونکہ شیطاں کا وسیلہ ہے وہ شے
نام جس کا شہوت و لذات ہے

شہوتیں شیطان کی ہیں یار غار
بلکہ ان کی ہیں چراگاہ و بہار

کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں وہ
پا کے قوت مرد کو کھوتی ہیں وہ

ہے یہ فرمانِ نبی ذوالجلال
ہر رگِ انساں میں ہے شیطان کی چال

تنگ کر دو بھوک سے تم اسکی راہ
پھر نہ گذرے گا وہ ملعون روسیاہ

اور یہی تھا حکم پاکِ مصطفٰے
عائشہ کو اے عفیفہ پارسا

Marfat.com

خلد کی کھڑکی کو تو کھڑکایا کر — کھڑکھڑانے سے کھلیگا اُسکا در
عائشہ نے عرض کی کس چیز سے — بولے حضرت بھوک سے کھڑکا اوسے
چونکہ روزہ دشمنِ شیطان ہے — اس کے حق میں موجب نقصان ہے
بند کر دیتا ہے اُسکی راہ کو — توڑ دیتا ہے یہ اسکی چاہ کو
اس لئے اللہ کو محبوب ہے — اِس لئے اُس کی طرف منسوب ہے
شہوتیں شیطان کی ہیں یا رغار — بلکہ ہیں ان کی چراگاہ و بہار
یہ رہیں جبتک ہری اور سبزہ زار — اُن کی آمد و رفت ہو گی بیشمار
اور رہیں جبتک وہ آتی جاتی یوں — بندۂ عاصی رہے تب تک زبوں
بندے کو تب تک نہ ہو قرب و وصال — اور نہ ظاہر ہوگا مولی کا جلال
دِل پہ بندوں کے رہے تبتک حجاب — ہے یہ ارشادِ شہ عالیجناب
آدمی کے دِل پہ یہ شیطان بد — گر نہ دورہ کرتا پھرتا پُر حسد
دیکھ لیتے آدمی جبروت کو — آسماں اور اسکے سب ملکوت کو
اِس لئے روزہ عبادت کا ہے دَر — بلکہ مومن کیلئے ہے اِک سپر

بیان واجبات ظاہری

واجب اوّل

جاننا رمضان کی پہلے ابتدا — یعنی کہ دن چاند ہے ظاہر ہوا
اور اگر مطلع پہ ہو گرد و غبار — تیس دِن شعبان کے کر لو شمار
گر ہو ممکن چاند تم خود دیکھ لو — ورنہ سُنکر بھی یقین حاصل کرو
ایک عادل مرد کے کہنے سے بھی — علم رویت ہوگا ثابت اے اخی

Marfat.com

اور نہ ہوگا چاند ثابت عید کا
جب تلک دو ہوں نہ شاہد باصفا

جس نے اک عادل سے سن رویت کا حال
کر لیا اُس پر یقین بے احتمال

اُس کو روزہ رکھنا لازم ہے ضرور
حکم رویت گو نہ دے قاضی الامور

چاند اک بستی میں دیکھا جائے اگر
اور نہ آئے شہر دیگر میں نظر

اور ہوا اُن میں فرق دو منزل سے کم
فرض ہوگا سب پہ روزہ یک قلم

اور جو ہو اُن میں زیادہ فاصلہ
پس رہے گا حکم دونوں کا جدا[1]

واجب دوم

نیتِ ہر روزہ ہر شب[2] کیجئے
جزم سے اور خوب ہی تعیین سے

اور جو نیت کل مہ رمضان کی
اپنے دل میں یکدفعہ ہی ٹھان لی

یہ نہ کافی ہوگی نیت مطلقا
بلکہ ہر شب چاہیئے نیت جدا

اور اگر شب کو کوئی نیت کرے
بعد نیت کے وہ کھائے کوئی شے

پس وہی نیت کرے گی اکتفا
اور اسی نیت سے روزہ ہے روا

اور اگر نیت کرے دن کو بھلا
نفل ہوگا اور نہ ہو رمضان کا

روزۂ[3] مطلق کی نیت کی اگر
یہ نہ جائز ہوگا رمضاں میں مگر

---

[1] حنفیہ کے نزدیک جب ایک شہر میں چاند ہو جائے تو باقی تمام شہروں کے لوگوں کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے ولا عبرۃ لاختلاف المطالع بل اذا ثبت فی مصر لزم لسائر الناس ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی)

[2] یہ شافعیہ کے مذہب کا مسئلہ ہے حنفیہ کے نزدیک رات سے لیکر دن ڈھلنے سے پہلے تک نیت روا ہے وصح صوم رمضان وھو فرض والنذر المعین وھو واجب والنفل بنیۃ من اللیل الی ماقبل نصف النہار عندنا وقال الشافعی رح تعیین النیۃ الرمضانیۃ والتبییت بہا من اللیل شرط ۱۲ عینی

[3] یہ بھی شافعیہ کا مسئلہ ہے ہمارے نزدیک مطلق روزہ کی نیت سے یا نفلی روزہ کی نیت سے رمضان میں روزہ رکھا جائے تو وہ صوم رمضان ہی واقع ہوگا ویصح بمطلق النیۃ وبنیۃ النفل قال الشافعی رح لا یجوز الا بالتعیین عن فرض الوقت ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی)

Marfat.com

بلکہ یہ تعیین ہو اے باصفا
روزہ رکھتا ہوں یہ میں رمضان کا

یا کہ شک کی رات میں کوئی اگر
یوں کرے نیت بایں وہم و خطر

کل اگر رمضان ہوگا تو ضرور
روزہ رکھونگا میں بے ریب و قصور

پس یہ نیت کچھ اسے کافی نہیں
کیونکہ اسکو خود نہیں اسمیں یقیں

ہاں کسی حالی قرینہ سے اگر
ایسی ہی نیت کرے کوئی بشر

پچھلی شب رمضان میں ہو جیسے شک
پر نہیں مانع یقیں کے ایسے شک

حیض میں روزہ کی نیت کی اگر
اور ہوئی وہ طاہرہ قبل از سحر

روزہ و نیت پس اسکا ہے درست
ایسا ہی بیمار گر ہو جائے چست

واجب سوم

یاد ہو روزہ اگر اے خوش سیر
کچھ نہ پہنچائے شکم میں جان کر

جس نے دانستہ ہو کچھ کھایا پیا
یا چڑھائی ناک میں کوئی دوا

یا کرائے حقنہ از بہرِ مرض
ٹوٹ جائے اس کا روزہ بالغرض

سینگیاں کھچوائے کوئی نیک رائے
تیل ڈالے سر میں یا سرمہ لگائے

یا کسی کی فصد ہو اے خوش سیر
سب ہیں جائز کچھ نہیں ان سے ضرر

یا کہ ڈالے کان[1] میں کوئی دوا
یا ہو کچھ احلیل میں داخل کیا

گر مثانہ[2] میں نہ پہونچے کوئی چیز
پس نہ روزہ ٹوٹے ان سے اے عزیز

یا بغیر از قصد و بے وہم اے عزیز
پیٹ میں ناگاہ پہنچے کوئی چیز

[1] حنفیہ کے نزدیک کان میں دوا ٹپکانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ کذا فی العینی (عرشی)

[2] امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مثانہ میں پہنچنے کی صورت میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ کذا فی الجوہرہ نیرہ شرح قدوری (عرشی)

Marfat.com

جیسے مکھی یا غبار و یا لعاب
یا کہ کلی کے سبب[1] کچھ قطرہ آب

پس نہ روزہ ٹوٹے ان سے بیقصور
غرغرہ سے ٹوٹ جائے گا ضرور

گر دمِ افطار یا وقتِ سحر
کچھ کسی نے کھا لیا اے خوش سیر

پھر ہوا ظاہر کہ شب باقی نہ تھی
یا کہ دن باقی رہا تھا کچھ گھڑی

پس ہے لازم ایسی روز کی قضا
ہیں یہی احکام شرعِ مصطفےٰ

واجب چہارم

پھر ہے واجب روزہ میں ترکِ جماع
اس سے شارع نے کیا ہے امتناع

اور اگر صحبت کرے گا بھول کر
پس نہ مفسد ہوگا روزہ بے خطر

اور کیا گر رات کو صحبت کا کام
خواب میں یا ہو گیا ہو احتلام

اور پلیدی میں ہی فجر اسکو ہوئی
پس نہ فاسد ہوگا روزہ اس سے بھی

اور اگر کرتا تھا صحبت روزہ دار
صبح اتنے میں ہوئی پھر آشکار

اور یہ فوراً ہو گیا زن سے جدا
وہ تو روزہ[2] اس کا جائز ہو گیا

اور توقف گر کرے گا جان کر
ہوگا تب کفارہ لازم اسکے سر

واجب پنجم

اس میں انزالِ منی بھی ہے خطا
بے جماع ہم با جماع ہے ناروا

گر نکالے گا منی قصداً کوئی
روزہ اس کا ٹوٹ جائیگا تبھی

---

[1] کلی میں اگر بلا قصد کچھ پانی حلق سے اتر جائے تو حنفیہ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ کذا فی الجوہرۃ النیرہ شرح قدوری ۱۲ (عرشی)

[2] عند الحنفیہ اسکا روزہ درست نہیں ہوا قضا واجب ہے ومن تسحر وھو یظن ان الفجر لم یطلع ثم تبین ان الفجر قد طلع قضا ذلک الیوم ۱۲ (قدوری) .... (عرشی)

Marfat.com

اپنی بیوی کو لٹانا اپنے پاس
یہ نہیں مفسد نہ بوسہ نے مساس

پر اگر انزال ہو ٹوٹے گا تب
گر نہ ہو تو بھی یہ ہیں مکروہ سب

اور اگر انزال کا تھا اُس کو ڈر
پھر لیا بوسہ بھی اُس نے جان کر

اتنے میں نکلی منی بھی بالضرور
ٹوٹیگا روزہ کہ ہے اُس کا قصور

واجب ششم

قے سے رکنا بھی ہے واجب سر بسر
ٹوٹے روزہ قے کرے جو جان کر

آپ سے ہو جائے تو مفسد نہیں
پر جو نکلے گا تو ٹوٹے بالیقین

اور جو بلغم حلق میں سے لے نکل
اُس کے روزے میں نہیں آتا خلل

ہاں جو منہ میں آئے پھر کھا جائیگا
اُس کے روزے کی نہیں ممکن بقا

بیان قضا و کفارہ و فدیہ و امساک

جو مسلماں عاقل و بالغ ہوا
گر نہ رکھے روزہ ہے اس پر قضا

حائضہ اور مرتدہ بھی دیں قضا
اور مستثنےٰ کوئی اُن کے ماسوا

خواہ وہ پیہم رکھیں صوم قضا
یا جداگانہ کہ ہے یوں بھی روا

دیں وہ کفارہ جو روزہ توڑ دیں
یا پئیں یا کھائیں یا صحبت کریں

ہاتھ سے کر لیں جو انزال اے فتا
اونپہ کفارہ نہیں اِلّا قضا

اور ہے امساک اُن پہ لازم بالضرور
جو کریں روزہ میں کچھ مفسد فتور

یا مسافر کوئی اے فرخندہ رائے
حالت افطار میں کچھ دن سے آئے

حائضہ یا پاک کچھ دِن سے ہوئی
یا قی دن تک کچھ نہ کھائیں یہ سبھی

Marfat.com

فدیہ ہے اُس زن پہ جو ہے بارور
یا بہت بوڑھا کہ ایسا ہو ضعیف
جب کہ اُسکو اپنے بچے کا ہو ڈر
وہ فقط دے مُدّ گندم بے قضا
پس یہ ہر روزہ کے بدلے اے فتا
یا کہ رکھتی ہو وہ بچہ شیر خوار
یا بہت بوڑھا کہ ایسا ہو ضعیف
چھوڑ دے روزے کا رکھنا بے خطر
وہ فقط دے مُدّ گندم بے قضا
ایک مُدّ گیہوں بھی دے اور پھر قضا

روزوں کے ہزار باطنی اور شرط

تین درجے روزے کے ہیں اے فتا
ایک خواص الناس کا ہے اے فتا
پیٹ کو اور شرمگاہ کو روکنا
اور اعضا کو گنہ سے روکنا
یعنی دست و پا و ہن سمع و بصر
اور خص الخاص کا روزہ ہے یوں
فکرِ دنیا اور جو ہیں بد خیال
جز خدا اس شے سے کر لیں دل کو بند
روزہ جو ہے ان خص الخاص کا
پر وہ دنیا جو کہ ہے مقصود دیں
مرتبہ یہ ہے انہی کا اے فتی
ہے جو روزہ بندگانِ خاص کا
ایک روزہ ہے عوام الناس کا
ایک روزہ ہے خص الخاص کا
یہ تو روزہ ہے عوام الناس کا
پس یہ ہے صوم خواص اے بیریا
ہر خطا سے اِن کو رکھنا دُور تر
دِل میں آنے دے نہ افکار رزیل
سب کو اپنے قلب سے ڈالیں نکال
ان کا روزہ یہ ہے بس اے ارجمند
فکر دنیا سے ہے فوراً ٹوٹنا
اسکا فکر البتہ کچھ مفید نہیں
جو مقرب حق کے ہیں یا ہیں نبی
اُس کی ہم لکھتے ہیں کیفیت ذرا

مسئلہ یہ شافعیہ کا مسلک ہے حنفیہ کے نزدیک یہ حکم ہے صرف قضا دے فدیہ نہ دے والحامل والمرضع ان خافتا علی انفسہما او ولدیہما افطرتا وقضتا ولا فدیۃ علیہما ۱۲ قدوری (عرشی)

Marfat.com

کیونکہ محنت اوسپہ کر سکتے ہیں لوگ
اپنے دل کے دُور کر سکتے ہیں روگ

جو کوئی محنت کرے با انتظام
اُس کو ہو سکتا ہے حاصل یہ مقام

کیفیت روزۂ خواص اور اُسکی شروط تکمیل

اوّل نظر کو روکنا

نیچی رکھ اپنی نظر اے دُور بیں
تا نہ دیکھے وہ بُری باتیں کہیں

اور جن چیزوں سے دل بٹتا ہے صاف
اور خدا کی یاد سے ہٹتا ہے صاف

اُن سے روکے رکھنا تو اپنی نظر
کیونکہ یوں فرماتے ہیں خیر البشر

ہے نظر کرنا بھی زہر آلود تیر
ہے یہ تیر دست شیطان شریر

بلکہ شہوت کی نظر تو اے حضور
توڑ ہی دیتی ہے روزہ کو ضرور

حدیث خَمْسٌ یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْکَذِبُ وَالْغِیْبَۃُ وَالنَّمِیْمَۃُ
پانچ چیزیں روزہ توڑ دیتی ہیں جھوٹ اور غیبت اور چغلی
وَالْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ وَالنَّظْرَۃُ بِشَہْوَۃٍ
اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا

دوم زبان کا روکنا

فحش و کذب و غیبت اور بیہودہ بات
اور جو کچھ ہیں زبان کی بد صفات

بند رکھنا سب سے تو اپنی زبان
ہے یہی روزہ زباں کا بیگماں

ذکرِ حق اور پڑھنا قرآن مجید
یہ بھی ہے روزہ زباں کا السعید

مصطفےٰ کا ہے یہ ارشاد العزیز
چاہیئے یوں روزہ والوں کو تمیز

Marfat.com

فحش سے اور جہل سے بچتے رہیں
اُن سے گر کوئی لڑے تو یوں کہیں

میں ہوں روزہ دار تو مجھ سے ہو دُور
میں لڑائی سے ہوں بیزار و نفور

لکھتے ہیں راوی یہ طرفہ ماجرا
عورتیں دو تھیں بعہدِ مصطفٰے[1]

روزہ اُن دونوں نے رکھا ایک روز
ہو گئیں وہ تشنگی سے سینہ سوز

آیا پیغام اُن کا پیشِ مصطفٰے
حال بد ہے اذن ہو افطار کا

بھیجکر اِک جام حضرت نے کہا
قے کریں اس میں جو کچھ کھایا پیا

بھر دیا آدھا پیالہ ایک نے
قے میں اس کی نکلا خوں اور لوتھڑے

دوسری نے بھی جو ایسا ہی کیا
گوشت اور خوں سے پیالہ بھر دیا

دیکھ کر حیراں ہوئے اس کو تمام
تب ہوا ارشاد سلطانِ انام

اذن کیوں ہیں چاہتیں افطار کا
جبکہ سالم ان کا روزہ ہی نہ تھا

تھی جو شے کر دی حرام اللہ نے
روزے میں کھاتی رہیں دونوں اسے

یعنی غیبت کی انہوں نے خلق کی
جو کہ مثلِ گوشت ہائے خلق تھی

یہ وہی ہے گوشت پیالہ میں بھرا
جو کہ کھایا تھا اُنہوں نے خلق کا

سوم کان کا روکنا

سب بُری باتوں کے سننے سے ضرور
باز رکھنا اپنے کان اے باشعور

کیونکہ جن باتوں کا کہنا ہے حرام
ویسا ہی سُننا بھی ان کا ہے حرام

ہے حدیثِ پاک میں حکمِ عظیم
کہنے سننے والے دونوں ہیں اثیم

[1] احیاء العلوم میں اس روایت پر صرف یہ لکھا ہے وجاء فی الخبر اور اس کے سلسلہ روایت یا کسی ایک راوی کا بھی ذکر نہیں۔ ممکن ہے یہ روایت اسی موضوع و متذکر روایات سے ہو جن کی اس کتاب میں کثرت ہونے کے اکثر شاکی ہیں ۱۲ (عرشی)

Marfat.com

حدیث اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِیْکَانِ فِی الْاِثْمِ

غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں

چہارم اعضاے دیگر کا روکنا

جتنے اعضا ہیں بمثلِ دست و پا
سب بُری باتوں سے اُن کو روکنا

وقتِ افطاری شکم کو پے بہ پے
باز رکھنا لقمۂ شبہات سے

کیونکہ جب دن بھر یہ بندہ بھوکا
خود حلال اور پاک سے بچتا رہا

کھائے پھر افطار میں مال حرام
پس نہ آئے گا وہ روزہ اسکے کام

ایسا روزہ بیگماں برباد ہے
کیونکہ آنحضرت کا یوں ارشاد ہے

یعنی اکثر روزہ دار ایسے بھی ہیں
مفت میں جو بھوکے اور پیاسے رہیں

اور نہ ہوگا ان کا وہ روزہ قبول
مفت میں ان کی گئی محنت فضول

حدیث کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ

بہت سے روزہ داروں کو سوا بھوک اور پیاس کے روزہ سے کچھ نہیں ملتا

ایسے روزہ دار ہیں وہ اے ہمام
مالِ ناجائز سے جو کھولیں صیام

یا کریں غیبت سے افطار اے عزیز
یا خطا اعضا سے کرلیں بے تمیز

پس مُراد اس قولِ نبوی سے ضرور
ہیں اسی زمرے کے سب اہلِ شرور

پنجم قلّتِ غذا

وقتِ افطاری نہ اِتنا کھایئے
جس سے تن کر پیٹ کپّا سا بنے

گو غذا کیسی ہی ہو مالِ حلال
ہے زیادہ کھانا پھر بھی اک وبال

کیونکہ کوئی ظرف نزدیکِ خُدا
شکم پُر سے بڑھ کے کب ہوگا بُرا

Marfat.com

اور خصوصاً اے عزیز باصفا
پیٹ کو سو چیز سے جب بھر لیا

آدمی روزہ سے پھر شیطان پر
پا سکے گا کس طرح فتح و ظفر

کس طرح مارے گا اس بد ذات کو
کس طرح توڑے گا ان شہوات کو

یعنی جب یہ سارا دن بھوکا رہا
پیاس سے اسکا گلا سوکھا رہا

پھر وہ سب دن بھر کی بھوک اور پیاس کا
کھول کر روزہ تدارک کر لیا

خوش مزہ کھانے وہ کھا لے رونقی
جن سے پیدا ہوتی ہے ماو منی

جیسے ہے اس وقت کی اک رسم و راہ
رکھتے ہیں ہر طرح کے کھانے کی چاہ

جمع کر کے چند قسموں کے طعام
رکھتے ہیں رمضاں میں اکثر خاص و عام

اور یہ ظاہر ہے کہ روزہ سے مراد
توڑنا شہوت کا ہے اے خوش نہاد

نفس تا تقویٰ پہ ہو جائے قوی
اور یہ حاصل بھوک سے ہے اے اخی

پس عزیزو صبح سے جب تا بشام
دور رکھا معدے سے ہر اک طعام

پھر ہوئیں جب خواہشیں انکی قوی
اور رغبت کھانے کی ان کو ہوئی

تب مقوی عمدہ کھانے خوش مزا
خوب کھا کر سیر اس کو کر دیا

پس یہ ظاہر ہے بسر د ہو تمنا
اب تو اسکی ہو گئی قوت دوچند

بلکہ پیدا ہوں گی ایسی خواہشیں
جو کبھی ہوتیں نہ بے روزہ تمہیں

آلغرض روزہ سے ہے مقصد یہی
یعنی کم ہوں قوتیں شہوات کی

مرضی شیطان ہیں جو قوتیں
روزہ سے کمزور ہوں وہ اور وہیں

پس وہ اس صورت میں سوں سست و ضعیف
جبکہ کھانا کھائیں سادہ اور خفیف

اس لئے کم سوئیں دن میں اے اخی
تا کہ ہو معلوم بھوک اور پیاس بھی

سختیِ روزہ پہ بھی کچھ ہو نظر
قوتوں کے ضعف کی بھی ہو خبر

کیا عجب ہے ایسی صورت میں اگر
تجھ سے شیطان لعیں ہو دور تر

Marfat.com

اور ملائک چرخ کے آئیں نظر
پردۂ غفلت سب اُٹھیں بیشتر

بلکہ ہے بیشک بیشقدر اس کا نام
جس میں تو دیکھے فرشتے لاکلام

اور اپنے سینہ و دل میں اگر
آڑ کر دے گا غذا کی بیشتر

آڑ میں ہی وہ رہے گا بیوقوف
اور نہ دیکھے گا فرشتوں کی صفوف

اور جو کوئی اپنا معدہ بھی اگر
خالی رکھے اے عزیز خوش گہر

یہ بھی کچھ کافی نہیں اسکو ذرا
جب تلک دل سے نہ نکلے ماسوا

بلکہ اصلی بات تو ہے بس یہی
ماسوائے حق سے کر لیں دل تہی

ششم خوف و رجا

کھول کر روزہ ہو مستفکر ذرا
دل میں ہونا چاہیے خوف و رجا

یعنی کیا جانے ہوا روزہ قبول
یا کہ نامقبول اور محنت فضول

ضمیمہ

اے عزیزو ہم نے جو باتیں کہیں
اُن کو تو کوئی بجا لاتا نہیں

شرمگاہ اور پیٹ کی شہوت سے بس
کہتے کہتے تھک گئے ہیں بوالہوس

اُن کا ہو جاتا ہے روزہ تو صحیح
کیونکہ ہے تعمیل حکم حق صریح

لیک وہ روزہ کا جو مقصود ہے
وہ فضیلت جس کا یہ مصداق ہے

وہ شرافت جس کا یہ میثاق ہے
وہ نہ حاصل ہوگی ہرگز اے عزیز

صائمے کو یہ بات خوب کر لے تمیز
یعنی صمدیت کہ شان کبریا ہے

پاک ہونا ان سے ہے وصف صمد
یعنی بھوک اور پیاس اور شہوات بد

Marfat.com

داخلِ عادت کرے اُسکو بشر
ہے یہی روزہ کا مقصد بیشتر

دوسرے شہوت سے رکنا بے ریا
ہے فرشتوں کا یہ منصب بے بہا

پس کریگا جو کہ اُن کی اقتدا
اور اسی عادت کو وہ لائے بجا

مثل ان کی وہ بھی مولیٰ کے قریب
ہوگا بیشک بلکہ ان سے بھی عجیب

جب کہ یہ ٹھہری ہے روزہ کی بنا
نزد شرع ورع و اصحاب صفا

تو غذا کو بند رکھنا نا بہ بشام
پھر دو وقتہ خوب کھا لینا طعام

شہوتوں میں ڈوبے رہنا ہر گھڑی
نفع اس میں کچھ نہیں اے متقی

اور اگر ہے نفع اس میں بھی بھلا
تو پھر اس کلمہ کے معنی ہونگے کیا

حدیث کم من صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش

اکثر روزہ داروں کے روزے کا ثمرہ بھوک پیاس کے سوا اور کچھ نہیں

روزۂ نفل

جو مبارک دن ہیں اے عالی جناب
ان میں روزہ کا دوبالا ہے ثواب

پھر وہ عمدہ دن تبرک التیام
بعض تو سالانہ آتے ہیں مدام

بعض ہر ہفتہ میں بعضے ماہوار
آتے جاتے ہیں وہ دن اے روزہ دار

بعد رمضان کے جو سالانہ ہیں روز
ہیں وہ عاشورہ و عرفہ دل فروز

عشرۂ اوّل ہے ذی الحجہ کا تمام
عشرۂ اوّل محرم بھی تمام

اور حدیثوں میں ہے یہ ذکر کریم
بعد رمضان کے محرم ہے عظیم

روزۂ ماہِ محرم کا مقام
سارے روزوں سے ہے برتر السلام

یوں بھی آیا ہے کہ اسکا روزہ ایک
اور دن کے تیس روزوں سے ہے نیک

ہر مہ رمضان کا روزہ ایک بھی
اسکے تیسوں سے ہے افضل بے کمی

Marfat.com

یوں بھی مروی ہے رسول پاک سے
تین روزے جو محرم میں رکھے

جمعرات و جمعہ ہفتہ اے جناب
سات سو برسوں کا اسکو ہو ثواب

بلکہ پیشِ کبریا اے دادگر
کوئی دن ایسا نہیں محبوب تر

جیسا پیارا عشرۂ ذوالحج ہوا
خاص مقبولِ جنابِ کبریا

اِن دنوں کا ایک روزہ اے مہیں
سال بھر کے روزوں سے کچھ کم نہیں

اِن شبوں میں ایک شب کا جاگنا
قدر کی شب کا ہے گویا جاگنا

مصطفےٰ نے صومِ شعبانِ سنی
پورے رمضاں تک رکھے تھے کبھی

اور کبھی حضرت نے رکھے بھی نہیں
اِس لئے مروی ہے یہ حکم متیں

یعنی شعباں جب کہ گذرے نصف ماہ
کوئی روزہ پھر رکھے بے اشتباہ

اور مہینے میں جو ہیں برکت کے روز
پس وہ ہیں ایام بیض[1] اے دلفروز

اور فضیلت کے ہیں دن ہفتہ میں تین
پنجشنبہ پیر و جمعہ اے مہیں

پس یہ تھے ایام عمدہ اے جناب
اُنکی برکت سے دوبالا ہے ثواب

اور ہمیشہ روزہ رکھنا بالدوام
جس کو صومِ دہر کہتے ہیں تمام

پس یہ جائز ہے بایں شرط السعید
اُن سے مستثنےٰ رکھے تشریقِ عید

اکثر اصحابِ کبار اور تابعین
رکھتے تھے ایسا ہی روزہ بالیقین

اور ابو موسیٰ سے بھی مروی ہے یوں
ہے یہ ارشادِ نبیِ رہنمول

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَحَقَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ

جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اسپر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی آپنے دونے کا حلقہ باندھ کر

اور اگر اک دن تو رکھے روزہ صاف
اور کرے افطار اک دن بخلاف

تو بڑی عمدہ ہے یہ بات اے اخی
اِسطرح مغلوب ہوگا نفس بھی

[1] یعنی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخیں ۱۲

Marfat.com

کیوں کہ اس صنعت میں ہے روزہ دار
ایک دن فاقہ پہ رہے گا مدام
جبکہ حضرت کے لئے اللہ نے
تا وہ سونا آپ کی ٹھوکر بنے
اور کہا یارَبَّنَا یارَبَّنَا
ایک دن بھوکا رہونگا میں مدام
جبکہ میں بھوکا رہوں گا باخوشی
اور رہونگا جب شکم سیر اے خدا
حضرت داؤد شاہِ نیکنام
ایک دن افطار کرتے باسرور

صابروں اور شاکروں میں ہے شمار
دوسرے دن رزق پہ ہوگا شکور
کردیا بطحاء مکہ سامنے
پس کیا انکار اس سے آپ نے
میں رہوں گا صابر و شاکر سدا
دوسرے دن کھاؤں گا آب و طعام
پس کروں گا تیری جانب عاجزی
تب کروں گا میں تیری حمد و ثنا
ایسے ہی کہتے تھے روزہ مستدام
دوسرے دن روزہ رکھتے بالضرور

أَفْضَلُ الصِّيَامِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

سب سے افضل روزہ ہے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے کا وہ ایک دن روزہ رکھتے
ایک دن افطار کرتے

آیت

دین و ایماں کا ہے تو رکن و کمال
حج ہے تجھ پر بحکمِ ایزدِ متعال

عمر بھر کی طاعتوں کا ہے جمال
جس کے حق میں ہے یہ آیت باہتمام

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ

آج میں پورا کر چکا تم کو دین اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے

Marfat.com

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
تمہارے واسطے دین مسلمانی

جس کے بارہ میں ہے حکم مصطفےٰ — جو مرا بس حج کے وہ کافر ہوا

حدیث مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا
جو شخص مرے اور حج نہ کرے تو اگر چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے ۱۲ ابن عدی بروایت ابوہریرہؓ

حج کی فضیلت

حکم پہنچا حضرت ابراہیم کو — تو سنا خلقت کو حج کی گفتگو
آئیں گے وہ پاس تیرے دوڑتے — پیدل اور اسوار راہِ دور سے

آیت وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ
پکار دے لوگوں میں حج کیواسطے کہ آئیں تیری طرف پیادہ اور سوار — دُبلے دُبلے اونٹوں پر
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
پچھے آتے راہوں دور سے

یوں پکارے پھر خلیلِ محترم — سن کر اس کا یہ ہے بیت العتیق
حق نے پھر انکی صدا کی آن میں — آؤ اے لوگو سوئے بیت الحرم
جن کو ہونا تھا ثوابِ حج نصیب — یہ خدا کا گھر تمہارا ہے شفیق
ڈال دی ہر آدمی کے کان میں — اس ندا کا بس وہی ٹھہرا مجیب

حدیث مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ
جس نے کعبہ کا حج کیا اور عورت سے بے پردہ نہ ہو اور نہ گناہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکلا جیسا
وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ
ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا دن تھا۔

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ شیطان ذلیل
روز عرفہ سخت ہوتا ہے ذلیل

دیکھتا ہے چونکہ اُس دن جا بجا
وہ نزولِ رحمتِ حق برملا

اور غفرانِ معاصیِ کبیر
اِس لئے جلتا ہے شیطانِ شریر

آیت قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ

شیطان نے کہا جب تو نے خود گمراہ کر دیا تو میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر

راہِ مکہ ہے صراطُ المستقیم
گھات میں بیٹھا ہے شیطانُ الرجیم

تاکہ پھیرے خلق کو اس راہ سے
پر نہ کچھ چلیوں پہ اس کا بس چلے

اور یہ فرمایا کوئی فرزندِ من
عمرہ یا حج کے لئے نکلے اگر

راہ میں مر جائے پھر وہ خوش مآب
ویسے ہی ملتا ہے اس کو ثواب

اجرِ حج و عمرہ تا روزِ جزا
درج ہوا عمال نامے میں سدا

جو مرے حرمین میں آ با صواب
روزِ محشر بخشا جائے بے حساب

حدیث حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَجَنَّةٌ مَبْرُورَةٌ لَيْسَ

حج مقبول دنیا و مافیہا سے بہتر ہے حج مقبول کا بدلا سوائے

لَهَا جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

جنت کے اور کچھ نہیں

اور یہ فرمایا کہ حاجی سب کے سب
اور عمرے والے ہیں مہمان رب

اس سے جو مانگیں وہی پائیں ضرور
مغفرت چاہیں تو بخشے سب قصور

گر دعا مانگیں تو کرتا ہے قبول
گر سفارش چاہیں ہوتی ہے وصول

رحمتیں اس گھر کے اوپر صبح و شام
ایک سو اور بیس اترتی ہیں مدام

سب نمازی اُس کے اور اہلِ طواف
مستحق ہوتے ہیں اُن کے بے خلاف

گرد کعبہ سات پھیرے جو کرے
سو برس پایے منہ سے پیے

Marfat.com

اُس کو وہ نیکی ملے گی لاکلام
کر دیا آزاد جیسے اِک غلام

اور اگر پانی برسنے میں کرے
اُس کے سب پچھلے گناہ بخشے گئے

کہتے ہیں میدان عرفہ میں اگر
بخشا جاتا ہے کوئی عاصی بشر

پھر وہاں گذرے جو کوئی دوسرا
بخشدے اُسکو بھی ربِّ دوسرا

گر بروز جمعہ روزِ عرفہ ہو
بخشے حق ہر حاضرِ عرفات کو

سب دنوں سے ہے یہ دن پر انتفاع
مصطفٰے کا تھا یہ دن حج وداع

مصطفٰے عرفات میں اس وقت تھے
جب یہ آیت اُتری اوپر آپکے

آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

ہوگیا کامل تمہارا دین اب
دیں خدا نے نعمتیں اب تم کو سب

اور تمہارے واسطے اے مسلمیں
ہے یہی اچھا مسلمانی کا دیں

جب یہ آیت اُتری کہتے تھے اہلِ کتاب
گر اُتری ہم پہ یہ رحمت مآب

تو ہم اس دن کو بناتے اپنی عید
فرحتِ قلبی ہمیں ہوتی مزید

تھے علی بن موفق اِک ولی
واقفِ سرِّ خفی وہم جلی

وہ بحالائے باخلاص و ولا
چند حج من جانب خیر الورا

خواب میں دیکھا کہ شاہِ سرمدی
یوں انہیں فرما رہے ہیں اے علی

تو نے کیا میری طرف سے حج کئے
حج کئے کیا تو نے میرے ہی لئے

پھر انہوں نے عرض کی ہاں یا نبیؐ
آپ نے فرمایا پھر یہ اے علی

تو نے کیا لبیک بھی میرا کہا
عرض کی ابن موفق نے بلیٰ

آپ نے فرمایا اب تجھ کو ضرور
دوں گا میں اس کا عوض روزِ نشور

Marfat.com

جبکہ نیک و بد سے حق لیگا حساب
ہونگے سب سختی میں با رنج و عتاب

ہاتھ میں تیرا پکڑ کر اے علی
داخل جنّت کروں گا اس گھڑی

اور مجاہد نے یہ فرمایا کہ جب
آتے ہیں مکّہ میں حاجی لوگ سب

پس فرشتے جو ہیں مکّہ میں تمام
استر اسواروں کو کرتے ہیں سلام

اور گدھوں پر جو کہ ہیں حاجی سوار
ہیں ملاتے ہاتھ اُن سے باوقار

اور پیادوں سے وہ ملتے ہیں گلے
جیسے ملتا ہو کوئی احباب سے

وہ علی بن موّفق نیک حال
کہتے ہیں حج کو گیا میں ایک سال

اور شب عرفہ کو بے خوف و خطر
خیف کی مسجد میں سو یا رات بھر

خواب میں دیکھا کہ اُترے دو ملک
سبز ہے پوشاک سے سر پا تلک

ایک نے پھر دوسرے سے یوں کہا
اے خدا کے بندے سُن کہتا ہوں کیا

کچھ تجھے معلوم ہے یہ ماجرا
کس قدر لوگوں نے آکر حج کیا

بولا وہ مجھ کو نہیں کچھ بھی خبر
تب کہا لے مجھ سے سن اسکی خبر

حج میں تھے امسال چھ لاکھ آدمی
سب نے طوف و حج کیا اور سعی کی

پر تجھے یہ بھی خبر ہے یا نہیں
حج ہے کِنوں کا قبول اے ہمنشیں

تب کہا اُس نے مجھے معلوم کیا
پھر کہا پہلے نے مجھ سے سُن ذرا

بس فقط چھ کا ہوا ہے حج قبول
باقی نامقبول ہیں بالکل فضول

وہ اُڑے کہکر یہ سُوئے آسماں
خواب سے میں چونک اُٹھا ناگہاں

اس سے مجھ کو سخت رنج و غم ہوا
اور اپنے دل میں میں نے یوں کہا

جب کہ چھ شخصوں کا حج ٹھہرا قبول
میں بھلا کب ہوسکوں اُن میں شمول

پھر تو میں عرفہ سے آیا لوٹ کر
دل میں تھا میرے یہی خوف و خطر

اتنے میں شب ہوگئی نیند آگئی
دیکھتا کیا ہوں فرشتے ہیں وہی

Marfat.com

اور یہاں بھی پہلی شب کی گفتگو
کر رہے ہیں دونو باہم دوبدو

اور کہا یہ بھی ہے کچھ تم نے سُنا
کیا ہوا ہے آج حکمِ کبریا

دوسرا بولا نہیں مجھکو خبر
وہ لگا کہنے سُن اے عالی گہر

وہ جو تھے چھ شخص مقبولِ خدا
آج اونہوں نے کام طرفہ تر کیا

یعنی اُن میں سے ہر اک انسان نے
بخشوائے لاکھ لاکھ اللہ سے

پس وہ چھ لاکھ آدمی بھی سبکے سب
ہو گئے مغفور اُن چھ کے سبب

فضیلت مکّہ و کعبہ شریف

ہے یہ ارشادِ جنابِ مصطفےٰ
حق تعالےٰ نے یہ وعدہ ہے کیا

یعنی حج مکہ کا چھ لاکھ آدمی
ہر برس کرتے رہیں گے بے کمی

گر رہیں گے کم تو پھر پروردگار
پورا کردے گا فرشتوں سے شمار

ہوگا یوں کعبہ کا محشر میں سنگھار
جیسے پہلی شب عروسِ گلعذار

جتنے حاجی اسکے ہونگے حق طلب
اس کے پردوں میں لٹکتے ہونگے سب

اور لٹکتے جھومتے فرحاں و شاد
گرد گرد اس کے چلیں گے بامراد

ساتھ کعبہ کے چلیں بے رنج و غم
سب کے سب ہوں داخلِ باغِ ارم

سنگ اسود ہی جواب کعبہ کی خشت[۲]
تھا یہ پہلے ایک یاقوتِ بہشت

اس طرح ہوگا یہ محشر میں عیاں
اس کی دو آنکھیں ہوں اور ہو اک زباں

جس نے اسکو صدق سے بوسہ دیا
دے گا وہ اُس کی گواہی برملا

چومتے تھے اُسکو اکثر مصطفےٰ
آپنے سجدہ بھی ہے اُسپر کیا

اور سواری پر اگر کرتے طواف
تب عصا سے بوسہ دیتے اسکو صاف

جب دیا فاروقؓ نے بوسہ اسے
بولے میں پتھر سمجھتا ہوں تجھے

[۲] ترمذی بروایت ابن عباس

Marfat.com

تجھ سے کچھ ممکن نہیں نفع و ضرر
پتھروں کی طرح تو پتھر ہے سر

چونکہ بوسہ دیتے تھے تجھ کو حضور
اس لئے میں چومتا ہوں بالضرور

گر نہ دیتے تجھ کو بوسہ مصطفےٰ
میں بھی پھر ہرگز نہ تجھ کو چومتا

پیچھے ان کے تھے مگر حضرت علیؓ
آپ نے فرمایا ان سے اے اخی

ہے قبولِ مدعا کا یہ مقام
آہ و زاری و دعا کا یہ مقام

تب دیا حضرت علیؓ نے یہ جواب
اے امیر المؤمنین عالیجناب

یہ تو پتھر کرتا ہے نفع و ضرر
نفع و نقصاں سے بھرا ہے یہ حجر

پوچھا کیوں کر اس میں ہے نفع و ضرر
بولے حسن کہ اے حضرت عمر

عالم ارواح میں اللہ نے
جب لیا تھا عہد آدم زاد سے

تب خدا نے ایک محضر تھا لکھا
اور اس پتھر کے اندر رکھ دیا

تا یہ ہر گبر و مسلمان کے لئے
کفر اور ایمان کا شاہد ہے یہ

وقت بوسہ پڑھتے ہیں جو یہ دعا
اس کے پڑھنے سے وہی ہے مدعا

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّنَبِیِّکَ

الٰہی میں تجھ پر ایمان لایا تیری کتاب کی تصدیق کی تیرے عہد کو پورا کیا تیرے نبی کا اتباع کیا

گر کوئی مکہ میں اک روزہ رکھے
لاکھ روزوں کا ثواب اس کو ملے

اک درم خیرات مکہ میں کرو
لاکھ درموں کی برابر اجر لو

سن لو ارشادِ شفیع مذنباں
جس سے ہے مکہ کی فضیلت سب عیاں

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ ثُمَّ اَتٰی اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَتٰی اَھْلَ مَکَّۃَ فَاَحْشَرُ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ

سب سے پہلا میں ہوں جو قیامت کو زمین سے اٹھے گا پھر اہل بقیع آئیں گے پھر وہ میرے ساتھ محشور ہونگے
پھر اہل مکہ آئیں گے میں دونوں حرموں یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان محشور ہونگا

Marfat.com

سب سے عالی رتبہ ہے کعبہ کی شاں
کوئی دنیا میں نہیں ایسا مکاں

ایک اوتاد ایک ابدال اے ہمام
روز و شب رہتے ہیں طائف بالدوام

جبکہ یہ باتیں نہ ہونگی بالیقین
خالی ہو جائے گی کعبہ سے زمین

اس کو ہر شب میں خدائے دادگر
دیکھتا ہے ہر زمین سے پیشتر

اس گھڑی کرتا ہو جو کوئی طواف
بخشدیتا ہے اسے کر کے معاف

اور پاتا ہے جسے پڑھتے نماز
بخشدیتا ہے اُسے وہ بے نیاز

گر ہو اسلام رو بقبلہ بھی کوئی
بخشا جاتا ہے بفضلِ ایزدی

مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی خوبی اور برائی کا بیان

شہر مکہ کا قیام اہلِ خبر
تین باعث سے ہیں کہتے پر ضرر

ایک ہو جائے نہ دل اس سے نفور
وقت کعبہ نہ ہو خاطر سے دور

کم نہ ہو جائے وہ جوشِ اشتیاق
ایسی صحبت سے تو بہتر ہے فراق

اِس لئے حجاج کو حضرت عمرؓ
بعد حج کرتے روانہ زود تر

مارتے اور کہتے ان کو یوں امام
جاؤ تم اے شامیو اب سمت شام

اے عراقی جاؤ تم سوئے عراق
تم میں اور کعبہ میں بہتر ہے فراق

اے یمن والو یمن کو جاؤ تم
تاکہ کعبہ سے نہ ہو گھبراؤ تم

چاہتے تھے بلکہ یوں وہ ارجمند
کثرتِ طوف حرم ہو جائے بند

تاکہ خلقت کے دلوں سے بالیقین
اس کی حرمت کم نہ ہو جائے کہیں

دوسرا باعث یہ ہے اے اہلِ ذوق
وقتِ محبوب سے بڑھتا ہے شوق

دل مچلتا ہے چلیں اُس دیس کو
بس رہی ہے جس میں اس پیارے کی بو

باندھتے ہیں لوگ اسبابِ سفر
اور چلے جاتے ہیں مست و بیخبر

Marfat.com

وہ بنایا ہے خدا نے یہ مقام — آتے ہیں یاں عرشی و فرشی تمام

وَجَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا

بنایا ہم نے کعبہ کو — لوگوں کا مجمع اور پناہ

مکّہ میں رہ کر جو گھبرائے کوئی — حیف ایسے رہنے پر اے متقی
آ کے حق کے گھر جو گھبرائے کوئی — اس سے بڑھ کر ہوگی کیا بدقسمتی
اس سے یہ بہتر کہ جا ٹھہرے کہیں — اور رہے شوق حرم میں دل حزیں
تیسرا باعث ہے یہ اے پارسا — ہو نہ سرزد شہر مکہ میں خطا
وہ خدا کا گھر وہاں کر نا گناہ — روسیاہی کا سبب ہے آہ آہ
وہ وہیب بکّی اصل نیاز — ایک شب پڑھتے تھے کعبہ میں نماز
پردۂ دیوار کعبہ میں سے تب — ایک آواز ایسی آئی بوالعجب
یعنی اے جبریل سن لے صاف صاف — یہ جو میرے گرد کرتے ہیں طواف
کرتے ہیں یہ جہل کی باتیں بری — لغو بیہودہ تمسخر دل لگی
ان سے مجھ کو رنج ہوتا ہے بڑا — ہے شکایت اب میری پیش خدا
اور کرتا ہوں شکایت تم سے بھی — ہے یہ بہتر چھوڑ دیں باتیں بری
ورنہ لونگا میں پہریری ایسی پھر — جس سے ہوں سب میرے پتھر منتشر
پھر میرا ہر ایک پتھر ہو جدا — جس جگہ کا تھا وہاں جائے چلا
الغرض مکّہ کے اندر نیکیاں — چیسے ہوتے ہیں مضاعف بیگماں
ویسے ہی اس میں ہر اک جرم و خطا — المضاعف ہوتی ہے واحسرتا
ابن عباس ایک دن کہتے تھے یوں — موضع رکبہ[1] میں گر میں جا رہوں
اور وہاں ستر گنہ ہوں مبدم — ایک مکہ کے گناہ سے ہیں وہ کم

[1] یہ ایک موضع ہے درمیان مکہ و طائف کے ۱۲

Marfat.com

اِس لئے اکثر مسافر نیک نام
کرتے تھے مکّہ میں جاکر جب قیام

وہ حرم کی اس زمیں میں دُور تک
پھرتے تھے ہرگز نہ پاخانہ تلک

پس یہ مکّہ میں ٹھہرنا اے فتا
جس کو ان لوگوں نے سمجھا ہے بُرا

یہ منافی اس کی عزت کا نہیں
اور مخالف کچھ فضیلت کا نہیں

بلکہ حق اُس جا کا ہے اِتنا بڑا
لوگ کر سکتے نہیں جسکو ادا

پس وہاں رہنا بہ تقصیر و خطا
ایسے رہنے سے نہ رہنا ہے بھلا!

گر بجا لائے حقوق اُسکے تمام
پس مبارک تر ہے مکہ کا قیام

شہر مکہ وہ مقدس ہے مقام
رہتے جسکے شوق میں حضرت مدام

لوٹ کر آئے جو مکّہ میں حضور
دیکھ کر کعبہ کو بولے با سرور

ہر زمیں سے تو ہی بیشک خوب ہے
ہر جگہ سے تو مجھے محبوب ہے

گر نہ ایذا دیتے مجھ کو مشرکین
میں نہ جاتا چھوڑ کر تجھ کو کہیں

بلکہ مطلق دیکھنا کعبہ کو بھی
بندگی ہے بندگی ہے بندگی

ہے عجب اللہ اکبر اس کی شان
کیوں نہ مطلق ٹھہرنا افضل ہو؟ ل

مدینہ منوّرہ[1] کی فضیلت

بعد مکّہ سارے شہروں پر شریف
ہے مدینہ طیبہ پاک و لطیف

اللہ اللہ کیا مقدس شہر ہے
جس پہ خود ربّ جہاں کی مہر ہے

اللہ اللہ ہے یہ بستی پر فضا
جس پہ خود دُرود الامین نثار ہا

سیّدِ ہر دو سرا کی بارگاہ
شافعِ روز جزا کی بارگاہ

المضاعف اس میں ہوں اعمال سب
قولِ نبوی دیکھو ہم لکھتے ہیں اب

[1] مدینہ منورہ کے مفصل حالات کتاب تاریخ مدینہ میں پڑھو جو قریشی بک ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے۔

Marfat.com

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

ہے نمازِ مسجدِ نبوی بڑی
اور مسجد میں ہوں گو دس سو پڑھی

ایسے ہی سارے مدینہ میں عمل
ہیں ہزاروں کے برابر بے خلل

آچکا ہے یہ بھی ارشادِ نبی
جو مدینہ میں رہے آکر کوئی

اور وہ اس کی شدت و تکلیف پر
راضی ہو کر صبر کرلے بس بر

پس شفیع اُس کا بنوں گا میں ضرور
بخشواؤں گا اُسے یوم النشور

بعد اسکے ہے مُبارک وہ مقام
جس کا ہے بیت المقدس پاک نام

اس مقدس گھر میں با عجز و نیاز
ہے برابر پانچ سو کے ہر نماز

اور یہی ہے حال سب اعمال کا
پچاس ہزار تک ایک کی پائے جزا

یوں بھی آیا ہے کہ مکہ میں نماز
ہے برابر لاکھ کے اے باایاز

اور مدینے میں نماز اتنی ہی نیک
اور جا ہوں دس ہزار اور یاں ہو ایک

بعد اِن تینوں مساجد کے ضرور
ہیں برابر سب مساجد بے قصور

اِس لئے فرمانِ پاکِ مصطفٰے
خاص ان تینوں کے حق میں آچکا

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ

صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے
ایک مسجد حرام دوسری یہ میری مسجد

ھٰذَا وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی

تیسری مسجد اقصٰے

بعض اہل الرائے نے باشد دمدہ
اِس حدیثِ پاک سے لیکر سند

کرد یا منع زیارتِ قبور
اُن کی عقلوں میں پڑا کیسا فتور

پس درست انکی نہیں ہے یہ دلیل
کیونکہ یوں حضرت کا ہے حکمِ جلیل

Marfat.com

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا پس ان کی زیارت کیا کرو اور کوئی بیہودہ بات نہ کہو

گرچہ ہم نے منع پہلے تھا کیا
اب زیارت تم کرو قبروں کی جا

بلکہ وہ پچھلی حدیث اے خوش نفس
مسجدوں کے باب میں آئی ہے بس

مسجدوں کا ذکر ہے اسمیں تو صاف
مشہدوں کا حکم ہے اسکے خلاف

ماسوا ان تین کے سب مسجدیں
ہیں برابر عزت و توقیر میں

کوئی شہر ایسا بھی ہے جس میں بھلا
مسجد و منبر نہ ہوتا ہو بھلا

چھوڑ کر پھر مسجد اپنے شہر کی
دوسرے شہروں میں کیوں جائے کوئی

اور مشاہد سب کے سب یکساں نہیں
انکی برکت مختلف ہے یا یقین

جتنے درجے اُنکے ہیں ہیں حسب خدا
ان کی برکت ہے زیارت میں سوا

کیا مزارِ انبیاء سے بھی کہیں
منع کرتا ہے یہ بے آئین و دیں

جیسے یحییٰ موسیٰ یا ان کے سوا
ان کی قبروں کیلئے کہتا ہے کیا

روکتا ہے گر تو ہے امرِ محال
اس عقیدے سے بچائے ذوالجلال

گر ہے اُن کی قبر پہ جانا روا
ہے یہی حکم قبورِ اولیاء

اولیا علماء و صلحا کی قبور
اونمیں داخل ہو گئیں سب بالضرور

بیان شروط وجوب حج

فرض ہوگا اس پہ حج اے نیکنام
جس میں پائی جائیں یہ شرطیں تمام

عقل و اسلام و بلوغ اے دیندار
قدرت و آزادی ہیں یہ ہی شمار

جس پہ ہوگا حج فرض اے باشعور
فرض ہوگا اسپہ عمرہ بھی ضرور

گر تجارت کے لئے یا بہرِ سیر
پہنچے مکہ میں کوئی نیت بخیر

Marfat.com

ہاں مگر ہووے نہ وہ ہیزم فروش
اسپہ لازم ہے کہ ہو احرام پوش

بعد حج کرنے کے وے احرام کھول
ہے اماموں میں سے بعضوں کا یہ قول

اہلِ قدرت یا تو ہوگا تندرست
یا اپاہج اور مریض و پیر و سست

پس اگر ہے تندرست و مال دار
لازم اُس کے واسطے شرطیں ہیں چار

غلہ ارزاں راہ میں امن و اماں
راستہ ہو خشک یا تر بیگماں

جانے اور لوٹ آنے کو کافی ہو مال
خرچ کافی چھوڑے از بہرِ عیال

اور نہ ہو مطلق کسی کا قرض و وام
سب بکھیڑوں سے فراغت ہو تمام

اور اگر ہو اہلِ قدرت خستہ حال
یعنی بیمار و ضعیف و کہنہ سال

وہ کسیکو[1] مال دے کر بھیجدے
تاکہ اُسکا حج کوئی جا کر کرے

جانے والا پہلے حج اپنا کرے
سال آئندہ میں حج اسکا کرے

بیٹا گر بیمار کا ہو تندرست
راہ میں خدمت کو اسکے چاق و چست

پھر نہ وہ معذور ہوگا اے پسر
بلکہ ہو جائے گا قادر سر بسر

جس کو ہو جائیگی قدرت جب کبھی
اُسپہ ہو جائے گا حج واجب تبھی

گو کہ ہے تاخیر بھی اسکو درست
لیکن اسمیں ہے خطر اور عزم سُست

یعنی مر جائے اگر بعد لزوم
پس خدا کا ہوگا نافرماں وہ شوم

اُس[2] کے ترکہ میں سے علمائے نکو
حج کرا دیں گو وصیت کی نہ ہو

---

[1] حنیفہ کے نزدیک بیمار پر حج واجب نہیں اگرچہ وہ مالدار ہی ہو اور نہ کسی کو مال دے کر بھیجنا اور اس سے حج کرانا واجب ہے بلکہ جب تندرست ہو تو خود جا کر حج کرے لا یجب علی المریض لان العجز عن العبادۃ یوثر فی سقوطھا (جوہرہ) فلا یجب علی مقعد غنی ولا زمن غنی خلافا للشافعی ۱۲ عینی

[2] حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی صاحب مقدور بلا حج مر جائے تو اسکے ترکہ سے حج بدل کرانا واجب نہیں ہاں اگر وارث بخوشی ایسا کریں تو درست ہے۔ لیکن اگر مرنے والا وصیت کر جائے کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے تو یہ وصیت بھی صرف ثلث مال سے پوری کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں ہکذا فی کتب الفقہ الحنفی ۱۲ (عرشی)

Marfat.com

جیسے قرضہ میں وصیت ہو نہ ہو
بلکہ یوں کہتے تھے علمائے عظام
اور طاؤس و مجاہد خوش صفات
حج کسی پر ہو گیا واجب مگر
پس نہ ہم ہرگز پڑھیں اسپر نماز
ہو گئی گر اسکو قدرت ایک بار
پھر وہ اس کا مال سب جاتا رہے
پس نہ ہو اس پر عتاب اللہ کا

وہ ادا کرنا پڑے گا مو بمو
جیسے ابراہیم نخعی خوش مقام
یعنی گر معلوم ہو ہم کو یہ بات
مر گیا حج کرنے سے وہ بیشتر
ناقص الایماں مراوہ حیلہ ساز
اور نہ اس نے حج کیا اے ہوشیار
اور پہلے حج سے خود بھی مر گیا
مثل معذوروں کے ہے وہ بیخطا

ارکان حج جن کے بدوں حج درست نہیں

پانچ[۱] ہیں ارکان حج جن کے بغیر
حج نہیں ہوتا ہے کامل اور بخیر

پہلے ہے احرام اور ثانی طواف
دوڑنا ہے پھر صفا مروہ میں صاف[۲]

اور چہارم ٹھیرنا عرفات کا۔
پانچواں منڈوانا[۳] بالوں کا صفا

اور یہی عمرہ کے بھی ارکان ہیں
ماسوا عرفات کے اے نور عین

واجبات حج جن کے ترک سے دم یعنی ذبح جانور لازم ہے

[۱] ہکذا عند الحنفیۃ لیکن اس پر حج کو قیاس کرنا ان کے نزدیک درست نہیں۔ کیونکہ قرض حق العباد ہے اور حج حق اللہ ہے۔ اور حق العباد کی وہ اہمیت پر احادیث ناطق ہیں ۱۲ عرشی

[۲] حنفیہ کے نزدیک حج کے فرض صرف تین ہیں (۱) احرام (۲) عرفات کا وقوف (۳) طواف زیارت ۱۲ عرشی

[۳] حنفیہ کے نزدیک فرض نہیں بلکہ واجب ہے ۱۲ عرشی

[۴] حنفیہ کے نزدیک یہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے ۱۲ عرشی

Marfat.com

واجباتِ حج[1] ہیں سارے چھ امور
ترک پر جن کے ہو قربانی ضرور

ایک تو میقات سے احرام ہو
عرفے میں رہنا (دوم) تا شام ہو

تیسرے مزدلفے میں ہو شب بسر
چوتھے کنکر مارنا جمرات پر

پانچویں منزل ہو میدانِ منا
پھر طواف صدر ہے واجب چھٹا

اور ادائے حج عمرہ کیلئے
قاعدہ ہیں تین علماء نے رکھے

یعنی افراد و تمتع اور قران[2]
تم عمل کر لو کسی پر بیگماں

حج کے ممنوعات

موزہ اور کرتہ عمامہ اور ازار
ہیں یہ ممنوعات حج اے ہوشیار

چادر و تہ بند اور نعلین کو
پہنو لیکن اپنے سر کو مت ڈھکو

اور لباسِ دوختہ عورات کو
ہے روا ہر طرح اے مردِ نکو

پر چھپائے منہ وہ ایسی چیز سے
جو نہ مطلق اس کے چہرہ کو لگے

اور خوشبو کا لگانا ہے بُرا
گر لگا سر کے تو دم واجب ہوا

سر منڈائے یا کترواوے چہارم
اس بہم واجب ہے اسے نیکو خصال

قصد پچھنے کنگھی سرمہ ہے روا
کچھ نہیں ڈر ان کے استعمال کا

---

[1] حنفیہ کے نزدیک کل واجب بائیس ہیں جن کو ہم نے اپنی متعدد تالیفات مثلاً تاریخ مکہ مواعظ عرشی اور اسلام کی چوتھی کتاب میں تفصیلاً لکھا ہے۔ سعی صفا و مروہ اور سر منڈانا بھی ان میں شامل ہے ۱۲ عرشی

[2] افراد:- اسی سال میں محض حج کرنا جس کے ساتھ عمرہ نہ ہو ۱۲

تمتع:- صرف عمرہ کے لئے بیت اللہ تک کا احرام باندھا جائے طوف القدوم بجا لا کر سعی سے فارغ ہو کر احرام کھول دے۔ پھر کسی دن حج کا احرام باندھے ۱۲

قران حج و عمرہ دونوں کے لئے اکٹھا احرام باندھنا ۱۲ ۵ یعنی ذبیحہ ۱۲

Marfat.com

سر بسر ممنوع ہے فعلِ جماع
اس سے ہو جاتا ہے حج بے انتفاع

اور ہیں ممنوعات میں بوس و کنار
جو ہیں صحبت کے لوازم آشکار

ایسی حالت میں مذی نکلے اگر
اُس کے بدلے ایک دنبہ ذبح کر

مت کرے حیوان بڑی کا شکار
ورنہ لازم ہو گا دم سارے ہوشیار

جیسے جو پایہ کو مارے گا وہاں
ویسے ہی دینا پڑے گا بیگماں

نکلنے کے آغاز سے احرام تک کی سنتیں

جب کہ ہو عزم سفر اے باشعور
توبہ کرنی چاہیئے پہلے ضرور

جن کے حق تجھ پر ہوں کر اُنکو ادا
رکھ نہ قرضہ یا امانت مطلقا

اور نفقہ جن کا تیرے ذمہ ہو
دے انہیں اتنا کہ واپس آئے تو

پھر جو جانے آنے کو کافی ہو مال
اپنے ہمراہ لے تو از وجہ حلال

خرچ میں تنگی نہ کر اے باشعور
بلکہ دینا چل فقیروں کو ضرور

اور چلتے وقت بھی خیرات کر
فی امان اللہ مبارک ہو سفر

پھر کوئی ساتھ اپنے لے ایسا رفیق
خیر کا جو ہو مددگار و شفیق

یہ اگر بھولے دلائے یاد وہ
یہ جو گھبرائے کرے امداد وہ

گر کرے نامردی اس کا نفس پر
پس وہ مردانہ کرے اُسکی مدد

وقت چلنے کے ضرور اے پاکباز
چاہیئے پڑھنی یہ دو رکعت نماز

رکعت اوّل کی ہے ترکیب یوں
فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون

دوسری میں قل ھو اللہ بالتمام
اپنے حق میں کر دعا بعد سلام

صدق کر مجھکو عطا یا ربنا
اور اخلاص و صفا یا ربنا

ہے سفر میں تو رفیق اے ذوالجلال
اور گھر میں حافظ اہل و عیال

Marfat.com

تو نگہباں ہے مری ہر چیز کا
جب نکل کر آئے دروازہ کے پاس

یا خدا تجھ کو ہے دل میں اب سونپتا
یہ دعا اسلم پڑھے اے حق شناس

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ

شروع اللہ کے نام سے میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں نہیں قوت اور طاقت مگر اللہ کے ساتھ اے میرے پروردگار

اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے

اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا

یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے الٰہی میں خوشنودی سے آمادہ سفر نہیں ہوا نہ خود نمائی سے اور نہ

رِیَاءً وَّلَا سُمْعَۃً بَلْ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَ

دکھاوے کے لئے نہ طلب شہرت کیلئے بلکہ نکلا ہوں تیرے غضب سے بچنے کیلئے اور تیری خوشنودیوں کے اتباع کیلئے اور

فَضَاءَ فَرْضِكَ وَاتِّبَاعَ سُنَّۃِ نَبِیِّكَ وَشَوْقًا اِلٰی لِقَائِكَ

تیرے فرض کے ادا کرنے کے لئے اور تیرے نبی کی سنت ادا کرنے کے لئے اور تیری ملاقات کے شوق کیلئے

احرام کے آداب

پہنچے جب میقات پر پھر بیگماں
پھر تراشے ناخن اور مونچھوں کے بال
پھر پہلے کپڑے اوتارے جسم سے
ایک تہمد ایک چادر ہو سفید
پھر ملے خوشبو لباس و جسم پر
مصطفیٰ کے سر میں جو مشک تھی
پھر کرے احرام کی نیت عیاں
مستحب یہ ہے کہ لبیک و دعا

صاف و شستہ ہو نہا دھو کر وہاں
داڑھی اور سر میں کرے کنگھی خلال
پہنے وہ کپڑے سفید احرام کے
رنگ ہے مرغوب اللہ کو سفید
گو رہے احرام میں اس کا اثر
جو کہ تھی احرام سے پہلے لگی
حج ہے یا عمرہ تمتع یا قراں
شوق کی آواز سے پڑھ لے ثنا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرْضِہٖ وَتَقَبَّلْہُ

الٰہی میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان کر دے اور اسکے فرض ادا کرنے میں مجھے مدد دے اور اسکو مجھ سے

مِنِّیْ

قبول فرما

پھر جہاں خلقت کا دیکھے اژدحام
اوترے سواری سے یا ہو وہ سوار
زور سے چیخے نہ آہستہ کہے
مسجدِ میقات اور بیت الحرام

یا اترنے چڑھنے کا آئے مقام
چاہیئے لبیک کا کہنا پکار
مسجدیں تینوں ہیں لیکن چیخ لے
خیف کی مسجد کہ ہیں حج کے مقام

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے آداب

یہ خداوندِ تقدس کا ہے گھر
ذی طوی میں غسل کر کے با ادب
ہوتے ہی داخل حرم میں ایجواں

اس میں اے حاجی ادب سے پاؤں دھر
مکہ میں داخل ہو بسم اللہ اب
اس کلامِ شوق سے ہو دُر فشاں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ

الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے پس حرام کر دے میرا گوشت اور میرا خون اور میرا جسم آگ پر

وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَ

اور مجھے امن دے اپنے عذاب سے اس روز جبکہ تو اپنے بندوں کو زندہ کریگا اور مجھکو اپنے دوستوں سے بنا

اَھْلِ طَاعَتِکَ

اپنے طاعت گذاروں سے بنا

جبکہ کعبہ پر پڑے تیری نظر
پڑھ یہ کلمہ صدق دل سے سر بسر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَ

نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے الٰہی تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے اور

Marfat.com

دَارُكَ دَارُ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا

تیرا گھر سلامتی کا گھر ہے بابرکت ہے تو اے بزرگی اور بڑائی والے الٰہی یہ تیرا

بَيْتُكَ عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ اَللّٰهُمَّ فَزِدْهُ تَعْظِيمًا وَمَهَابَةً

گھر ہے جس کو تو نے عظمت دی ہے اور بزرگی دی ہے اور شرف دیا ہے الٰہی پس اسکی عظمت زیادہ کر اور

تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ اَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا اَللّٰهُمَّ

اسکا شرف اور بزرگی زیادہ کر اور اسکا رعب زیادہ کر اور اس کے حج کرنے والے کی نیکی اور بزرگی زیادہ کر الٰہی

افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ جَنَّتَكَ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے اور داخل کر مجھ کو اپنے بہشت میں اور پناہ دے مجھکو شیطان

الرَّجِيْمِ

مردود سے

ہوتے ہی کعبہ میں داخل جا بجا	پھر بنی شیبہ سے پڑھ کر یہ دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ

اللہ کے نام سے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ کیطرف سے اور اللہ کی طرف اور اللہ کی راہ میں اور

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملت پر

پھر حجر اسود کو جا کر لو سے	ہاتھ سے اس کو لے اور بولے

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِيْ وَفَّيْتُهُ اَشْهَدْ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ

الٰہی میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا تو میرے پورا کرنے پر گواہ ہو جا

کر نہ بوسہ سکے کوئی جلا	سامنے ہو کر ہی پڑھ لے یہ دعا
پھر کرو تم طوف اے اہل علوم	تام ہے اس طوف کا طوف قدوم

حاشیہ حجر اسود یہ پتھر ہے نہایت سیاہ گول تقریباً دو فٹ کے دور میں اسکو عقیق سیاہ سمجھنا چاہیئے یہ کعبہ کے شرقی و جنوبی گوشہ میں باہر کی جانب گز بھر کی بلندی سے چاندی کے حلقہ میں جڑا ہوا ہے۔ خدا جانے کسی زمانہ سے اس کے نو ٹکڑے ہو گئے تھے جن کو ملا کر ایک ہی جگہ جمع کر دیا ہے اس پتھر کو نہ کوئی مسلمان پوجتا ہے نہ حاجت روا سمجھتا ہے مگر چونکہ یہ جنت سے حضرت آدم کے ساتھ آیا تھا اس لئے اسکو مقدس سمجھتے ہیں ۱۲ تفسیر حقانی

Marfat.com

بیان طواف

جن شرائط سے کہ ہوتی ہے نماز
ستر عورت اور پاکی وضو
پیشتر گر طوف سے تو اضطباع
جو وہ فرما گئے ہیں مصطفیٰ

سب ہو مرعی طوف میں اے پاکباز
ہاں مگر جائز ہے اسمیں گفتگو
جیسے پھرتا ہو کوئی رب کا شجاع
پڑھتا رہ ہر دور میں تو حاجیا

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً

اللہ کے نام سے اور اللہ بڑا ہے الٰہی میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور

بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تیرے عہد کو پورا کیا تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کیا

سامنے ہے سنگ اسود کے مقام
اس جگہ چل کر پڑھ اے نیک نام

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ

الٰہی یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے

وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَوَجْھَکَ

اور یہ مقام آگ سے تیری پناہ میں آنے والے کا ہے الٰہی بیشک تیرا گھر بڑا ہے اور تیری ذات

کَرِیْمٌ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَمِنَ الشَّیْطٰنِ

بزرگ ہے اور ارحم الراحمین ہے پس مجھکو پناہ دے آگ سے اور شیطان

الرَّجِیْمِ وَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ اَھْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

مردود سے اور حرام کر میرا گوشت اور میرا خون آگ پر اور امن دے مجھکو روز قیامت کے خطروں سے

وَاکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اور کفایت کر مجھ کو دنیا اور آخرت کی تکلیف سے

سلہ مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کو تعمیر فرمایا تھا ۱۲

Marfat.com

آگے چل رکنِ عراقی تک ذرا		یہ دعا پھر پڑھ وہاں تو باصفا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَ
الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں شرک سے شک سے کفر سے نفاق سے اور
الشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
تفرقہ سے اور بدخلقی سے اور بدنمائی سے اہل میں اور مال میں اور اولاد میں

پھر پہنچ میزاب[1] پر نزدِ حطیم[2]		یہ دعا پڑھ دل سے اے مردِ فہیم

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنَا تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ
الٰہی ہم کو سایہ میں رکھ اپنے عرش کے نیچے اس روز جبکہ کوئی سایہ نہ ہوگا مگر تیرے عرش کا سایہ الٰہی
اَسْقِنِیْ بِکَاْسٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا
پلا مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے کے ساتھ وہ شربت کہ جس کے بعد پھر کبھی بھی مجھے پیاس نہ لگے

شوق سے پھر رکنِ شامی پر گذر		یہ دعا پڑھ اس جگہ اور عجز کر

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً
الٰہی اس کو حج پاک بنا دے اور کوشش قابل قدر اور گناہ بخشا ہوا اور ایسی تجارت
لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
جس میں خسارہ نہیں اے غالب اے غفور اے پروردگار بخشدے اور رحم کر اور درگذر کر اس سے جو تو جانتا ہے
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
بیشک تو بہت غالب اور بزرگ ہے

پھر پہنچ رکنِ یمانی کے قریب		یہ دعا پڑھ تیرا خالق ہے مجیب

[1] رکن خانہ کعبہ کے گوشوں کا نام ہے ۱۲

[2] میزاب ایک سنہری پرنالہ ہے کعبہ کا یہ حطیم کی طرف پڑتا ہے۔ یہاں اکثر دعا قبول ہوتی ہے اور اس میں ایک سرّ ہے ۱۲

[3] حطیم کعبہ کا وہ ٹکڑا ہے جو قریش نے تعمیر میں چھوڑ دیا تھا وہ اب تک چھوٹا ہوا ہے اور ایک قوسی شکل سے سنگ مرمر کی دیوار تخمیناً گز بھر اونچی بطور نمونہ بنیاد قدیم پر بنی ہوئی ہے ۱۲

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ

آلٰہی میں پناہ چاہتا ہوں تیری کفر سے اور پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے اور

عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِزْیِ

قبر کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دنیا اور آخرت کی رسوائی سے

پھر یمانی اور حجر کے درمیاں		چاہیئے لانی دعا یہ برزباں

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا بِرَحْمَتِکَ

اے اللہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو

عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ

اپنی رحمت سے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے

سنگ اسود پر پہنچ کر جان من		ہے دعا مانگ از جناب ذوالمنن

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِکَ اَعُوْذُ بِرَبِّ ھٰذَا الْحَجَرِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ

الٰہی بخش مجھ کو اپنی رحمت کے ساتھ میں پناہ پکڑتا ہوں اس پتھر کے پروردگار کی قرض سے اور محتاجی سے

وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اور سینے کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے

ایک پھیرا ہو گیا اب طوف کا		سات پھیرے ایسے ہی کرلے قضا
سات پھیروں میں یہی جملہ دعا		مانگی جائیں باکمال اتقا
چاہیئے بس تین پھیروں میں رمل		مابقی میں حسب عادت چال چل
اس کو کہتے ہیں رمل اے ہوشیار		تیزی و تندی سے چلنا باوقار
جلد رکھنا پاس پاس اپنا قدم		زور طاقت ہے یہ رمل اے محتشم
اور اگر خلقت کا دیکھو ازدحام		ہو وہاں مشکل رمل کا انتظام

Marfat.com

دور ہو کر اک ذرا گردِ مطاف[1]
اور حجر کا بوسہ گر ممکن نہ ہو
اس طرح ہی رکنِ یمن کا استلام
ہو مکمل جب طوافِ کعبہ ستّہ بار
وہ جگہ ہے نام جس کا ملتزم
ہے قبولیتِ دعا کا یہ مقام
سینہ و رخسار و سر لیں ذرا

چاہیے کرنا دل و تن صاف صاف
ہاتھ سے کر کے اشارہ چومِ لو
کر لیں تکبیر آنحضرت نہیں الا نام
با خلوص و شوق و عجز و انکسار
شیفتہ ہو کر چمٹ اس سے بہم
تو چمٹ دیوار سے اس کے تمام
اس کا پردہ تھام کر پڑھ یہ دعا

يَا رَبِّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعِذْنِي مِنَ

اے خانہ کعبہ کے پروردگار میری گردن آگ سے چھڑا دے اور پناہ دے مجھ کو

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعِذْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي

شیطان مردود سے اور پناہ دے مجھ کو ہر برائی سے اور قناعت دے مجھ کو اپنے دیئے ہوئے رزق پر

وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَتَيْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ

اور مبارک کر میرے لئے جو تو نے دیا ہے الٰہی یہ گھر بیشک تیرا گھر ہے اور بندہ

عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ

تیرا بندہ ہے اور یہ مقام آگ سے تیری پناہ میں آنے والے کا ہے الٰہی مجھ کو

الْمُعَافِينَ مِنْهَا وَمِنْ عَذَابِكَ

اس سے معافی پانے والوں میں شامل کر لے

کر خدا کی بھی یہاں مدح و ثنا
مانگ لے اللہ سے اپنی مراد
پھر مقامِ پاک ابراہیم پر

بھیج صلِ علیٰ پڑھ درود و با صفا
بخشوا عصیاں کرا صلحِ معاد
پڑھ دعا کہ مختصر سر لیں ذرا

[1] مطاف: جس کو کہتے ہیں کہ جس پر لوگ کعبہ کے ارد گرد طواف کرتے ہیں ۱۲

Marfat.com

پھر حجر کو بوسہ دے کر جا جیا | چل صفا و مروہ کی جانب ذرا

بیان صفا و مروہ

کیا مقدس ہے یہ کوہ پر فضا | ہے صفائی سے سمی بالصفا
اس پہ چڑھ کر کر تو کعبہ پر نظر | دیکھا کرتے تھے یونہی خیر البشر
پھر صفا پر چڑھتے چڑھتے اے فتا | دیکھ کر کعبہ کو پڑھ تو یہ دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا
اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے تمام تعریف اللہ کے لئے اسپر کہ اس نے ہمکو ہدایت دی اللہ کے لئے
عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِہٖ کُلِّھَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہُ الْمُلْکُ
اس کی تمام نعمتوں پر نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکے لئی اسکی ہے
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور اس کے لئے ہے تعریف وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر

احیاء العلوم میں یہاں بہت لمبی دعائیں لکھی ہیں
جو منا سک حج کے اکثر رسالوں میں درج ہیں

اونچی پاک پر پڑھ صفا و مروہ | مانگ اللہ سے ہر نفع و سود
پھر اتر کر دوڑ مروہ کی طرف | مانگ من سے پھر دعا با شرف

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم کر اور درگذر کر اس سے جو تو جانتا ہے بیشک تو بہت باعزت اور بزرگتر ہے
اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الٰہی دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

جا جیا زمی سے چل تا سبز میل | ہے صفا سے سبز میل چھ میل

Marfat.com

پاس جا کر میل کے پھر کر رمل
میل ثانی سے تو چل پھر نرم چال
وہ دعائیں جو صفا پر تھیں پڑھی
ہو گئی یہ سعی کامل ایک بار
سبز میلوں میں ضروری ہے رمل
سعی اور طوفِ قدوم اے بختیار

میل ثانی تک یہی تو چال چل
مروہ کے زینہ پہ چڑھ اے نیک فال
کوہِ مروہ پر بھی جا کر پڑھ وہی
سات بار ایسے ہی کر اے ہوشیار
اور پھر باقی جگہ آہستہ چل
ہو چکا پورا بفضلِ کردگار

بیان عرفات میں ٹھہرنے کا

مجمع حجاج عرفاتِ جلیل
ہے یہ خود اللہ کی مہمانی کے
ساتویں ذی حج کو بعد ظہر بس
آٹھویں تاریخ ہر فرزند بشر
کلمۂ لبیک با شوق تمام
حضرت ابراہیم کی مسجد سے تو
پھر پہنچتے ہی منا میں اے فتا

جس پہ ابراہیم کہلائے خلیل
ہیں اترتے اس میں مہمانِ خدا
خطبہ پڑھتا ہے خطیب خوش نفس
جا کے رہنا ہے منا میں رات بھر
تو بھی کہنا چل منا کو اے ہمام
چل پیادہ تا بعرفات اے نکو
یہ دعا مانگ از جنابِ کبریا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنِّیْ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ وَ

الٰہی یہ منا ہے میں مجھ پر احسان کر جو احسان کہ تو نے اپنے دوستوں پر کیا ہے اور

وَاَھْلِ طَاعَتِکَ

اپنے اہل طاعت پر

صبح کو نو کی رہِ عرفات میں
راستے میں یہ دعا پڑھتے چلیں

ملہ پیادہ چلنے کی شرط استحباب کے لئے ہے نہ کہ وجوب لیذا اگر سوار ہو کر جانا بھی جائز ہے ۱۲ عزیزی

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غَدْوَۃٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ وَاَقْرَبَھَا مِنْ رِضْوَانِكَ

الٰہی بنا اس صبح کو سب سے اچھی صبح جو میں نے کبھی دیکھی ہوں اور زیادہ قریب اپنی خوشنودی سے

وَاَبْعَدَھَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ غَدَوْتُ وَاِیَّاكَ رَجَوْتُ

اور زیادہ دور تیری ناراضگی سے الٰہی میں نے تیری طرف صبح کی ہے اور تجھ سے امیدوار ہوں

وَعَلَیْكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْھَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاھِیْ بِہٖ

اور تجھ پر اعتماد رکھتا ہوں اور تیری رضا کا طالب ہوں پس مجھ کو اس کے زمرے سے بنا جس پر

الْیَوْمَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَفْضَلُ

یہ دن فخر کرتا ہے اور وہ مجھ سے بہتر اور افضل ہے

ہے جو بطنِ عرنہ اور کمزہ مقام
اُس جگہ پر چاہیئے کرنا قیام

قبہ عالی شہِ جنّ و بشر
نصب ہوتا تھا اسی جا بیشتر

غسل کر کے پھر پڑھے خطبہ خطیب
اے خوشا قسمت جو ہو سننا نصیب

جمع کر لیں ظہر و عصر اس جا میں سب
ایک اذاں تکبیر دو ہوں بے نصب

پھر پڑھے تسبیح و تحمید خدا
اور کبھی تہلیل و تکبیر و دعا

اور کبھی ہو توبہ توبہ کی پکار
رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یا کردگار

اور نہ اُس دن روزہ رکھنا چاہیئے
ہر دعا پر تا کہ تو قادر رہے

ایسے مجمع میں توقع ہے ضرور
ہو دعا مقبول تیری بے قصور

چونکہ سنت ہیں دعائیں وہ پڑھے
ان میں سے بہتر ہے یہ اے نیک لے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ

نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کی ہے بادشاہی اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ

یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے نہیں مرتا اسکے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر شے پر قادر ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا

الٰہی ڈال میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھوں میں نور

Marfat.com

وَفِی لِسَانِی نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَیَسِّرْ لِی اَمْرِی

اور میری زبان میں نور الٰہی میرے سینے کو کھول دے اور میرا کام آسان کر دے

عرفہ سے مزدلفہ کو جانا

ہو روانہ دل پہ چھیڑے عرفات سے
پر سواری کو نہ تیز اپنی کرے

ہو نہاکر داخل مزدلفہ تو
ہے حرم کا یہ بھی حصہ اے نکو

راہ میں لبیک بھی کہتا چلے
ہو پہنچے مزدلفہ میں جب تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ مُزْدَلِفَۃٌ جَمَعْتَ فِیْھَا اَلْسِنَۃً مُّخْتَلِفَۃً نَسْئَلُکَ حَوَائِجَ

الٰہی یہ مزدلفہ ہے جس میں تو نے مختلف زبانیں جمع کر دی ہیں ہم تجھ سے از سر نو حاجات طلب کرتے

مُؤْتَنِفَۃً فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ

پس مجھ کو ان لوگوں سے بنا جنہوں نے تجھکو پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور تجھ پر بھروسہ کیا تو تو نے انکا کام بنا دیا

شب کو مزدلفہ میں ٹھہرے ہے حکم
ورنہ لازم ہوگی قربانی ضرور

رات بھر لیتا ہے اللہ کا نام
پتھر بڑے نرٹ کے کرے قصد قیام

اور نماز صبح پڑھ کر چل پڑے
اور یہاں سے کنکریں ستر چنے

مشعر اقدس میں ہے لا کلام
یہ مکرر ہو کر پڑھے اس جا کلام

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ

الٰہی بطفیل مشعر الحرام کے اور بطفیل بیت الحرام اور بطفیل شہر حرام کے اور

وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ

بطفیل رکن اور مقام کے پہنچا دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ہماری طرف سے آداب و سلام اور داخل کر ہمکو

السَّلَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

سلامتی کے گھر میں اے بزرگی اور بڑائی والے

Marfat.com

پہلے دن جمرہ عقبہ سے کنکر مارنے کے بعد منیٰ میں آنا

پہلے دن جمرہ عقبہ سے کنکر مارنے کے بعد منیٰ میں آنا

ہو رواں لبیک ہی کہتا ہوا
چاہیئے طے اسکو سرعت سے کریں

ہو گئی صبح سعادت اب پدید
آج درگاہِ خدا میں اے جناب
چل منا میں جمرۂ عقبہ کے پاس
قبلہ رُخ ہو کر کھڑا ہو اے جواں

ہو مبارک حاجیو یہ روز عید
ہو گئے حج لاکھ بندے بار یاب
سات کنکر مار اوسکو بے ہراس
ساتھ ہر کنکر کے یہ پڑھ سنگیاں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی طَاعَۃِ الرَّحْمٰنِ وَرَغْمِ الشَّیْطَانِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ

اللہ بہت بڑا ہے میں کنکر مارتا ہوں رحمٰن کی طاعت پر اور شیطان کے برخلاف الٰہی میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں

وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ

اور تیرے نبی کی سنت پر چلتا ہوں

بعدہٗ لبیک اور تکبیر کو
لیک پڑھے ہر نمازِ فرض کے
ظہر سے دسویں کی اس تکبیر کو
ذبح کر قربانی اپنی اے فتا

پس ہر موقوف کر اے نیک خو
بس یہی تکبیر پڑھنی چاہیئے
تیرھویں کی صبح تک پڑھتے رہو
اور وقتِ ذبح پڑھ تو یہ دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ تُقَبَّلُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَہٗ

اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے الٰہی یہ تجھ سے ہے اور تیرے واسطے اور تیری طرف سے قبول کر تجھ جس طرح

لہ محسر بضم المیم وفتح الحاء المهملة وكسر السين المشددة وبالراء (شامی) وهو واد بأسفل من دلفة سمي بذلك لما وقف فيه ابرهة بالفيل معترضا (جوہر) اصل مسودہ کا شعر یوں تھا ۔ وادی محشر کہ جبکے قریب ہے تیز چلنا اے حبیب ۔ ولا یخفی ما فیہ من الخطاء الجلی ۱۲ عرشی

Marfat.com

مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ

اپنے خلیل ابراہیم سے۔

سب سے قربانی ہے بہتر اونٹ کی
ہاں مگر بکری سے ہے دنبہ بھلا

پھر ہے گاؤ پھر ہے بکری اے اخی
حسب ارشادِ جنابِ مصطفٰے

حدیث خَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ

سب سے اچھی چیز قربانی دنبے کی ہے

اور جو کوئی جانور ہو عیب دار
لنگڑا ہو یا سینگ ٹوٹا خستہ جان
خارشی ہو یا ہو لاغر اس قدر
پھر مُنڈائے مرد اپنے سر کے بال
جتنے ممنوعات تھے احرام کے
رہ گئی اب باقی عورت اور شکار

اُس کی قربانی نہ کرنا زینہار
یا دریدہ یا بریدہ ناک کان
جس کو چلنا بھی ہو مشکل بسر
اور کترواتے زنِ فرخندہ فال
سب حلال اب حاجیوں پر ہو گئے
اُن کا بھی پھر حال ہو گا آشکار

ذکر طواف زیارت

کیجئے پھر طوف کعبہ اے فتا
یہ بھی حج کا ایک ہے رکنِ تمام
کر چکا یہ طوف جب اے نیک حال
پھر طوفِ رکن کے پھر اے ہمام
جس گھڑی طوفِ زیارت کر چکے
رات کو ٹھہرے منا میں لاکلام
گیارھویں کو دن ڈھلے اے ہوشیار

ہم نے جس صورت سے پہلے ہے لکھا
اور زیارت کا طواف اِس کا ہے نام
ہو گئی عورت بھی تب اس پر حلال
سب حلال اُس پر ہوا جو تھا حرام
پھر منا میں لوٹ آنا چاہیئے
لیلۃ القر کہتے ہیں اس شب کا نام
جمرۂ اولےٰ کو کنکر سات مار

Marfat.com

برطھ کے آگے راہ سے ہو کر جُدا
رو بقبلہ مانگے اللہ سے دُعا

جمرۂ وسطےٰ پہ چل کر باوقار
پھر کرے پہلی طرح سب اپنے کار

جمرۂ عقبہ پہ ایسا ہی کرے
اپنی منزل گہ میں پھر آکر رہے

بارھویں کی ظہر پڑھ کر اے تقی
کنکریں اکیس مارے ویسے ہی

تھے یہی اعمال حج اے مستطاب
ختم شد واللہُ اعلمُ بالصّوَاب

بیان عمرہ

حج سے پہلے یا کہ پیچھے یا کبھی
عمرہ کرنے کا ہو خواہاں جس کا جی

پس نہا دھو کر بآداب تمام
جامۂ احرام پہنے لا کلام

پھر جو عمرہ کا ہے میقات و مقام
اُس جگہ سے اُسکی نیت کر تمام

سب سے جعرانہ ہے افضل بیگماں
مکّہ و طائف کے جو ہے درمیاں

وہ جو مسجد ہے بنامِ عائشہ رض
اس میں دو رکعت ادا کر بے ریا

منہ سے ہو لبیک کا جاری کلام
آئے مکّہ میں سُوئے بیت الحرام

اور طوافِ کعبہ کر کے سات بار
پھر صفا مروہ میں دوڑے سات بار

پھر منڈائے بال سر کے لا کلام
عمرہ پورا ہو گیا اے نیکنام

پیٹ بھر کر آبِ زمزم کو پیئے
جس سے تن جائے شکم اے نیکیے

بلکہ پانی کھینچ اپنے آپ ہی
پھر دعا مانگے بدرگاہِ غنی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَارْزُقْنِیْ اِخْلَاصَ

الٰہی اس کو شفا بنا دے ہر مرض سے اور عارضے سے اور مجھے اخلاص عطا فرما

طوف وداع

دیس کو جانے کا جب آئے خیال
پھر کرو طوفِ حریمِ ذوالجلال

Marfat.com

مت کر واس میں رل اور اضطباع
کیونکہ ہے یہ تو فقط طوفِ وداع

اور مقامِ پاک ابراھیم پر
پڑھ دوگانہ پیچھے زمزم پیٹ بھر

ملتزم پر کہ ہے وقتِ فراق
الفراق اے خانۂ ربّ العتاق

الوداع اے مایۂ جانِ الوداع
الوداع اے بیتِ رحمانِ الوداع

الوداع اے مہبطِ نورِ احد
پھر بھی لائے ہم کو اللہ الصمد

عاجزی سے حاجیا پھیلا کے ہاتھ
مانگ مولیٰ سے دعا یہ دل کے ساتھ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ

الٰہی یہ گھر تیرا گھر ہے اور بندہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا فرزند ہے اور

اَمَتِکَ حَمَلْتَنِیْ عَلٰی مَا سَخَّرْتَ لِیْ مِنْ خَلْقِکَ حَتّٰی سَیَّرْتَنِیْ فِیْ

تیری کنیز کا فرزند ہے تو نے اس سواری پر سوار کیا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے میرے لئے مسخر کی یہاں تک کہ تو نے

بِلَادِکَ وَبَلَّغْتَنِیْ بِنِعْمَتِکَ حَتّٰی اَعَنْتَنِیْ عَلٰی قَضَاءِ مَنَاسِکِکَ فَاِنْ

اور مجھ کو اپنی نعمت پر فائز کیا حتیٰ کہ مجھے اعمال حج کے پورا کرنے پر تو نے مدد دی پس اگر

کُنْتَ رَضِیْتَ عَنِّیْ فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضًی اِلَّا فَمِنَ الْاٰنَ قَبْلَ

تو مجھ سے راضی ہے تو مجھ سے اپنی رضا اور زیادہ کر ورنہ اس وقت ہی

تَبَاعُدِیْ عَنْ بَیْتِکَ ھٰذَا اِلَخ

تیرے گھر سے میرے دور ہونے سے پہلے راضی ہو جا الخ

دیکھنا چل اس کو چلتے چلتے بھی
جیسے دیکھے پار کو شہید کوئی

زیارت مدینہ منورہ

حدیث مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۔

جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کریگا گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی ۔

حدیث مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ یَفِدْ اِلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ ۔

جو شخص مقدور رکھتا ہوا میری طرف نہ آئے اس نے مجھ پر ظلم کیا ۔

Marfat.com

حدیث مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا یَهِمُّهٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا ۔

جو شخص قصداً میری زیارت کو آئے اور صرف زیارت کے لئے آیا ہو اللہ پر حق ہے کہ میں اس کا شفیع ہوں۔

مشہد مولا بھی دیکھو حاجیو کعبہ تو تم دیکھ ہی آئے ہو اب گلشنِ کون و مکاں کا تازہ تر فرش ہیں اس در کے ہفت افلاک بھی		مرقدِ آقا بھی دیکھو حاجیو کعبہ کا کعبہ بھی دیکھو حاجیو یہ گلِ رعنا بھی دیکھو حاجیو قبۂ اعلےٰ بھی دیکھو حاجیو
رنگ نیرنگی بہارِ کن فکاں گنبدِ خضرا بھی دیکھو حاجیو		
جب مدینہ کے نظر آئیں درخت		یہ دعا پڑھ اے عزیز نیکبخت

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا

الٰہی یہ تیرے رسول کا حرم ہے پس اس کو میرے لئے دوزخ سے بچاؤ بنا دے اور امن

مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ

عذاب سے اور برے حساب سے

غسل کر کپڑے پہن خوشبو لگا		باادب داخل ہو اور پڑھ یہ دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ

اللہ کے نام سے اور رسول کی ملت پر اے میرے پروردگار داخل کر مجھے (مدینہ میں) بہتری کے ساتھ

وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝

اور لیجا مجھے (مکے سے) بہتری کے ساتھ اور کر میرے لئے اپنے ہاں سے زوردار سلطنت۔

جب نظر تیری پڑے دیوار پر		پڑھ درود اس مطلع الانوار پر

Marfat.com

روضۂ محبوبِ سبحانی ہے یہ
مبدءِ انوارِ ربّانی ہے یہ

کر ادا دو رکعتیں منبر کے پاس
ہے یہ آدابِ نبی اے حق شناس

زہ مبارک قبۂ قبرِ جناب
شہدِ انور مزارِ مستطاب

با ادب باقاعدہ اور باحیا
قبر کے بائیں طرف ہو تو کھڑا

دیکھنا رہ نور کے آثار کو
مت لگا ہاتھ اپنا اُس دیوار کو

بوسہ دینا ہاتھ رکھنا اے عزیز
ہے خلافِ ادب و رسمِ بے تمیز

بلبلوں کا چہچہا بھی مات ہو
وہ سلامِ شوق اور صلوات ہو

اَلسَّلَامُ اے دِل کے درماں اَلسَّلَامُ
اَلسَّلَام اے چارۂ جان اَلسَّلَامُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول — سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

آپ پر اے اللہ کے امین — سلام ہو آپ پر — اے اللہ کے حبیب

گر سلام اپنا کسی نے بھیجا
چاہیئے اُس کو بھی یوں کرنا ادا

ای شہنشاہِ جہاں خیر الانام
کیجئے مقبول اسکا بھی سلام

اِس سے پھر اک ہاتھ ہٹ کر لا کلام
حضرتِ صدیقؓ پر بھیجے سلام

اس سے پھر اک ہاتھ ہٹ کر ہیں عمرؓ
دونوں پر یوں پڑھ سلام اے باخبر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام ہو تم دونوں پر اے — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو وزیرو

پھر رسول اللہ کے آسر کے پاس
قبلہ رُخ ہو کر خدا کا کر سپاس

کر خدا کی حمد و تمجید و ثنا
اور درودِ پاک بہرِ مصطفےٰ

Marfat.com

اور کہے یوں بھی کہ اے ربِّ فلق		تو نے فرمایا ہے اور ہے یہ بھی حق

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

اور اگر وہ لوگ جب کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تیرے پاس آئیں پس وہ اللہ سے بخشش مانگیں اور

لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

رسول بھی ان کی بخشش کی دعا کرے تو وہ پائیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا رحم والا

سُن کے تیرا حکم یہ اے کبریا		ہم اطاعت دِل سے لائے ہیں بجا
آئے ہیں اب تیرے پیغمبر کے پاس		پر گناہ و با مظالم بد حواس
اس پیمبر کو تیرے یَا رَبَّنَا		اَب لیا ہم نے شفیع اپنا بنا
توبہ کرتے ہیں ہم اے رَبِّ کَرِیم		فَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم
کر شفاعت اس نبی پاک کی		مقبل و منظور اے رَبِّ غَنِیّ
روضۂ جنت میں ہو پھر تو رواں		قبر اور منبر کے جو ہے درمیاں

حدیث مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ

میری قبر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے

عَلٰی حَوْضِیْ

حوض پر ہے ۔

اس جگہ دو رکعتیں پڑھ ایجواں		ہے یہ اِک جنت کی کیاری بیگماں
پھر بروز پنجشنبہ اے رفیع		چل ادب سے کر زیارت البقیع

گورستان بقیع

دیکھ کتنے زندہ دِل اے پاکدیں		گرم خواب ناز ہیں زیرِ زمیں
گر اُٹھا دیں اپنے چہرے سے نقاب		شرم سے ہو زرد رخسارِ آفتاب

Marfat.com

دیکھ با چشمِ ادب اے ہوشیار
سیّدِ عالم کی پھوپھی کا مزار،

حضرتِ عباسؓ کا مرقد ہے یاں
حضرتِ عثمانؓ کا مشہد ہے یاں

ہے یہاں ابنِ رسول اللہ کا
قبّۂ انور منوّر پُر ضیا،

روضۂ پاکِ حسنؓ ہے پُر بہار
اور زین العابدینؓ کا ہے مزار

کر زیارت سب کی با شوقِ تمام
فاتحہ پڑھ بھیج ان سب پر سلام

جبلِ احد

کس قدر کوہِ احد ہے لالہ زار
ہیں شہیدوں کے یہاں رنگیں مزار

میر حمزہؓ کا بھی ہے قبّہ یہاں
سیّد الشہدا یہی ہیں جانِ جاں

کر زیارت ان کی اے زائر ذرا
پڑھ تو ان سب پر سلام و فاتحہ

مسجدِ قبا

پڑھ قبا مسجد میں شنبہ کو نماز
ہے ثوابِ عمرہ اے اہلِ نیاز

ہے وہاں پر اک کنواں نامی اریس
اُس کا پانی ہے عجب شیریں نفیس

اُس میں ڈالا شاہ نے آبِ دہن
کر وضو پی اس کا پانی جان من

ہر کس شراب آن لب جان بخش خوردہ است
آبِ حیات در نظرش خون مردہ است

سب مزارات و مساجد میں حضور
مستحب ہے جانا یا عیش و سرور

سب زیاراتِ مدینہ کا شمار
نہیں کہتے ہیں وہاں کے نابدار

گر مدینہ میں کوئی چلے ہے قیام
اور رکھے ملحوظ اس کا احترام

بیس عظیم الشان ہے اس کا ثواب
کیونکہ یوں فرما گئے ہیں خود آنجناب

Marfat.com

حدیث لا یصبر علی لاوائھا وشدتھا احد الا کنت لہ شفیعا

جو شخص اس شہر کی تکالیف وشدائد پر صبر کرتا ہے میں اسکی شفاعت کروں گا

چلنے والے جب مدینہ سے چلیں
شوق سے لاکھوں درود ہمدم پڑھیں

یہ تمنا دل میں ہو اے کبریا
پھر بھی مجھکو تو یہاں پہ جلد لا

روضۂ انور کے ہیں خدام جو
کچھ نہ کچھ نقدی سلوکان سے کرو

چند آداب وقیق

سب سے پہلے چاہیئے مالِ حلال
بلکہ ہے اسمیں یہی شرط کمال

پھر ہو اس صدق وصفا سے یہ سفر
محض یادِ حق ہو منظورِ نظر

دل میں جو عظمت مشاعر کی بڑھے
سر بسر ہو یاد مولیٰ کے لئے

پھر جھگڑنا لڑنا اور فحش وبدی
راہِ حج میں یہ نہ ہوں سرزد کبھی

آیت فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

پس نہیں بیہودی کی بات اور نہ گناہگاری اور نہ لڑائی حج میں۔

عورتوں سے دل لگی ہنسنا مذاق
جن سے صحبت کا ہو پیدا اشتیاق

لغو اور فحش اور بے شرمی کی بات
رفث کہلاتی ہیں یہ سب واہیات

طاعتِ مولا میں ہنا سُستی یا
کہتے ہیں اسکو فسوق اہل صفا

کہتے ہیں اسکو جھگڑنے کو جدال
خشم وکینہ جس سے پیدا ہو کمال

بلکہ کرنا افترا طعن وطعن بھی
ہے جدل میں یہ بھی داخل اے اخی

پیدل وبالان پہ ہونا سوار
مرکب مہمل سے ہے یہ نیک کار

مرکب پیدل کہ ہے تکلیف کم
مرکب مہمل کو ہے از بس الم

Marfat.com

اور سواری پر ہے سونا بھی بُرا
اس میں ہے تکلیف اُسکو بر ملا

اور سواری سے اُترنا گاہ گاہ
چاہیئے بے عذر کو اے مرد راہ

تاکہ ہو آرام اسواری کو بھی
بلکہ خوش ہو اس سے مالک کا بھی جی

چاہیئے قرباں کا عمدہ جانور
خوبصورت فربہ و پاکیزہ تر

جس طرح حضرت عمرؓ نے اے اخی
ایک عمدہ اونٹنی تیار کی

قیمت اسکی تین سو تھی اشرفی
لوگ دیتے تھے انہیں قیمت یہی

مصطفےٰؐ سے بولے پھر فاروقؓ یوں
گر اجازت ہو تو اسکو بیچ دوں

اُس کے داموں سے بہت سے اونٹ لوں
اور سبھی اونٹوں کو پھر قرباں کروں

تب ہوا حکم رسولِ نامور
کر دے تو قربان اسکو اے عمر

کیونکہ تھوڑی سی بھی عمدہ شے کوئی
ہے زیادہ غیر عمدہ سے بھلی

گرچہ قیمت اسکی اے اہلِ شعور
تیس اونٹوں کی تھی قیمت بمقصور

لیک قربانی میں بے ریب و گماں
گوشت اور خوں سے نہیں مقصد یہاں

بلکہ یہ مطلب ہے اے پاکیزہ دیں
بخل سے ہو پاک نفسِ مومنیں

ہے یہی قربانیوں سے مدعا
جیسے فرماتا ہے خود رب العلا

آیت لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

نہیں پہونچتے اللہ کو قربانیوں کے گوشت زان کے خون بلکہ تمہاری پرہیزگاری اسکو پہنچتی ہے

اور یہ قیمت کی نفاست کی ہے بات
جانور ہو ایک یا ہوں پانچ سات

خرچ قربانی میں تو جو کچھ کرے
اس سے خوش ہونا مناسب ہے تجھے

اور قبولِ حج کا ہے اِک یہ نشاں
چھوڑ دے سب بد خصائل بیگماں

چھوڑ دے پہلے جو کرتا تھا گناہ
چھوڑ دے افعالِ بد بے اشتباہ

Marfat.com

اور نکمی صحبتیں سب چھوڑ دے
نیک بختوں سے سدا صحبت رکھے

چھوڑ دے لہو و لعب سب یک قلم
یاد مولیٰ میں رہے ثابت قدم

اعمال باطنی اور مقامات سے عبرت پکڑنا

ابتدائے راہ سے تا انتہا
دیکھ اسرار و معانی جا بجا

دیکھ کیا ہونگی تجھے باتیں حصول
کیا کھلیں گے گلشن عبرت میں پھول

جتنے ہیں اعمال حج کے سر بسر
چاہیئے ہر ایک پر کرنا نظر

فکر سے دیکھے گا اُن کو جو کوئی
اسکو حاصل ہوگی عبرت اک نئی

غور سے دیکھے اگر صادق مُرید
اسکو ہوگی اُن سے تنبیہ مزید

جتنا جس حاجی کا ہوگا دِل صفا
جس قدر ہوگا اُسے فہم و ذکا

اتنی ہی معلوم ہوگی اُسکو بات
ان کے اسرار و معانی و نکات

توشہ

خرچ جب لیتے ہیں از وجہ حلال
یوں بھی آجاتا ہے پھر دل میں خیال

کچھ زیادہ چاہیئے زادِ سفر
کیونکہ منزل دُور ہے رہ پُر خطر

اور یہ منزل تک نہ ہو جائے خراب
اس میں آئے یا کہیں کچھ انقلاب

یاد کرنا چاہیئے اے خوش سیر
وہ جو اس سے بھی ہے اک مشکل سفر

یعنی عقبےٰ کا سفر دور و دراز
جس کے رستہ کا ہے تقویٰ برگ و ساز

اس طرح سوچے کہ میرے سب عمل
ہیں اسی منزل کا توشہ بے خلل

جیسے تازہ پختہ ہوتا ہے طعام
چلتے ہیں لیکر اُسے تا آئے کام

لیک وہ پہلی ہی منزل میں شتاب
سڑ کے ہو جاتا ہے ناقص اور خراب

Marfat.com

پھر بوقتِ اشتہا مردِ سفر — ہوتا ہے محتاج و حیران سر بسر
اس لئے ڈر چاہیئے تجھکو ضرور — تا کہیں پائے نہ یہ موقع ظہور
زادِ عقبیٰ ہیں جو یہ نیک عمل — موت کے بعد ان میں آجائے خلل
اور نہ تیرے ساتھ پھر کوئی رہے — سب جدا ہوں شامتِ اعمال سے
تجھ جو زادِ راہ و سامانِ سفر — ہو کے ناقص اور پہونچائیں ضرر
ہوں ریا و کبر و شہوت سے خراب — جیسے سڑ جاتا ہے کھانا اور شراب

سواری

جب سواری سامنے آئے تیرے — پس خدا کا شکر کرنا چاہیئے
تیرا تابع اس نے جو پایہ کیا — تا سفر کی ہو نہ تکلیف و عنا
پھر سواری آخرت کی یاد کر — یعنی وہ تختِ جنازہ پر خطر
ایک روز اُس پر تو چڑھ کر جائیگا — ملکِ عقبیٰ کی طرف اے پارسا

لباس احرام

جب خریدیں چادریں احرام کی — یاد کر اپنے کفن کو اے اخی
اس میں تو اپنا لپٹنا یاد کر — ویسا ہی سامان ہے یہ بے خبر
کیونکہ یہ احرام کا جوڑا لباس — جا کے پہنے گا تو کعبہ ہی کے پاس
کیا عجب ہے یہ سفر پورا نہ ہو — اور تو ہو مرقد کی جانب راہ جو
جبکہ دیدار حرم ذوالجلال — ہو نہیں سکتا ہے بے تغییر حال
یعنی پہنا جائے کچھ لباس بیقیاس — معمولی لباس
شکل مولیٰ بھی بدلی جائے جب — ہو زیارت خانۂ مولیٰ کی تب

Marfat.com

ہے زیارت ایسی ہی اللہ کی
وہ نہ مرنے کے سوا ہوگی کبھی

جبکہ بدلا جائے دنیاوی لباس
تب خدا سے ہوگا بندہ روشناس

جامۂ احرام بھی مثلِ کفن،
بن سِلا ہے سیدھا سادہ پیرہن

خروج از شہر

شہر سے نکلیں تو یوں دل میں کہیں
چھوڑتے ہیں سب وطن کی راحتیں

اپنے دیس اور اہل سے ہو کر جدا
اُس سفر میں جاتے ہیں سوئے خدا

جو کہ ہے دنیا کے سفروں کے خلاف
اور نہ ہے ان کی طرح آسان و صاف

اور یہ سوچے کہ میں اِک بے نوا
کس ارادہ پر کہاں کو چل دیا

واہ کِس کو دیکھنے جاتا ہوں میں
بندۂ ناچیز کہلاتا ہوں میں

ہاں چلا ہوں جانبِ بیتِ خدا
جو کہ ہے شاہِ شہاں رب العلاء

اس گروہِ پاک میں جاتا ہوں اب
جو خدا کے ساتھ پہنچے بے تعب

شوق کی جن کو خدا نے دی ندا
ہو گئے جو مست و مشتاق و فدا

جن کو جانے کا ہوا حکمِ خدا
چل دیئے وہ سب تعلق کر جدا

وہ خدا کے گھر کی جانب چل دیئے
راہ بیت اللہ سے طے کئے

وہ خدا کا گھر کہ ہے جائے رفیع
وہ عظیم الشان ماوائے رفیع

وہ تقدس بارگاہِ بے نظیر
چل دیئے اس کی طرف برنا و پیر

تاکہ بدلے میں خدا کی دید کے
اس کے گھر کی ہے زیارت کیجئے

اس کے بدلے اسکا گھر ہی دیکھکر
اپنا دل بہلائیں مستانہ مگر

اور نہ پہنچا کوئی گر کعبہ تلک
مر گیا وہ راہ میں ہی یک بیک

تو ملاقات اسکی اللہ سے ضرور
بس اسی حالت میں ہوگی بیقصور

Marfat.com

جا رہا ہے گویا وہ اللہ کے پاس		جیسے ہے قرآن میں اے خوش قیاس

آیت وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اور جو شخص نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر آگئی اس وقت

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

موت تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے

جنگل

پھر پھو پھی کر دشت میں میقات تک
گھاٹیوں میں دیکھے جو بے شبہ و شک

پس وہ دہشت یاد کر اے زہد کیش
جو تجھے آئیگی بعد مرگ پیش

یعنی دنیا کے سفر سے سر بسر
آئیگی میقات محشر تک نظر

اور بعد الموت کے ہر حال سے
کر مطابق حال سارے دشت کے

یعنی خوف رہزناں سے اے بصیر
یاد کر وہ دہشت منکر نکیر

دیکھ کر جنگل کے شیر اور بھیڑیئے
یاد آئیں سانپ بچھو قبر کے

ہونا گھر بار اور اقارب سے جدا
قبر کا سب سوچ اس سے ماجرا

یعنی تنہائی و وحشت ہائے گور
سینکڑوں کیڑے مکوڑے مار و مور

الغرض اس دشت کا خوف و خطر
خوف مرقد سے بچائے سر بسر

میقات

کہتے ہیں لبیک جو میقات پر
اس کے معنی یہ سمجھ تو سر بسر

حق کی جانب سے ہوئی ہے اب پکار
اس کا دیتا ہوں جواب آشکار

یعنی میں حاضر ہوں اے رب جہاں
میں ہوں حاضر میں ہوں حاضر بیگماں

Marfat.com

پھر توقع یہ بھی رکھ اے کامیاب ہو گیا مقبول میرا یہ جواب
ساتھ ہی ڈر چاہیئے اس بات کا تجھ کو لا لبیک کی آئے ندا
یعنی تو حاضر نہیں ہے بیگماں اس ہماری بارگاہ میں اے فلاں
تو نہیں ہے مقبلوں میں باریاب مل نہیں سکتا تجھے حج کا ثواب
پس مناسب ہے رکھ اے روشن نگہر دل میں امید و رجا خوف و خطر

حکایت

قلزم سادات کے درِ ثمیں وہ مبارک ذات زین العابدین
باندھا احرام اور ہوئے جس دم سوار ہو گئے وہ زرد رنگ اور بیقرار
پڑ گیا لرزہ بدن پر اس گھڑی تلبیہ کہنے کی بھی طاقت نہ تھی
پھر کسی نے پوچھا اے عالی نسب کیوں نہیں کہتے ہو تم لبیک اب
کیسا یہ لرزہ ہے کیوں ہو زرد رنگ آپ فرمانے لگے تب بید رنگ
خوف ہے مجھ کو کہیں ایسا نہ ہو ہو مری لبیک رد مثل عدو
یعنی لا لبیک و لا سعدیک لا تو یہاں حاضر نہیں ہے مردِ ملا
کہہ کے پھر لبیک بیخود ہو گئے اور بیہوشی میں مرکب سے گرے
کہہ کے لبیک آ گیا ان کو خیال حشر کے موقع پہ بھی ہو گا یہ حال
قبروں سے لبیک گویا سب کے سب جائیں گے خوف و رجا میں سوئے رب
پھر خدا جانے کہ ہوں مقبول ہم یا کہ نامقبول رب ذوالکرم
ایسا ہی میقات کے حاجی سبھی ہیں تردد میں نہایت اس گھڑی

اپنا حج مقبول ٹھہرانا نہیں
اس تردد سے ہیں سب اندوہگیں

Marfat.com

دیدار کعبہ

جب نظر آئے تجھے بیت الحرام
دل میں عظمت اسکے قائم کر تمام

یہ تصوّر کر کہ گویا بر ملا
خاص رب البیت کو ہوں دیکھتا

اور یقین کر لے کہ جیسے اپنا گھر
مجھ کو دکھلایا خدا نے سر بسر

ایسے ہی وہ بے حجاب و بے ملال
ہمکو دکھلائے گا خود اپنا جمال

شکر کر اللہ کا اے خوش خطاب
تو ہوا اللہ کے گھر میں باریاب

تجھ کو بھی خالق نے بالطف و عطا
اپنے زوّاروں میں شامل کر لیا

طوافِ کعبہ

طوف کو بھی تو سمجھ مثلِ نماز
کرادا با خوف و تعظیم و نیاز

لکھ چکے ہم جیسے آدابِ نماز
ویسے ہی اسمیں بھی ہیں سامان و ساز

کچھ ملائک عرش کے گرد اے ہمام
کرتے رہتے ہیں طواف اس کا مدام

اُن فرشتوں کے مشابہ صاف صاف
ہوتے ہیں حجاج بھی وقتِ طواف

متسم حبیب کرتا ہے کعبہ کا طواف
دل ہوا سدم طائفِ حق بیخلاف

ابتدا و انتہا ہے طوف کی
جیسے بیت اللہ پر لازم ہوئی

چاہیئے یونہی بذاتِ کبریا
طوفِ دل از ابتدا تا انتہا

بلکہ بہتر سب سے ہے طوفِ دلی
گرد اس رب العلا کے اے اخی

عالمِ ظاہر میں کعبہ بیگماں
یہہ ہے بس دربار باطن کا نشاں

ہے نمونہ یہ اُسی دربار کا
عالمِ باطن میں جس کی ہے بنا

ہاتھ سے بھی وہ چھوا جاتا نہیں
چشمِ ظاہر سے نظر آتا نہیں

Marfat.com

عالمِ ظاہر میں جیسے یہ بدن — ہے نمونہ دِل کا اے شیریں سخن
دل مقامِ عیب ہیں ہے بالیقین — آنکھ سے محسوس وہ ہوتا نہیں
عالمِ ظاہر بھی اے عالی مقام — عالمِ باطن کا زینہ ہے تمام
جس کسی پر بابِ باطن کھل گیا — پہنچا اس زینے سے وہ تا مدّعا

حجرِ اسود

سنگ اسود چوم کر اے نیک پے — یہ تصوّر دِل میں کرنا چاہیئے
یعنی یہ پتھر بعزّ و احترام — ہے خدا کے ہاتھ کا قائم مقام
ہیں خدا سے اسکی طاعت پر ضرور — کرتا ہوں بیعت بلا ریب و فتور
اور کر عزمِ مصمم اے مرید — تاکہ پورا ہو تیرا یہ عہد شدید
کیونکہ جو بیعت میں کرتا ہے دغا — ہے عذاب و قہر بس اوسکی سزا
اور یہ ہے قولِ شہِ جنّ و بشر — ہاتھ داہنا ہے خدا کا یہ حجر

حدیث اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْاَرْضِ

حجرِ اسود — داہنا ہاتھ ہے خدا کا — زمین میں

بوسہ کعبہ

جب کہ تو پکڑے غلافِ محترم — کر تصوّر دِل میں اے فرخ شیم
ہے یہ دامانِ سخی اور میں فقیر — دو جہاں میں ہے یہ میرا دستگیر
مانگتا ہوں بخشش جرم و خطا — جیسے کوئی گڑگڑاتا ہے گدا
جیسے بندہ کرکے آقا کا قصور — اس کے دامن سے لپٹتا ہے ضرور
اور عفو و جرم و عصیاں کے لئے — عاجزی کرتا ہے اسکے سامنے

Marfat.com

اور یہ کہتا ہے تیرے در کے سوا ۔۔۔ ہے کہاں میرا ٹھکانا اب بھلا
میں نہ چھوڑوں گا کبھی دامن ترا ۔۔۔ جب تلک میری نہ بخشے گا خطا
ملتزم سے جب تو لپٹے باشعور ۔۔۔ یہ توقع دل میں رکھ اپنے ضرور
عضو جو کعبہ سے مس ہو جائیگا ۔۔۔ آگ سے وہ امن بیشک پائیگا
ملتزم سے تو جو لپٹے اے اخی ۔۔۔ اک محبت ہے یہ رب البیت کی

سعی صفا و مروہ

بادشاہی چوک میں بیٹے جیسے غلام ۔۔۔ آتا جاتا ہر طرف ہے تیز گام
تا خلوص اپنا دکھا کر شاہ کو ۔۔۔ پائے انعام کثیر اے نیک خو
ایسے ہی مروہ صفا میں بار بار ۔۔۔ حاجیوں کے دوڑنے کا ہے شعار
اور صفا مروہ کی آمد رفت کو ۔۔۔ یوں بھی تم سمجھو ضروری صاحبو
روز محشر جبکہ میزاں ہو بپا ۔۔۔ اس میں دو پلے بھی ہوں گے برملا
ایک پلے میں تلیں اعمال نیک ۔۔۔ اور بد اعمال کا پلہ ہو ایک
دونوں پلوں کیطرف وقت حساب ۔۔۔ ہم پھریں گے دوڑتے با اضطراب
اب صفا کو پلہ حسنات جان ۔۔۔ پلہ عصیاں تو مروہ کو مان
دیکھ اے غافل بچشم دور بیں ۔۔۔ ہے قیامت کا نمونہ یا نہیں

عرفات

اللہ اللہ خلق کا وہ ازدحام ۔۔۔ جس میں نہ بنا بھر کے حاضر خاص و عام
اللہ اللہ شور و غل حجاج کا ۔۔۔ مختلف سب کی زبانیں ایک جا
اپنے اپنے پیشوا کی راہ پر ۔۔۔ فرقہ فرقہ چل رہا ہے بیدھڑک

Marfat.com

غور کر دل میں سر حشر یہ مقام
ہے نمونہ روزِ محشر کا تمام

ایسی ہی سب امتیں روزِ جزا
ہر نبی کے ساتھ ہونگی برملا

اور ہوگا سب کو یہ رنج و الم
جنتی یا دوزخی ٹھہریں گے ہم

کیا خبر مقبول یا مردود ہوں
کیا خبر مسعود یا مطرود ہوں

ہے یونہی عرفات میں حیرت نہیں
حج نامقبول اور مقبول میں

جا حیا تجھ کو تو یوں اب چاہیئے
تیری گردن انکساری سے جھکے

پر سمجھ اپنے رجا کو تو قبول
تو سخی کے در سے مت اٹھیو ملول

کیونکہ یہ میدان وہ میدان ہے
جس میں نازل رحمتِ رحمٰن ہے

درگہہ اجلال سے لطفِ خدا
ساری خلقت پر ہے نازل ہو رہا

ہیں یہاں اوتاد و ابدال و ولی
اُن سے یہ میداں نہیں خالی کبھی

ان میں شامل ہیں عباد الصالحین
از گروہِ اولیاء و متقین

دل سے کرتے ہیں وہ عجز و انکسار
سر جھکا دیتے ہیں ہو کر بے قرار

ہاتھ پھیلاتے ہیں سوئے کبریا
کہتے ہیں یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا

جوش میں آتا ہے لطف کردگار
ابرِ رحمت اُن پہ ہوتا ہے نثار

اُن پہ چھا جاتی ہے رحمت کی گھٹا
ہوتا ہے اُنکے سبب سب کا بھلا

کنکر پھینکنا

کنکروں کے پھینکنے میں اے فتا
جاں لے تعمیلِ حکمِ کبریا

ورنہ اس میں مطلقاً اے نیک پے
نفس کا حظ ہے نہ دخلِ عقل ہے

اور تشبہ بھی ہے ابراہیم کا
تو بھی قصداً یہ تشبہ کر ادا

یعنی ابراہیم پر شیطاں نحوا
اِس جگہ ظاہر ہوا تھا تین بار

Marfat.com

تاکہ بہکائے انہیں وہ مفتری
اور کرے سنّت کو فاسد آپکی

تب یہ پہنچا اُن کو حکم کردگار
یَا خَلِیْلِی اِضْرِبِ اِضْرِبْ بِالْحِمَارْ

مار اس شیطاں کے کنکر اے خلیل
تاکہ بھاگے دُور تجھ سے یہ ذلیل

گر یہ پوچھو تم کہ شیطانِ ذلیل
جس گھڑی ظاہر ہوا پیشِ خلیل

آنکھ سے دیکھا تھا اُسکو آپنے
اس لئے مارا تھا اوسکو آپنے

لیک ہم کو تو نظر آتا نہیں
کنکروں سے کس کو ماریں بالیقین

جان لو یہ بھی ہے اک شیطاں کی چال
اُسنے ہے تم کو سجھایا یہ خیال

تاکہ کنکر مارنے سے وہ لعین
باز رکھے تم کو اے ارباب دین

اور تمہارے دل میں پیدا ہو یہ بات
ہے یہ سب بیفائدہ اور واہیات

ہے فقط بانیِ اطفالِ صغار
اس میں مت مشغول ہو تو زینہار

پس خبردار اے عزیز پاک دین
ہیں یہ سب وسواس شیطان لعین

کنکریں تو مار اس پتھر پہ سخت
تاکہ تجھ سے دُور ہو وہ شورِ بخت

گو بظاہر کنکریں پتھر پہ ہم
مارتے ہیں لیکن اے اہلِ ہمم

پر حقیقت میں ہے شیطاں پہ مار
اپنے دل سے دو یہی نیت قرار

توڑتے ہیں ہم کمر شیطان کی
ہے خرابی سر بسر شیطان کی

کہہ چکے ہم اس قسم کا حکمِ خدا
لاتے ہیں صدق ارادت سے بجا

عقل کا اس میں نہیں کچھ دخل اب
صرف اک ہے امتثالِ امر رب

ہے بجا شیوہ طرح کا یہ امتثال
اس میں ہے شیطان کو ذلت کمال

قربانی

ذبح قربانی کا سمجھو مدعا
یعنی ہے تعمیل حکم کبریا

Marfat.com

اس لئے یہ ذبح کرنا اے جواں
باعثِ قربِ خدا ہے بیگماں

پس تم اس کو اور اسکے گوشت کو
حسبِ ارشادِ خدا صدقہ کرو

اس کی ہر اک جزو کے بدلے ضرور
ہو تمہارا جزو جزو آتش سے دور

رکھ توقع حق سے اے مردِ سعید
ہو چکا ہے وعدۂ ربِّ مجید

جس قدر تم دو گے قربانی بڑی
اُتنی ہی دے گا خدا ہم کو خوشی

اس قدر ہی پائیں دوزخ سے خلاص
اتنے ہی درجے ملیں گے خاص خاص

مدینہ منورہ

جب مدینہ پر پڑے تیری نظر
کر تصور اپنے دل میں بیشتر

یہ جگہ کی ہے پسند اللہ نے
اپنے پیارے مصطفےٰ کے واسطے

اور یہی شہرِ مبارک برگزیدہ
موضعِ ہجرت بنایا آپ کا

پھر یہیں سے مصطفائے پاک نے
سب فرائض اور سنن جاری کئے

اور یہیں سے دینِ حق پھیلا تمام
اور یہیں سے ہاتھ آئے روم و شام

اور یہیں پر آپ کا ٹھہرا مزار
اس کے اوپر جان و دل میرا نثار

اور یہیں پر آپ کے دونوں وزیر
پہلوئے اقدس میں ہیں راحت پذیر

کر تصور دل میں اے نیکو سیر
چلتے پھرتے تھے یہاں خیر البشر

پس یہاں کے ہر گلی کوچہ کی خاک
آپکے پاسے ہوئی ہے ملکے پاک

اس لئے واں پر تجھے بھی چاہیئے
پاؤں رکھنا خوف سے تعظیم سے

جو نہیں کرتا ہے تعظیم جناب
وہ رہے گا دائما خوار و خراب

کوئی آواز آپ کی آواز سے
گفتگو میں بھی اگر اونچی کرے

تب عمل اس کے خدائے دادگر
حبط کر دیتا ہے بیشک اے پسر

Marfat.com

خود خدا نے آپ کا ذکر جمیل — ذکر میں اپنے بلایا اے خلیل
ایسے سرور کا جمالِ جانفزا — اپنی قسمت میں کہاں تھا دیکھنا
ہائے قسمت اے دریغا حسرتا — رہ گیا مشتاق میں دیدار کا
آپ کے دیدار پُر انوار کی — مجھ سے بیکس کو بھلا کیا تاب تھی

دہد چوں قدسیاں را تشنہ او صہبائے بہوشی
سبوئی چرخ از دوشش ملائک بر زمیں افتند

اب یہاں آیا ہوں پیشِ حضور — ہے وفورِ شوق کا سارا ظہور
دیکھ لوں تا نقش دیوارِ حبیب — پھر خدا جانے دکھائے کیا نصیب
پھر توقع رکھ کہ جس نے اب بھلا — آپ کا مرقد ہمیں دکھلا دیا
وہ ہمیں دیدارِ اصلی بھی وہاں — خوب دکھلا کر کرے گا شاد ماں

زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح وقتِ زیارت کر خیال — ہو رہا ہے گویا اب اصلی وصال
سامنے میرے لحد میں ہیں نبیؐ — ثابت و موجود مثلِ زندگی

آفتاب از پرتو خویش است دائم در حجاب
آشکارا کردۂ خود را و پنہانی ہنوز

زندگی میں جیسے تو پایا وصال — کر زیارت میں بھی ویسے ہی خیال
آپ کے مرقد کے ہو اتنا قریب — زندگی میں جسم کے جتنا قریب
کرتے تھے جیسے زیارت جسم کی — ویسے ہی اب تم کرو مرقد کی بھی

Marfat.com

ہاتھ سے مرقد کو چھونا چومنا — ہے خلاف داب اصحاب صفا
ایسا کرتے ہیں نصاریٰ و یہود — اور یہی ہے رسم اقوام ہنود
دُور سے ہو کر کھڑے با انکسار — دیکھو تم تعظیم سے سوئے مزار
یہ تمہارا آنے اور جانے کا حال — جانتے ہیں آپ سب بے احتمال
تو بھی دل میں یوں سمجھ لے وہ جناب — گویا میرے سامنے ہیں بے حجاب
قبر میں لیٹے ہوئے ہیں صاف صاف — کر تصور دل میں تا ہو انکشاف
پھر سر تسلیم خم کر اس گھڑی — سوچ کر آداب و تعظیم آپ کی
الصلوٰۃ والسلام اے بادشاہ — السلام اے جملہ عالم را پناہ
یہ تمہارے سب درود اور سب سلام — ہیں پہنچتے آپ پر بس لاکلام
اور نہوں وضہ پہ حاضر جو بشر — دُور سے بھیجیں درود اُس شاہ پر
پس فرشتے آپ پر وہ سب درود — صاف پہنچاتے ہیں از حکم ودود
اور جو رہتے ہیں حضوری میں مدام — ان کا خود سننے ہیں صلوٰۃ و سلام
خود ہی فرماتے ہیں محبوب و ودود — ایک بھیجے مجھ پہ گر کوئی درود
دس درود اس پر خداوند غفور — بھیجتا ہے ایک کے بدلے ضرور

حدیث مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

جو شخص مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس درود بھیجتا ہے

جب زباں سے صرف کہنا اک درود — اِس قدر دیتا ہے اُسکو نفع و سود
جو کہ سارے تن سے ہو حاضر وہاں — اُس کے بدلہ کا بھلا ہو کیا بیاں

ضمیمہ

حج سے فارغ ہو کے دائم حاجیو — دل میں اپنے ہر گھڑی ڈرتے رہو

Marfat.com

یعنی کیا معلوم یہ حج ہے قبول
یا کہ نامقبول اور محنت فضول

اپنے اعمالوں سے بھی حاجی ضرور
دیکھ سکتا ہے اگر رکھے شعور

یعنی حج کے بعد اپنے دل میں گر
پائے تو دنیا سے نفرت کا اثر

نیک کاموں میں مزا پانے لگے
انس ہو جائے خدائے پاک سے

اور موافق شرع کے سارے عمل
سب ہوں سنجیدہ حمیدہ بے خلل

پس قبولیت کا کر تو اعتماد
ایسے حج سے بیگماں ہو شاد شاد

یعنی یہ باتیں ہوں جب تجھ میں عیاں
جان لے مقبولیٔ حج کا نشاں

اور اگر بالعکس تیرا کام ہے
پھر تجھے میں کیا کہوں اے سست پے

باب سوم از قرآن

ہے خدا کا کیا ہی احسان عظیم
اس نے بھیجا ہم پہ قرآن عظیم

ایسی بھیجی ہم پہ یہ عالی کتاب
ہو گیا جس سے زمانہ فیضیاب

یہ ہے وہ قرآن و حقانی چراغ
جس پہ کچھ آتا نہیں باطل کا داغ

ہے حقیقت میں یہی نور و ضیا
راہ سیدھی با صفا و بے خطا

اس کے قصے اسکی خبریں پر اثر
عبرت انگیز دل اصل نظر

ہے یہی تفصیل احکام و امور
حلت و حرمت میں تفریق و شعور

جس نے چاہا علم اس کے ماسوا
وہ خدا کے حکم سے گمراہ ہوا

بس اسی کا نام ہے حبل متین
اور اسی کا کام ہے ارشاد دین

بس اسی کا نام ہے نور مبین
صیقل دل اور ھدیً للمتقین

Marfat.com

عُرْوَہ وُثقیٰ اسی کا نام ہے
راہ دکھلانا اسی کا کام ہے

اس کے رمز و سِر کی غایت ہی نہیں
اُس کے نفعوں کی نہایت ہی نہیں

روز پڑھنے سے نہ ہوگا یہ کہن
دمبدم ہو تازگی روح و تن

بلکہ ہر ہر بار ہو لذّت نئی،
نو بنو پیدا ہو کیفیت نئی

جب سنی جنّات نے حق کی کتاب
جا سنائی اپنے زمرہ کو شتاب

جِنّنو ہم نے ہے وہ قرآں سُنا
ہے عجب اور راستی کا رہنما

آیت فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ
پس انہوں نے کہا ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راستی کیطرف راہ دکھاتا ہے پس ہم اسپر ایمان لائے

فصل اوّل فضیلت قاری و قرآن

حدیث اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِیْ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ حدیث خَیْرُکُمْ
میری امت کی افضل عبادت تلاوت قرآن ہے — تم میں سب سے اچھا

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ حدیث اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ
وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور اسکو پڑھائے — قرآن والے اللہ والے ہیں اور اس کے خاص ہیں

حضرتِ محبوبِ ربّ العالمین
اس طرح کرتے ہیں ارشاد آپ میں

حشر میں پیشِ خداوندِ سمیع
بڑھ کے قرآں سے نہ ہو کوئی شفیع

سب فرشتے اور نبی اور سب ولی
اس سے کم ہونگے شفاعت میں سبھی

اور فرمایا کہ قرآنِ مجید
ہو اگر چمڑے کے اندر اے سعید

آگ سے اسکو نہ پہنچے گا زیاں
یہ ہے فرمانِ خدا کی عزّ و شان

اور یہ فرمایا کہ ربِّ دو جہاں
پیشتر از خلقتِ کون و مکاں

سورۂ یٰسٓ وطٰہٰ کو تمام
پڑھتا تھا با صوتِ سبحانی مدام

Marfat.com

پھر جو یہ قرآں فرشتوں نے سنا
بولے سُبحَانَ الَّذِی مَا اَحسَنَا

کس قدر ہوگی وہ امت خوش نصیب
جس پہ اترے گا یہ منشورِ عجیب

جو پڑھیں گے اور کریں گے اسکو یاد
ہو بشارت ان کو از ربّ العباد

ابن مسعودِ سعید و رہنما
یوں کہا کرتے کہ اے خلقِ خدا

جب پڑھو تم کچھ تو قرآں کو پڑھو
ہیں اسی میں علم سارے مو بمو

اگلے پچھلوں کا اسی میں علم ہے
حکمتوں سے ہی بھرا یہ پے بہ پے

نیکیاں دس اسکے ہر اک حرف پر
پڑھنے والوں کو ملیں گی بے خطر

عمرو ابن العاص کا یہ قول تھا
جو کہ قرآں پڑھتا رہتا ہے سدا

اس کے دونو پہلوؤں میں بالضرور
درج ہوتی ہے نبوت بے قصور

وحی رب آتی نہیں اسپر مگر
فرق ہے اس میں اور اسمیں اسقدر

بوہریرہ کرتے ہیں یوں گفتگو
جس مکاں میں پڑھتے ہیں قرآں کو

رہنے والوں پر وہ ہوتا ہے وسیع
خیر بھی اس میں بہت ہوئے رفیع

اور فرشتے اس میں آتے ہیں کثیر
اور نکل جاتے ہیں شیطانِ شریر

اور جہاں قرآں نہیں جاتا پڑھا
تنگ ہوتی ہے وہ گھر والوں پہ جا

خیر کم ہوتی ہے اور افزوں خلل
اور ملک اس گھر سے جاتے ہیں نکل

آتے ہیں شیطان اسمیں بیشمار
نامبارک اُس کے ہوں سب کاروبار

کہتے ہیں حنبل امام باکمال
میں نے دیکھا خواب میں حق کا جمال

عرض کی میں نے کہ اے میرے خدا
سارے کاموں میں ہے افضل کونسا

کونسا ہے وہ عمل اے کبریا
جس سے حاصل ہو تیرا قرب و لقا

پس یہ فرمایا کہ اے احمد امام
ہر عمل سے ہے بڑا میرا کلام

از کلام ماست قرب ما حصول
در کلام ماست انس ما شمول

Marfat.com

عرض کی میں نے کہ رَبِّیْ سَیِّدِیْ
پس یہ فرمایا کہ دونو طرح سے
اور فضیل ابنِ عیاض رہنما
جو کہ حافظ ہو کوئی قرآن کا
چاہیئے اسکو کہ وہ غافل نہ ہو
کہتے ہیں سفیان ثوری نیک خو
پس فرشتے اسکی پیشانی پہ تب
خالدِ عقبے نے آنحضرت کے پاس
کچھ سناؤ مجھ کو قرآنِ مجید

فہم معنی سے کہ بے معنی کبھی
ہے مقرب خواہ کیسے ہی پڑھے
یوں کہا کرتے کہ اے خلقِ خدا
ہے علم بردار وہ ایمان کا
سہو و لہو و لغو میں شاغل نہ ہو
آدمی پڑھتا ہے جب قرآن کو
بوسہ دیتے ہیں شمائل باادب
عرض کی آکر کہ اے قدسی اساس
تب پڑھا حضرت نے لے سورۂ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

بیشک اللہ حکم دیتا ہے — عدل کا اور احسان کا

بولا پھر پڑھئے دوبارہ اے نبی
پھر کہا اس نے کہ اس میں یا رسول
پہلے حصّے میں ہے اس کے وہ بہا
وہ مزا ہے پچھلے حصّہ میں خفی

پڑھ دیا خیر البشر نے پھر یہی
ہے حلاوت اور ملاحت بھی شمول
جیسے ہر حکمت پر تی بے شمار
جس کی لذت سے ہے دل تو مسرور

غافلوں کی مذمت

غافلوں کے حق میں ہیں یہ آخوش نفس
پڑھتے ہیں قرآں کو اکثر بے خبر

اس طرح فرماتے ہیں حضرت انس رضؓ
کرتا ہے لعنت انہیں قرآں مگر

قولِ میسرہؓ

مرد بد کے سینہ میں قرآں حق
رہتا ہے بیکس مسافر با قلق

Marfat.com

قول ابو سلیمان دارانی

حافظ قرآن جو بد کردار ہو
چاہیئے حافظ کو نرمی و وقار
اور نہ ہو وہ پرخطا و جنگجو
بول بھی ہے فرماں علما اے عزیز
اور وہ اپنے آپکو حالانکہ صاف
یعنی جب پڑھتا ہے وہ بول بار بار
یہ بھی پڑھتا ہے وہ پھر اے متقی
اور وہ خود حالانکہ اپنی جان پر
کیونکہ اکثر وقت میں وہ بے شعور
ابن مسعود کا قول متین
یعنی قرآں اس لئے نازل ہوا
لیک پڑھنے اور پڑھانیکو ہی بس
ابتدا سے پڑھتے ہیں تا انتہا
بلکہ آیت مقدس ہیں خدا
اسکے معنی بندے تجھ پر ہیں عیاں
کیونکہ گر تو راستہ میں بھولکر
حرف حرف خط تو پڑھتا ہے سبھی
اور جو میں نے تجھ پہ بھیجی ہے کتاب
بلکہ ہے قول مشرح یہ کتاب

بت پرستوں سے وہ پہلے خوار ہو
خامشی سے اور ادب سے کاروبار
اور نہ ہو مقصد سخن میں تند خو
پڑھتے ہیں قرآں بعضے بے تمیز
کرتے ہیں لعنت بنادانی و لاف
ظالموں پہ لعنت پروردگار
جھوٹوں پہ لعنت پڑے اللہ کی
ظلم کرتا ہے بکثرت سب سے
ہوتا ہے خود ظالم و کاذب ضرور
اس طرح فرماتے ہیں وہ پاک دیں
تا عمل اسپر کرے خلق خدا
جان لیتے ہیں عمل اب بوالہوس
اور نہیں کرتے تعمل اسپر ذرا
غافلوں کو اس طرح فرما چکا
کچھ بھی تو آتی نہیں اوپر دغا
خط کسی کا تیرے پاس آتے ہیں
پڑھتا ہے مضمون خط کا سر بسر
تا نہ رہ جائے کہیں مطلب کوئی
اس سے تو منہ پھیرتا ہے او خراب
اور یہ ہے تیرے لئے راہ صواب

Marfat.com

کتنی کتنی بار اک اک بات کا
تیرے سمجھانے کو ذکر اس میں کیا

کیا تیرے نزدیک میں ہوں بے یقین
تیرے بھائی کی یہ بھی تسکین نہیں

اس کے خط کو خوب دیکھے غور سے
اور میرے خط کو یونہی چھوڑ دے

اپنے بھائی کی برابر بھی نہ کی
تو نے قدر و منزلت میری کبھی

دوسری فصل تلاوت کے ظاہری آداب

آداب اوّل قاری کی حال میں

قاریو آداب کا ہے یہ مقام
کیسے شاہنشہ سے کرتے ہو کلام

قاریو لازم ہے آداب تمام
جیسے شایستہ سے کرتے ہو کلام

باوضو اور با ادب با انکسار
قبلہ رُخ گردن جھکائے شرمسار

مت لگاؤ تکیہ نہ تو مغرور بن
حاضری سے کر تلاوت جانِ من

بیٹھ لیسنے جیسے طالب نیک بخت
بیٹھتے ہیں سامنے اوستاد کے

خوب تو یوں ہے کہ قرآں در نماز
پڑھ کر آ اس میں ہو کر باوضو

اور پڑھے جو بے وضو یا لیٹ کر
ہے روا لیکن نہیں اجر اس قدر

آداب دوم قرأت کی مقدار میں

حدیث مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ لَمْ یَفْقَهْ

جو شخص تین دن سے کم وقت میں قرآن پڑھ لے وہ سمجھ نہیں سکتا

تین دن سے کم نہ پڑھ قرآن کو
تاکہ حق ترتیل کا زائل نہ ہو

کیونکہ قرآن کو نہایت جلد تو
پڑھ رہا تھا کوئی شخص آخر شب

عائشہ نے اس کو سن کر یوں کہا
کہ نہ پڑھا اس نے نہ سمجھا ہی رہا

Marfat.com

حکم حضرت کا تھا اے ابن عمرؓ
ختم کی ہیں چار طرزاے مرد نیک
بعض کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے
دوسرے ہر ماہ کرنا ایک بار
چوتھے ہر ہفتے میں کرنے ختم دو
پڑھنے والا کوئی عابد ہو اگر
وہ کرے دو ختم ہر ہفتہ میں بس
اور دل کیساتھ اگر کوئی پڑھے
اور اگر مشغول میں وہ کرتا ہو غور
کیونکہ وہ ہر آئے گا وہ الفاظ کو
ختم ہفتے میں اگر چاہے کوئی
نام ان سانتوں کا ہے نمی بشوق
فاتحہ کی ف سے ہے فیر فائز
ب سے ہے اسرائیل میں لفظ بنی
واو سے ہے سورۂ والصافات
اسمیں ہی پڑھتے ہیں اکابر کرام

ختم ایک ہفتہ میں تو ایک بار کر
ایک تو ہر روز کرنا ختم ایک
کیونکہ ہے جلدی بہشت نیک پے
تیسرے اک ختم کرنا ہفتہ وار
اس کی اب تفصیل تم ہم سے سنو
اور عمل چاہے زیادہ سے سوا
اسمیں ہے جہد عظیم اے خوش نفس
ہفتہ میں اک ختم اسکو چاہیئے
تو مہینے میں ہے ختم اے نیک طور
اور مفوض میں کریگا جو بچو
ساتھ منزل وہ کرے قرآن کی
قاریوں سے پوچھے کوئی ان کا وظیف
یا کئی پونس ہے نہ سمجھو زائدہ
سین شعرا کا ہے اے مرد غنی
قی سے ہیں قاف کے پیدا کلمات
یہ منازل ہیں انہیں کا انتظام

آداب ختم کرنے کے بیان میں

خوش تھا کہ کرنا قرآن کا ختم
لفظ سرخی و جدول اور نشاں
اس میں ہے ترجیح عبارت بیگماں
اور خاطر پڑھنے والوں کی سوا

Marfat.com

ابن سیرین و حسن بصری جناب
ایسے باتوں کو سمجھتے تھے خراب

خمس و عشر و جزو و رنگِ نقطہا
جانتے تھے وہ جناب اُن کو بُرا

کہتے تھے رکھو صفا قرآن کو
تا تبدل کی نہ ہو لوگوں کی خو

ہو کے تغییر و تبدّل بار بار
ہو بجائے کچھ سے کچھ انجام کار

اصل میں تھی اس سے ان کی یہ مُراد
یعنی پڑ جائے نہ کچھ لفظی فساد

ورنہ اس میں نقص تو کچھ بھی نہیں
بلکہ ہے اِک زیبِ قرآنِ مبیں

اِن کے باعث اَب بآساں اے عزیز
ہوتی ہے ترتیل قرآں کی تمیز

اِن کے استعمال میں کچھ ڈر نہیں
ایسی نوایجاد میں کچھ شر نہیں

بلکہ اکثر کام نوایجاد ہیں،
نیکیوں سے سر بسر آباد ہیں

ہے تراویح جماعت بھی نئی،
اور یہ خیر و بدعتِ حسنہ ہوئی

ہے وہی بدعت بُری اے نیکنام
جو کہ سنت کے مخالف ہو تمام

جو کہ سنت کو بدل دیتی ہو صاف
ہو قدیمی سُنّتوں کے برخلاف

سن ذرا حجاج یوسف کا یہ حال
اُس نے بلوائے تھے قاری باکمال

قاریوں نے اس کے پھر فرمان سے
حرف و کلمے سب گنے قرآن کے

اور لگائے جا بجا اعراب سب
پیشتر ان سے نہ تھی یہ ایجاد کب؟

آدابِ چہارم

ٹھیر کر پڑھنا ہے یہ اللہ کا کلام
ٹھیر کر پڑھنا ہے آدابِ تمام

فکر۔ قرأت سے ہمیں مقصود ہے
ٹھیر کر پڑھنے میں وہ موجود ہے

حضرتِ عباس وہ عالی جناب
اس طرح کرتے تھے لوگوں کو خطاب

سورۂ زلزال والقارعہ اگر
میں پڑھوں اچھی طرح سے سوچ کر

Marfat.com

ہے میسر نزدیک اس سے خوبتر
جو گھسیٹوں آلِ عمران و بقر

یعنی پڑھنے سے بہت اور جلد تر
تھوڑا ہی پڑھنا ہے افضل سوچ کر

مستحب ہے ٹھہر کر پڑھنا ضرور
پر نہیں لازم اُسے فہم و شعور

یہ نہیں اس واسطے کچھ مستحب
معنی قرآں ہی سمجھیں تاکہ سب

بلکہ جو عربی سمجھتے بھی نہیں
جیسے اہل ہند و روم و روس و چیں

ٹھہر کر پڑھنا ہے ان کو بھی ضرور
ہے ثواب و مستحب اے باشعور

کیونکہ پڑھنے میں ٹھہر کر اے اخی
حرمت و توقیر ہے قرآن کی

جلد پڑھنے کی بہ نسبت پیشتر
اس کا دل میں پڑھ کے ہوتا ہے اثر

آدابِ تجوید

ساتھ قرأت کے ہی رونا مستحب
رونے والوں کی ہے قرأت پر ادب

یہ ہے مضمونِ حدیث اے نیکخو
تم پڑھو قرآن اور روتے رہو

اور اگر تم رو نہیں سکتے بھلا
رونی صورت ہی بنا لو تم ذرا

رونے کی تدبیر یہ ہے ای پسر
کر تصور دل میں غم کا سر بسر

غم سے رونا پیدا ہوتا ہے ضرور
رحمت اس قاری پہ باقی ہے غفور

غم کی پھر تدبیر یہ ہے ایجناب
سوچ اپنے دل میں آیاتِ عذاب

سوچ تو آیاتِ تہدید شدید
آیت و میثاق و وعدہ اور وعید

اُس کے امر و نہی میں بھی بالضرور
دیکھ تو کوتاہی اپنی اور قصور

اس سے پیدا ہوگا اک رنج و ملال
ہے یہ رونے کا سبب بے قیل و قال

اس تامل پر بھی گر یہ اور غم
ہو اگر پیدا نہ تجھ کو بیش و کم

تو نہ رونے پر ہی اپنے رو مدام
تو بڑا ہی سنگدل ہے لاکلام

Marfat.com

آداب ششم

جب تلاوت تو کرے قرآن کی — پڑھ اَعُوْذُ پہلے اے مردِ تقی

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

پھر تو سُوْرَۃ نَاس پڑھ باصد ادب — بعد زاں الحمد پڑھ اے عبد رب

بعد ختمِ جملہ سُورۃ اے جوان — پڑھ یہ کلمے صدق دل سے بیگماں

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ

آیتِ تسبیح گر آئے کہیں — پڑھ تو سُبْحَانَ اللّٰهِ باشوق و یقین

اور پڑھے آیاتِ استغفار اگر — یا کہ آیاتِ دُعا آئیں نظر

پڑھ تو استغفار من کل الخطا — کر دُعا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا

آیتِ امید آجائے اگر — اس کا سائل ہو خدا سے بے خطر

آیتِ تخویف پر اے پرگناہ — پڑھ یہ کلمے مانگ خالق سے پناہ

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا

آیتِ سجدہ جو آجائے کہیں — پس جھکا دے سجدۂ حق میں جبین

پھر تلاوت سے جو فارغ ہو چکے — یہ دُعا صدقِ عقیدت سے پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَ
ارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Marfat.com

خود جناب مصطفےٰ بھی یہ دُعا — پڑھتے تھے بعدِ تلاوت بارہا

آدابِ ہفتم

پڑھنا قرأت کو بآوازِ بلند — ہے یہ قرأت کا ادب اے ہوشمند
اِتنا چلّا کر تو پڑھنا ہے وجُوب — جس سے سمجھے اسکو اپنے آپ خوب
اپنی قرأت جو نہیں سُنتا ہے خود — پس نمازِ او روا ہرگز نشد
ہیں یہی قرأت کے معنی قاریا — حرف کو آواز سے کرنا جُدا
اَب رہی باقی وہ آوازِ بلند — جس کو سن لے دوسرا بھی بے گزند
پس بُرا بھی ہے وہ اور اچھا بھی ہے — ہو چکا ثابت یہ دونوں طرح سے
ہمہ حدیثِ سرورِ خیر البشر — ہے دلیل اِخفا کے استحباب پر

حدیث خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِی وَخَیْرُ الذِّکْرِ مَا یَخْفٰی

بہتر رزق وہ ہے جو کافی ہو اور بہتر ذکر وہ ہے جو بلند آواز نہ ہو

جہر کی خوبی کی ہے یہ اِک دلیل — ایک شب حضرت کے اصحابِ جلیل
تھے نمازِ شب کو پڑھتے سب بلند — اُن کا پڑھنا آپ کو آیا پسند
بلکہ یُوں ارشاد تھا اصحاب کو — رات کو گر تم نماز اٹھ کر پڑھو
پس پڑھو قرأت کو تم آواز سے — سنتے ہیں جن و ملک گھر کے اُسے
اور وہی پھر وہ بھی پڑھتے ہیں نماز — نفع ہے یہ جہر میں اے پاکباز
ایک شب وہ سرورِ کون و مکان — تین شخصوں پر سے گذرے ناگہاں
پہلے گذرے حضرتِ صدّیق پر — پڑھ رہے تھے قرأت آہستہ تر
اُن سے پوچھا آپ نے اسکا سبب — بولے یُوں صدیق اے محبُوبِ رب
میری جس سے ہے مناجات و نیاز — سُنتا ہے بیشک شہ سب رازِ راز

Marfat.com

پھر عمر پر گذرے شاہِ حق پسند
پڑھ رہے تھے وہ بآواز بلند

ان سے پوچھا آپ نے اسکا سبب
کی انہوں نے عرض اے شاہِ عرب

سوتے لوگوں کو جگاتا ہوں میں اب
اور شیطاں کو بھگاتا ہوں میں اب

جب بلالِ پاک کی سمت آئے پھر
پڑھ رہے تھے آئتیں وہ منتشر

کچھ کہیں کی کچھ کہیں کی پیش و پس
وہ ملا کر آئتیں پڑھتے تھے بس

ان سے پوچھا آپ نے اسکا سبب
کی انہوں نے عرض اے شاہِ عرب

عمدہ کو عمدہ میں یا خیر البشر
کرتا ہوں آمیز چوں شیر و شکر

تب لگے کہنے شہِ عالم پناہ
تم سبھوں نے خوب سوچا واہ واہ

صورت تطبیق بینہما

اونچے پڑھنے میں اور آہستہ میں بھی
آچکی ہیں جب احادیث نبیؐ

اختلاف ان میں نہیں ہے اے پسر
ان کے معنوں میں تو یوں تطبیق کر

خفیہ پڑھنا ہے ریا سے دور تر
اور بناوٹ کا نہیں اس میں خطر

جس کے دل کو ہو ریا کا کچھ خطر
اور بناوٹ اور تکلف کا ہو ڈر

اس کے حق میں بیگماں اے باشعور
پڑھنا آہستہ ہی بہتر ہے ضرور

اور اگر اس بات کا کچھ ہو نہ ڈر
کچھ نمایش کا نہ ہو دل میں اثر

اور نہ پڑھنے میں کسی کے ہو فتور
تب ہے پڑھنا زور سے بہتر ضرور

کیونکہ پڑھنا زور سے اے باوقار
کرتا ہے قاری کے دل کو ہوشیار

ایسا پڑھنا نیند کو کرتا ہے دور
ہوتا ہے پڑھنے کا افزوں اور سرور

اور نہایت کم ہو پڑھنے کی تکاں
ہوویں مشغول اس طرف اسکا دھیاں

ہمتِ قاری بھی اس سے جمع ہو
ظلمتِ قلبی بھی مثلِ شمع ہو

Marfat.com

ہوتی ہے امید یہ بھی اے اخی
جاگ اور کٹے سوتا ہوا شاید کوئی

اس کا پہونچے تجھ کو بھی فائدہ
یوں فضیلت اسکی کٹھہری زائدہ

آداب ششم

پڑھ خوش آواز ی سے قرآن مجید
مستحب ہے یہ سن اے مرد سعید

لہجہ عمدہ سے قرأت کو سنوار
پر نہ بگڑے حرف کوئی زینہار

حرف کو اتنا نہ کھینچ اے خوش عمل
جس سے کچھ لفظوں میں آجائے خلل

یاد رکھو یہ حدیث پاک تم
زینوا القرآن من اصواتکم

اپنے خوش آواز و لہجہ سے بھی
زیب و زینت تم کرو قرآن کی

حدیث لیس منا من لم یتغن بالقرآن
جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

جو نہ لہجہ سے پڑھے قرآن کو
وہ نہیں ہم میں سے پس اے مونسو

لہجہ رنگین ہے اس سے مراد
دوسرے لفظوں کا ہے کرنا اعتماد

ایسی ہے مسنون دل کو ایک بار
یوں ہوا حکم رسول نامدار

کم سناؤ مجھ کو قرآن شریف
عرض کی اے صاحب دین حنیف

آپ ہی پر تو یہ ہے نازل ہوا
اور سناؤں آپ کو ہی میں بھلا

پس یہ فرمانے لگے ختم النبی
چاہتا ہے جی سے سننے کو جی

جب لگے پڑھنے وہ با سوز و گداز
رہتے جاتے تھے رسول بے نیاز

اشعری موسیٰ کا پڑھنا ایک بار
آپنے سن کر کہا یوں باوقار

اس کو حصہ ہے بڑا مشک کچھ ملا
حضرت داؤد کے الحان کا

یہ خبر پہونچی ابو موسیٰ کو جب
عرض کی اے سید عالی نسب

Marfat.com

مجھ کو یوں معلوم ہوجاتا اگر
تو میں حضرت کیلئے کچھ اور بھی

میرا پڑھنا سُننے خود خیر الیشہ
خوشتر ہیں لہجہ سے پڑھتا یا نبی

تلاوت کے آداب باطنی

وہ تلاوت جس سے ہو کشف و فتوح
اور حال جس سے ہو قربِ خدا
وہ تلاوت باطنی ہے اے عزیز
چند ہیں آداب باطن قاریا

عالمِ علوی کی جس سے ہو فتوح
اور نمائش عالمِ ملکوت کا
یعنی دل سے پڑھنا قرآں با تمیز
کر ادا اُن کو تو چاہے گر مزا

آداب اول

سمجھو دل سے عظمتِ قرآن کو
کیونکہ اس نے اس کلامِ پاک کو
اور اوتارا ایسے لفظوں میں کلام
یہ کلام اس کا جو تھا وصفِ قدیم
اس کے معنوں کو خدا نے با صفا
پس ہوا یہ وصفِ پاک اسکا نزول
صورت اور حرفوں میں کر یہ کلام
کچھ آواز اور حرف اے متقی
اور خدا کا یہ کلام پُر اثر
چونکہ انساں کو یہ طاقت ہی نہیں
اِس لئے خالق کا وہ وصفِ قدیم

مانو پھر اللہ کا احسان تم
ہے اوتارا عرش سے اے نیکخو
جو سمجھ میں آئے خلقت کے تمام
تھا جو اس کی ذات سے قائم مقیم
فہم مخلوقات میں پہنچا دیا
حرف اور آواز میں ہو کر شمول
ہو گیا خلقت پہ ظاہر بالتمام
سر بسر عادات انساں کی
حرف اور آواز سے ہے برتر
تاکہ سمجھے وصفِ ربّ العالمین
حرف میں اور صوت ہی میں سمیم

Marfat.com

گر کلامِ حق کے یہ کُنہِ جلال
ہوتی حرفوں کی نہ شکلوں میں چھپی
عرش بھی تو اس کلامِ پاک کو
اور نہ ہوتی خاک کو سننے کی تاب
بلکہ اُس کے پرتوِ انوار سے
عرش سے تا فرش جملہ ممکنات
خود بچا تا گر نہ موسےٰ کو خدا
اس کے سننے کی انہیں کب تاب تھی
جیسے کوہِ طور کو آئی نہ تاب
ایک تھوڑی سی تجلی سے وہ طور
شوکت و عظمت کلام پاک کی
ہے کلامِ حق کا ہر حرفِ عظیم
سب فرشتے جمع ہو کر سر بسر
پس اٹھا سکتے نہیں وہ ایک بھی
لیک اسرافیل لیتے ہیں اٹھا
جبکہ ہے ایسا عظیم الشاں کلام
کیسے معنی اس عظیم الشان کے
اور وہ پھر رہتا ہے ثابت اور بحال

اور یہ اُس کے صفاتِ لایزال
کس کو طاقت ہوتی پھر برداشت کی
سُن نہ سکتا مطلقاً اے صاحبو
اس کے آگے ساری چیزیں تھیں خراب
اور اسکی عظمتِ اسرار سے
منتشر ہو جاتیں سب اور بے ثبات
کب وہ سن سکتے کلامِ کبریا
تاب جو کچھ تھی وہ اس کے حکم کی
ایک ادنےٰ سی جھلک کی ایجناب
ریزہ ریزہ ہو گیا اور چور چور
کہتے ہیں یوں عارفانِ منتہی
لوح پر ہے قاف سے بڑھ کر ضخیم
ایک حرف اس کا اٹھانا چاہیں گر
یہ ہے عظمت اس کلامِ پاک کی
وہ بھی ہے لطفِ عظیم کبریا
اور ہے انساں عاجز و عاصی تمام
ہیں پہنچے فہم میں انسان کے
ہے یہ بیشک لطف ربِّ ذوالجلال

تمثیل

ایک عارف نے کسی شہ سے کہا
انبیاء کی شرع کی کر اقتدا

Marfat.com

شاہ نے عارف سے پوچھا اے امام
اس کو یوں کہتے ہو تم اے اہلِ دیں
یہ نہیں انسان کا ہرگز کلام
اس کلامِ پاک کو انساں بھلا
تب دیا عارف نے اسکو یہ جواب
جب پرندہ اور چوپایہ کوئی بھی
جیسے آگے بڑھنا یا ہٹنا ذرا
یہ بھی ہے معلوم ان کو بالتمام
جس کی نورِ عقل سے ترتیب ہے
کچھ سمجھ سکتے نہیں ہرگز ذرا
اپنا مطلب ایسی آوازوں سے تب
جو کہ ہوتا ہے مناسب سب بسر
جیسے چیخ چیخ کرنا چلنے کے لئے
اور بھی ایسی ہی آوازِ دگر
پس علےٰ ہذا کلام لایزال
کچھ سمجھ سکتی نہیں عقلِ بشر
جیسے چوپایہ نہ سمجھے کوئی بات
انبیا نے اک عجب تدبیر کی
وہ کیا برتاؤ انسانوں کے ساتھ
یعنی کرتے ہیں کلامِ حق نشاں
جس سے یہ انسان عاجز بے شعور

انبیا لاتے ہیں جو حکمی کلام
یہ کلام آدمی ہرگز نہیں،
ہے کلام حضرت ربّ الانام
کس طرح سمجھے بتا اے پارسا
یعنی ہم سب دیکھتے ہیں اے جناب
آدمی سکھلانا چاہیں کچھ کبھی
سامنے ہونا کبھی منہ پھیرنا
یعنی چوپایہ ہمارا وہ کلام،
التیامِ صوت سے ترکیب ہے
مادّہ اُن میں نہ وہ رکھا گیا
ذہن میں ان کے وہ پہنچاتے ہیں سب
عقل حیوانات کے لے خوش سیر
اوڑنے کو سیٹی بجانا پے بہ پے
جان سکتے ہیں جنہیں خود جانور
پوری ماہیت سے باکبر جلال
ہے یہ عاجز اور بالکل بے خبر
ویسے ہی انساں نہ سمجھے یہ نکات
تھی بالہام خدا یہ زیرکی
جو کیا انساں نے چوپایوں کے ساتھ
ایسے حرف و لفظ میں ان سے بیاں
اُس کی حکمت کو سمجھ لے کچھ ضرور

Marfat.com

چونکہ حکمت کے معانی بیگماں
ہیں حروف و صوت کے اندر نہاں

پس بزرگی معانی کے سبب
ہے حروف و صوت کی عظمت بھی اب

گویا ہے آواز تو جسم و مکان
اور ہے حکمت اُس کے اندر روح و جاں

جیسے جسمِ آدمی از روے رُوح
ہے کرم اور معزز پُر فتوح

صوت اور حرف اس کلامِ پاک کے
ہیں شرف حکمتوں کی وجہ سے

اے عزیزو یہ ہے وہ عالی کلام
سب کلام اس سے ہیں پستر لاکلام

ہے یہ غلبہ میں قوی اور پُر اثر
امر و نہی حق ہے اِس میں جلوہ گر

ہے یہ عالی منصب و پاک و بلند
حاکمِ عادل۔ گواہِ حق پسند

کب ہے باطل کی مجال آدمی ہم
سامنے اس کے جو ٹھہرے اکدم

جس طرح پیشِ شعاعِ آفتاب
ٹھہرنے کی ہے کہاں سایہ کو تاب

جیسے لوگ اپنی نظر کو زینہار
جرم شمسی سے نہیں کر سکتے یار

لیک سورج کی چمک سے اِس قدر
ان کو حاصل ہوتا ہے نورِ نظر

جس سے اُن کی آنکھ میں آجائے نور
ہو وا نہ صبر اسامنے سے ان کے دُور

اس کلامِ پاک کو اے باشعور
لوگ سمجھنا چاہیے تم کو ضرور

ہے یہ ایسا اک سخنِ بالا متیں
جس کا رتبہ ہم کو نظر آتا نہیں

پڑھے ہے فرماں اس کا جاری جا بجا
اس کے زیرِ حکم ہیں ارض و سما

یا کہ اِک سورج ہے جس کی روشنی
ہے نمایاں لیک صورت سے تہی

یا کہ ہے اِک اختر تابندہ نر
روشنی ہے جس کی سب میں بہرہ ور

اُس کی چالوں کو نہ جانے کوئی
وہ کبھی پا سکتا ہے اس سے روشنی

Marfat.com

آداب دوم

وقت آغازِ تلاوت اے پسر
یعنی یہ ایسا کلامِ پاک ہے

کر تو متکلم کی عظمت پر نظر
لا یَمَسُّ حکم ہے جس کے لئے

آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

جیسے جلدِ ظاہری قرآن کی
بے طہارت اسکو چھونا ہے خطا
ایسے ہی معنیٔ آیاتِ مبیں
دل میں آ سکتے نہیں وہ مطلقاً
جیسے ہر اک ہاتھ اس قابل نہیں
ایسے ہی اوسکی تلاوت کے لئے
اور نہ ہر دل اسکے لائق ہو کہ صاف
الغرض کلموں کی عظمت سے ضرور
بلکہ متکلم کی عظمت تو جبھی
جب کہ اُس کی وصف اور افعال کو
یعنی کرسی عرش و فردوس بریں
دل میں قاری کے سما جائیں سب
خالق و حاکم ہے ان کا وہ خدا
اس کی بے پروائی سے لرزاں ہیں سب
فضل فرمائے تو بس انعام ہے

جو ورق اور حرف سے ہے مل رہی
منع فرماتا ہے ربِّ کبریا
بے صفائے قلب کب ہوں دلنشیں
چاہیئے دل بھی کرو پاک و صفا
چھو سکے قرآنِ ربّ العالمیں
ہر زبان لائق بھلا کب ہو سکے
اس کے معنی ہی سمجھ لے بخلاف
ہوگا متکلم کی عظمت کا ظہور
خوب اچھی طرح دل میں آئیگی
غور سے سوچو گے تم اے صاحبو
انس و جن و دشت و جبل بحر و بر میں
اور سمجھے اپنا قادر ہے وہ رب
جس کی قدرت کی نہیں کچھ انتہا
اسکے لطف و قہر میں حیراں ہیں سب
گر سزا دے عدل اس کا کام ہے

Marfat.com

اور اسی کا ہے یہ ارشادِ عظیم
اور حقیقت میں بجا ہے اے سلیم

کچھ نہیں پروا مجھے اہلِ جہاں
اہلِ دوزخ ہوں کہ ہوں اہلِ جناں

پس نہایت ہی یہ عظمت ہے کہ بس
ہو کسی شے کی نہ پروا و ہوس

ایسی باتیں سوچنے سے اے جواں
دل میں متکلم کی عظمت ہو عیاں

پھر کلام پاک کی تعظیم بھی
دل میں ہو جاتی ہے منقوش اے اخی

آداب سوم حضورِ دل

وقتِ قرأت چاہیے دل کا حضور
مت حدیثِ نفس کا ہو کچھ خطور

نیکمردانِ سلف اے متقی
جب کسی صورت کو پڑھتے تھے کبھی

اور نہ حاضر ہوتا اس میں دل اگر
تو دوبارہ پڑھتے وہ عالی گہر

بلکہ قرآں میں تو ہیں چیزیں وہی
جن سے پیدا انس ہوا اے متقی

لیک پڑھنے والا قابل اس کے ہو
کیونکہ کچھ ملتا نہیں نااہل کو

کیا ہے قرآں؟ اِک مقام سیر ہے
سیر بھی کیسی سراسر خیر ہے

خاص ہیں قرآں میں میدان بھی
باغ بھی گلزار بھی بستان بھی

نوعروس و حجرۂ زیبا بھی ہیں
اور سرائے و حلّۂ دیبا بھی ہیں

یعنی اس کے میم تو میدان ہیں
ر۔ ہیں روضہ یعنی اک بستان ہیں

اور یسبح سبح و سبحان کا
کلمہ جس سورت کے پہلے آگیا

ہیں وہ سب اس کی عروسِ خوش لقا
حامی حطّی اس کے حجرے پر ضیا

ساتوں حٰمٓ اس کے دیبا باصفا
ماسوا اُن کے ہیں گلزار و سرا

قاری میدانوں میں جب داخل ہوا
اور وہ پھل باغوں کے جب کھانے لگا

اور گھسے حجروں میں اور دیکھی عروس
اور دیبا پہنے باعیش و نفوس

Marfat.com

اور کرے گلزار میں گشت بھی
پس یہ باتیں غیر کی جانب اُسے
ان میں ڈوبا ہی رہے گا وہ مدام

اور سرایوں میں بھی ٹھہرے باخوشی
کیسے مائل ہونے دیں اے نیک پے
اور نہ دل اس کا بٹے گا لاکلام

آداب چہارم تامّل و تفہّم

کرنا قرءت میں تامل اِک ذرا
گرچہ دل حاضر ہو لیکن جو کوئی
اس کی قرءت ہے نکمّی بیگماں
کیونکہ پڑھنے سے تو مقصود اے عزیز
اور اگر اِک بار پڑھنے میں کوئی
چاہیے اُس کو کہ دوبارہ پڑھے
جیسے آنحضرت نے بسم اللہ پڑھی
اتنے پڑھنے کا یہی تو تھا سبب
حضرتِ یزدان سے مروی ہے یہ راز
ایک آیت میں ہی کردی ختم رات

ہے مؤکد نزد اربابِ صفا
اپنی قرءت کو نہ سمجھے اے اخی
ایسی قرأت کا نہ ہو کچھ دیں میں
ہے سمجھنا اور تامل اور تمیز
کر نہ سکتا ہو تامل اے اخی
پر جماعت میں نہ وہ ایسا کرے
اور پڑھی پھر بیس بار اے متقی
اس کے معنی سوچتے تھے آپ بھی
یعنی حضرت نے پڑھی شب کو نماز
اور وہ آیت یہ تھی اے نیکو صفات

آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ

اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں

ساری شب حضرت سعید ابن جبیر

کر رہے تھے ایک اس آیت کی سیر

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ

اے گناہگارو آج الگ ہو جاؤ

پوسلیاں پڑھتے اِک آیت کو جب

ختم کر دیتے اکثر پانچ شب

Marfat.com

بعض سورۂ ہود کو اے نکو نام
چھ مہینے تک رہے پڑھتے مدام

اس کے ہی لوٹانے دوہرانے میں بس
فکر سے فرصت نہ پائی اک نفس

تفصیل و تشریح تا اہل تفہیم کہ چگونہ کند

سارے قرآں میں عزیزو بیگماں
ہے خدا کے وصفِ قدرت کا بیاں

اور ذکرِ انبیاء سے جا بجا
منکروں کا بھی ہے حال اس میں لکھا

اور ہے امر و نہی کا احوال سب
جنت و دوزخ کا بھی ہے حال سب

وصف کی آیات یہ ہیں اے عزیز
ہوش میں آ سن انہیں اور کر تمیز

آیت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ آیت الملک

اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے — وہ بادشاہ ہے

الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

پاک ہے سلامتی ہے — امن دینے والا ہے نگہبان ہے غالب ہے زبردست ہے بڑائی والا ہے

ہیں یہ سب اسما و وصفِ کبریا
کر تامل ان کے معنوں میں ذرا

تجھ پہ واضح ان کے تا اسرار ہوں
جان و دل تا مطلعِ انوار ہوں

ہیں نہاں ہر ایک میں معنی کثیر
بحرِ حکمت کے ہیں سب یہ مستطیر

پر بجز توفیق والوں کے کبھی
اُن سے آگاہ ہو نہیں سکتا کوئی

ہیں یہ افعالِ خداوندِ جہاں
پیدا کرنا سب زمین و آسماں

زندہ کرنا مارنا اور غیب دانیں
دیکھ فرشِ خاک تا عرشِ بریں

فعل سے فاعل کا ملتا ہے پتا
فعل ہے فاعل کا شاہد برملا

فعل بر فاعل دلالت میکند
جانبِ فاعل اشارت میکند

Marfat.com

دِل گواہ ست کہ در پردہ دِل آرائے ہست
ہستیٔ قطرہ دلیل ست کہ دریائے ہست

فعل کی عظمت سے دائم بیگماں
ہوتی ہے فاعل کی عظمت بھی بیاں

فعل میں فاعل کو دیکھ اے نیکخو
فعل ہی کے دیکھنے میں رہ نہ تو

جو کہ ہے پہچانتا اللہ کو
دیکھتا ہے سب میں اُسکو دو بدو

کیونکہ ہر اک چیز ہے اس سے عیاں
ہست از و ایں آب و رنگ کن فکاں

جو نہ دیکھے اس کا ہر شے میں ظہور
پس وہ عارف ہی نہیں اے دلشعور

علم کشفی کی یہی ہے ابتداء
تو اس آیت کو پڑھے جب اے فتا

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ
کیا تم دیکھتے ہو جو کاشت کرتے ہو

پانی اور کھیتی منی اور آگ پر
روک رکھ ہرگز نہ تو اپنی نظر

بلکہ ان کا سوچ سب حال و مآل
اس طرح مثلاً منی کا کر خیال

یعنی وہ اِک نطفۂ ناچیز تھا
قدرتِ خالق سے پھر کیا بن گیا

ہڈیاں اور گوشت رگ پٹھے یہ سب
اس سے کیونکر بن گئے ہیں اے عجب

شُش جگر دِل دست و پا اس سے بنے
مختلف شکلوں کے اعضا ہو گئے

پھر صفاتِ عمدہ پیدا ہو گئیں
دیکھنا سُننا سمجھنا غیر ازیں

ایسے ہی اوصاف بد مثلِ غضب
جہل و کفر و شہوتِ و ترکِ ادب

بحث اور انکار قولِ انبیا
سب کچھ اس میں کیسے پیدا ہو گیا

اِن عجائب میں تامل پہلے کر
اس سے بھی پھر کر عجائب تر نظر

یعنی سوچ اُسکو تو اے روشن بصر
جس سے یہ صادر ہوئے ہیں سر بسر

انبیا کا حال جب اے ہوشیار
کیسے جھٹلائے گئے وہ بار بار

Marfat.com

اور ستائے بھی گئے اکثر نبیؑ
بعض نے راہِ خدا میں جان دی

اس سے سمجھو بے نیازیِ خُدا
کچھ نہیں پروا کسی کی مطلقاً

گر وہ کل عالم کو بھی کر دے فنا
شان میں اس کی نہ فرق آئے ذرا

جب سُنے احوالِ فتحِ انبیا
سمجھے قادر ہے خدا ئے کبریا

اور کیا کرتا ہے وہ حق کی مدد
جیسے اُس نے انبیا کو دی مدد

اور مکذب لوگ جو ں عاد و ثمود
سوچ ان کو کیسے تھے سرکش عنود

کیا ہوا حال ان کا پھر انجام کار
سطوتِ مولا سے ڈر اے ہوشیار

دل میں عبرت کر تو ان احوال سے
اُنپہ جو گذرا ہے سخت اہوال سے

یعنی میں اس چند روزہ زیست پر
ہو کے نازاں حق کو بھولوں گا اگر

کیا عجب میرا بھی ہو ایسا ہی حال
مثل ان لوگوں کے آجائے وبال

الغرض جیسا کہ ہو آیت میں حال
تو بھی اپنے دل میں کر ویسا خیال

آداب ششم

ہر خطاب آیت میں تو یوں فرض کر
میں ہی ہوں مقصود اس سے سر بسر

جب سُنے آیاتِ امر و نہی کی
جان تو یہ حکم پہنچا مجھ کو ہی

مجھ کو ہی پہنچا ہے یہ حکمِ خُدا
اور مجھی کو منع ہے اُس نے کیا

جب سُنے تو آیتِ وعدہ وعید
اپنے حق میں ان کو کر فرضِ مؤید

انبیا کا کوئی قصہ ہو اگر
پس نہیں واقع میں وہ مدِ نظر

بلکہ عبرت کا دلانا ہم کو ہی
اُس سے ہے منظور بیشک اے اخی

گو نبی پر صحف اترا ہے ضرور
پر یہ ہے سب کے لئے تا بندہ نور

سارے عالم کے لئے ہے یہ شفا
واسطے سب کے ہے انعامِ خُدا

Marfat.com

اِس لئے سب کو ہے فرمانِ خُدا		لائیں شکر نعمتِ قرآں بجا

آیت وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی اور جو اُتارا تم پر قرآن

آیت لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیت

ہم نے اتاری تمہاری طرف کتاب اس میں تمہارا ذکر ہے کیا پس نہیں عقل کرتے

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى

اور اتباع کرو اس اچھی چیز کا جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے یہ بصیرتیں ہیں لوگوں کے لئے اور ہدایت

وَرَحْمَةٌ لَعَلَّهُمْ يُؤْمِنُونَ آیت هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ

اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں۔ یہ بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے۔

پس ہوا معلوم اس سے اے جناب		ہے خدا کا سارے عالم سے خطاب
پڑھنے والا بھی ہی سمجھے تمام		جس سے کرتا ہے خدا میرا کلام
سرسری پڑھنا نہ تم قرآن کو		بلکہ ایسی طرح سے اسکو پڑھو
جیسے خط آقا کا پڑھتا ہے غلام		جس پہ کرنا ہے عمل اسپر کریں
ایسے ہی قرآں ہمارے رب کا خط		عہد و پیماں سے ہے ملو ہر نقطہ
تاکہ اچھی طرح اوسکو سوچ لیں		تا عنوں میں پھر عمل اسپر کریں

آدابِ متفرقہ

مختلف مطلب کی ہوں آیات جب		مختلف دل میں بھی ہوں آثار تب
خوف کی آیات میں خوفِ خدا		اور آیاتِ رجا میں ہو رجا
جس جگہ بخشش کو حق نے ارفقا		ساتھ شرطوں کے ہے وابستہ کیا
پس وہاں اتنا ہو غالب خوفِ رب		فکر میں گویا کہ مر جائے گا اب

Marfat.com

جیسے اِس آیت میں باشرط چہار		مغفرت کا ذکر ہے اے ہوشیار

آیت وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

اور بیشک میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پائی

جس جگہ ہو وسعتِ رحمت بیاں	پس وہاں خوش ہو نہایت ایجواں
جس جگہ ہوں وصفِ اسمِ لایزال	سوچ تو پھر اس کی عظمت اور جلال
سامنے اُس کے جلال و شان کے	عجز سے گردن جھکا تو عجز سے
ذکر آئے جب کبھی کفار کا	اور پڑھے تو اُن کا حق پر افتراء
جیسے رب ہے صاحبِ اہل و عیال	رکھتا ہے بی بی بھی با شان جلال
ان کی بدگوئی سے نادم ہو کے تو	سر جھکا اور پست کر آواز کو
جب کہ جنت کی صفت آئے نظر	چاہیئے پیدا ہو شوق تازہ تر
جب کہ دوزخ کا بیاں ہونے لگے	خوف کے مارے بدن تھرّا اُٹھے
بعض حضرت سُن کے آیاتِ وعید	کھا کے غش گر جاتے با خوف شدید
ایسے بھی گذرے ہیں اکثر اہلِ حال	سُن کے آیت کر گئے ہیں انتقال
قاری اُن اوصاف سے پڑھتا ہی جب	صرف وہ ناقل نہیں رہتا ہے تب
جیسے یہ آیت پڑھے کوئی اگر،	اور نہ اس کے دل میں ہو خوف و خطر

آیت اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے

تو یہ پڑھنا صرف ہے نقلِ کلام	جیسے پڑھتا ہو کوئی از بہرِ نام
جب توکل کی نہ ہو دل میں صفت	پڑھنا اس آیت کا ہے بے منفعت

آیت عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ

تجھ پر ہی ہم نے توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف بازگشت ہے

Marfat.com

پس زبانی یہ کہانی ہوگئی
ایسے ہی جو صبر کی آیت پڑھے

اور حقیقی لطف سے خالی رہی
صبر کی اس میں صفت بھی چاہیئے

آیت وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا
اور البتہ ہم صبر کریں گے اس پر جو ہم کو تم نے اذیت دی

تاکہ اس آیت کے پڑھنے کا مزا
گر نہ ان وصفوں سے دل موصوف ہو
تو تلاوت سے نہ ہوگا کامیاب
بلکہ ان آیات کو وہ جب پڑھے

اور حلاوت دل میں پیدا ہو ذرا
اور نہ ان حالوں سے دل مالوف ہو
ہاں زباں ہلنے کا کچھ ہوگا ثواب
خود کرے گا لعن و طعن اپنے لئے

آیت اَلَا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ آیت کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ
یاد رکھو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر
اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت
تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ آیت فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
ناراضگی کا باعث ہے کہ تم وہ بات کہو جس پر عمل نہ کرو + پس منہ پھیر لے اس سے جو پیٹھ موڑے ہمارے ذکر سے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
اور نہ قصد کرے مگر دنیا کی زندگی کا

ہمہ اُمیّوں کا مصداق بھی
ہے یہی قرآں کے پڑھنے سے خیال
ورنہ محض الفاظ پہ ہلنی زباں
ایک قاری کرتے ہیں اپنا بیاں
اور سنایا اُن کو قرآنِ شریف
پھر دوبارہ ان کی خدمت میں گیا
خوب ہی جھڑکا انہوں نے مجھکو تب

صاف ہو جائے گا وہ مردِ دنی
تا بموجب اُسکے ہوں سب حال و قال
کیا بڑی محنت تو سمجھا اے جواں
میں گیا استاد کے پاس اے جواں
ان سے سیکھے سارے آدابِ لطیف
تا سناؤں پھر کلامِ کبریا
اور یہ فرمایا کہ بس اے بوالعجب

Marfat.com

یوں ہی پڑھتا تو نے اب ٹھہرا لیا
جا خدا کے سامنے اب پڑھ ذرا

دیکھ پھر کیا تجھ کو فرماتا ہے وہ
کیا ہی رازِ پاک سمجھاتا ہے وہ

اس لئے شغلِ صحابہ سے تھا
ہوتا تھا اعمال میں ہی دائما

گرچہ بعد رحلتِ خیر البشر
بست الف اصحاب باقی تھے مگر

ان صحابہ میں سے اے روشن نہاد
صرف چھ شخصوں کو تھا قرآن یاد

باقی کا یہ حال تھا اے خوش نفس
ایک دو سورت ہی کرتے یاد بس

سورۂ انعام یا سورۂ بقر
یاد کر لیتا تھا ان میں کوئی اگر

ان میں وہ ہوتا تھا عالم مشتہر
تھی عمل کرنے پہ محض ان کی نظر

آیا قرآن سیکھنے کو ایک مرد
پہنچا اس آیت پہ جب وہ نیکمرد

آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پس جو شخص عمل ایک ذرہ برابر نیکی کا کریگا اسکا پھل پائیگا۔ اور جو شخص عمل کرے ایک ذرہ بھر
شَرًّا يَّرَهٗ ۝
بدی کا اس کا پھل پائے گا

پس کہا مجھ کو یہی کافی ہے بس
اور اٹھ کر چل دیا وہ خوش نفس

پس یہ فرمانے لگے خیر الوریٰ
فی الحقیقت یہ تو عالم ہو گیا

ہے وہ عالم نیکر بے شبہ و شک
جو کہ آیت سے ہو پیدا یک بیک

جو عمل کرتا نہیں قرآن پہ
یوں ہی رٹتا رہتا ہے شام و سحر

کیا نہیں ڈرتا وہ نادان بیگراف
ہو کہیں مصداق اس آیت کا صاف

آیت

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور جو شخص روگردانی کرے میرے ذکر سے پس اسکے لیے ہے گزارہ تنگ اور ہم اسکو روز قیامت میں اٹھائینگے

Marfat.com

اَعْمٰی قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ

اندھا کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں بینا تھا اللہ فرمائیگا یہی بات ہے

اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝

تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو انکو تو نے بھلا دیا اور اسیطرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا

یعنی تو نے آیتوں کو ویسے ہی
چھوڑا بے فکر و تامل اے دنی

بس تلاوت ہے وہی سبطرح ٹھیک
جس میں ہوں عقل و زبان و دل شریک

صحتِ قرأت ہے بس کارِ زباں
اور کارِ عقل ہے فہمِ بیاں

ماننا آیات کے احکام کو
ہے یہ دل کا کام سمجھو صاحبو

پس زباں ہے واعظ شیریں بیاں
اور مترجم اسکی عقلِ نکتہ داں

اور ان کے بعد پھر سامع ہے دل
پس تلاوت میں ہیں تینوں مشتمل

باب ہشتم

چھوڑ کر غفلت کو اے اہلِ نظر
کر تلاوت میں ترقی اس قدر

گویا تو سنتا ہے فرمانِ خدا
خاص ربِّ پاک سے اے پارسا

اور نہیں سنتا تو اپنے آپ سے
بلکہ سنتا ہے خدا سے پے بہ پے

تین درجہ ہیں تلاوت کے تمام
ادنیٰ درجہ یہ ہے اے عالی مقام

فرض کر گویا کلام کبریا
سامنے مولا کے پڑھتا ہوں کھڑا

اور وہ مجھکو دیکھتا ہے بیگماں
سن رہا ہے میرا پڑھنا بھی یہاں

ایسی صورت میں سوال و انتحاں
اور تملق تجھ میں ہوگا آشکار

دوسرا درجہ ہے یہ اے خوش گہر
دل کی آنکھوں سے نگر کر تو نظر

یعنی مجھ کو دیکھتا ہے کبریا
مجھ سے باتیں کرتا ہے میرا خدا

Marfat.com

اپنے الطاف و کرم سے وہ جناب
کر رہا ہے مجھ کو ارشاد و خطاب

ایسی صورت میں تعظیم و حیا
پیدا ہوگا دل میں اک فہم و ذکا

تیسرا درجہ ہے یہ برتر مقام
دیکھے متکلم کو بھی وقتِ کلام

اور نہ دیکھے اپنا نفس اور ریل حال
اور نہ قرأت کا بھی کچھ رکھے خیال

دیکھے متکلم کو ایسے بیگماں
کچھ نہ آئے غیر کا فکر اور دھیاں

خاص یہ درجہ ہے لِلْمُتَقَرِّبِیْن
پہلے درجے تھے لاصحاب الیمین

پس جو قرأت تینوں درجوں میں نہ ہو
تو وہ درجہ غافلوں کا جان لو

کہتے ہیں یوں حال اپنا اک حکیم
میں پڑھا کرتا تھا قرآنِ عظیم

پر حلاوت اسکی میں پاتا نہ تھا
یہ تصوّر کرکے میں نے تب پڑھا

گویا آنحضرتؐ سے سنتا ہوں ضرور
اور صحابہ کو سناتے ہیں حضورؐ

رفتہ رفتہ پھر یہاں تک میں بڑھا
گویا میں جبریل سے ہوں سُن رہا

یعنی حضرت پڑھتے ہیں جبرئیل
سُن رہا ہوں میں یہ قرآن جمیل

پھر وہ رتبہ مجھکو اللہ نے دیا
یعنی خود اللہ سے ہوں سُن رہا

خود میں متکلم سے سُنتا ہوں کلام
پھر حلاوت ہوگئی حاصل تمام

وہ مزا اور لطف آیا یا لیقین
سیر بھی اب جس سے ہو سکتا نہیں

وانغنم

رتبۂ صلحا کا جب آئے بیان
تو نہ اپنے آپ کو اُن میں سے جان

ان میں اپنے آپ کو مت گن ذرا
جان وہ درجے برائے اولیا

بلکہ دل میں شوق کر اس بات کا
مجھ کو بھی ان میں ملا دے کبریا

اور جو آئے بد کی بدکاری کا حال
اور گناہگاروں پہ قہر ذوالجلال

Marfat.com

اس میں اپنے آپ کو بھی کر حساب
یعنی فرماتا ہے حق مجھ سے خطاب

اس طرح سے فرض کرنا اے جناب
ہے سراسر موجبِ قرب و صواب

قرب میں دُوری کو دیکھے جو کوئی
مرحمت ہوتا ہے خوف اُسکو تبھی

خوف میں اس قرب سے بھی اسکو تب
ہوتا ہے حاصل زیادہ قُربِ رب

قرب کو دُوری میں گر دیکھے کوئی
مدبری ہے مدبری ہے مدبری

پہلی دُوری سے بھی پھر وہ بیشعور
بڑھ کے ہو جاتا ہے دُور و دُور دُور

ایسے ہی جو نفس کو اپنے بشر
دیکھے گا چشمِ رضا سے جس قدر

خود پسندی اس میں ہو پیدا شتاب
ہو گی وہ اسرار کے آگے حجاب

پس نہ رکھے نفس پر جو التفات
جز خدا قدرت میں کچھ دیکھے نہ بات

اس پہ کھلجائیں گے اے عالی نسب
عالمِ لاہوت کے اسرار سب

جیسی کیفیت کی آیت ہو نمود
کشف اُس پر ویسے ہی ہوگا ورود

جب رجا کی آیتوں پر ہو نظر
اور بشارت بھی ہو دل میں خوبتر

تو اسے جنت کی صورت ہو عیاں
اور وہ دیکھے اسطرح سے بیگماں

گویا اپنی آنکھ سے ہے دیکھتا
بے نقاب و بے حجاب و برملا

اور اگر دل میں ہے غلبہ خوف کا
تو نظر آئے گا دوزخ برملا

ہوں گے ہر ہر طرح کے ظاہر عذاب
عاصیوں پر شدتِ رنج و عتاب

الغرض جس طرز کا ہوگا کلام
ویسی پیدا ہو گی کیفیت تمام

Marfat.com

بَابُ الذِّکْرِ وَالدَّعْوَاتِ

فصل اوّل فضیلت ذکر

بیان ادلّہ و دلائل نقلیہ

خود ہی فرماتا ہے وہ ربِّ قدیر	ذکر کے بارہ میں آیاتِ کثیر
فَاذْکُرُوْنِیْ حکمِ حق ہے اے عباد	یاد تم مجھکو کرو میں تمکو یاد

آیت فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ آیت اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

پس تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کرونگا — اللہ کو بہت بہت یاد کرو

آیت فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ

پس جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر

ہے یہ ارشادِ نبی رہنموں	عاقلوں میں رتبۂ ذاکر ہے یوں
جیسے ہو سوکھے درختوں میں کوئی	سبز اور تازہ شجر اے متقی
غافلوں میں ہے یہ ذاکر اس طرح	مردہ لاشوں میں ہو زندہ جس طرح
ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی بات	جو عذابِ کبریا سے دے نجات
عرض کی اصحاب نے اے شاہِ دیں	کیا جہاد راہِ مولا بھی نہیں؟
بولے اے مردانِ حق ایسا نہیں	لیکن اس صورت میں جب کوئی کہیں
لڑتے لڑتے تیغ اس کی ٹوٹ جائے	اور شکستہ ہی سے وہ ہمت دکھائے
پھر وہ ٹوٹے اور بھی لیکن وہ مرد	اس سے بھی لڑتا رہے بے رنج و درد

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ جسکو ہو پسند
میوہ ہائے خلد کھائے بے گزند

چاہیئے اُسکو کہ وہ ذکرِ خدا
دم بدم کرتا رہے صبح و مسا

اور ہمیشہ صبح و شام اے مومنان
تم رہو ذکرِ خدا سے تر زباں

تاکہ ہر صبح و مسا ہو جاؤ پاک
ہر خطا و جرم سے بے ترس و باک

بلکہ فرماتا ہے یوں ربّ العباد
جب مجھے کرتا ہے بندہ دل میں یاد

میں بھی اپنے جی میں اُسکو لاجرم
یاد کر لیتا ہوں تب بے کیف و کم

یعنی کوئی دوسرا میرے سوا
اُس سے واقف ہو نہیں سکتا ذرا

میانِ عاشق و معشوق رمزے ست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

جب کہ کرتا ہے مجھے مجمع میں یاد
میں بھی کرتا ہوں اسے مجمع میں یاد

آئے گر بالشت بھر میرے قریب
ہوتا ہوں میں ہاتھ بھر اس سے قریب

یہ جو آہستہ چلے میری طرف
دوڑ کر چلتا ہوں میں اسکی طرف

یعنی کرتا ہوں دعا جلدی قبول
جس سے اسکی خواہشیں ہوں سب حصول

اور یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من
کیا نہ بتلا دوں میں تم کو وہ سخن

جو تمہارے ہر عمل سے ہو بلند
اور تمہارا رب بھی کرتا ہو پسند

اور تمہارے رتبہ و درجات میں
ہو وہی سب سے بڑا ہر بات میں

سونے اور چاندی کی بھی خیرات سے
ہو وہی بہتر تمہیں ہر بات سے

اور جہاد و جہد سے افضل ہے وہ
دین کی بنیاد ہے اکمل ہے وہ

عرض کی اصحاب نے یا مصطفےٰ
ایسی وہ کیا بات تھی دیجے بتا

پس یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من
ہے وہ ہر دم یاد ربِّ ذوالمنن

بعض علما کا ہے یہ قول ایتواں
یعنی فرماتا ہے خود ربِّ جہاں

Marfat.com

دیکھ لیتا ہوں میں جس بندے کا دل
یاد میں ہوتا ہے میری مشتغل

ذکر میرا ہر گھڑی شام و سحر
اُس پہ غالب رہتا ہے آٹھوں پہر

تو میں اس کے انتظام اور کام کا
آپ ذمہ دار رہتا ہوں سدا

اور میں ہو جاتا ہوں اسکا ہمنشیں
اِنَّمَا الْبُشْرٰی لَکُمْ یَا ذَاکِرِیْنَ

بیان دوم فضیلت مجالس ذکر

ہے یہ ارشاد جناب مصطفٰے
کرتے ہیں مجلس میں جو ذکر خدا

تو فرشتے گھیر لیتے ہیں انہیں
ڈھانپ لیتی ہیں خدا کی رحمتیں

اور وہ گرداُن کا خدائے دو جہاں
عالم بالا میں کرتا ہے عیاں

اور یہ فرمایا کہ جو اہلِ رضا
جمع ہو کر کرتے ہیں ذکر خدا

اور بجز مرضیٔ ربِّ ذوالجلال
اور کچھ ہوتا نہیں اُن کا خیال

پس منادی ان کو کرتا ہے ندا
جاؤ تم بخشے گئے سب برملا

اور تمہاری پہلی بداعمالیاں
حق نے بدلی نیکیوں سے بیگماں

اور جس مجلس میں اے مردِ ذکی
ہو نہ ذکرِ حق نہ صلواتِ نبیؐ

اہلِ مجلس حشر میں پچھتائیں گے
اور حسرت سے یہ کہتے جائیں گے

ہم سے کیوں خالی رہی مجلس وہ آہ
ہے یہ فرمانِ شہِ عالم پناہ

مجلسیں بد ہوں مؤثر بیس لاکھ
ایک مجلس نیک کر دے اُسکو پاک

اور فرمایا کہ اے اہلِ وقار
اِس زمیں پر ہیں فرشتے بیشمار

ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ صبح و مسا
کوئی کرتا ہو کہیں ذکرِ خدا

ایسے مجمع کو وہ پا لیتے ہیں جب
دیتے ہیں آواز باہم سب کے سب

یعنی آؤ اپنے مطلب کی طرف
جمع ہوتے ہیں فرشتے صف بصف

Marfat.com

اور اہلِ ذکر کو تا آسماں ،
جمع ہو کر گھیر لیتے ہیں وہاں

پوچھتا ہے اُن سے یوں پھر کبریا
اب میرے بندے بھلا کرتے تھے کیا

عرض کرتے ہیں وہ تب اے کبریا
کر رہے ہیں وہ تیری حمد و ثنا

پھر یہ فرماتا ہے رب دوسرا
کیا اُنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے بھلا

عرض کرتے ہیں تجھے دیکھا نہیں
تب یہ فرماتا ہے رَبّ العٰلمین

گر مجھے وہ دیکھ لیں تو کیا کریں
عرض کرتے ہیں جو تجھ کو دیکھ لیں

تو کریں افزوں تری حمد و ثنا
اور کریں تسبیح بھی صبح و مسا

پوچھتا ہے پھر فرشتوں سے وہ شاہ
مانگتے کس چیز سے ہیں وہ پناہ

عرض کرتے ہیں عذاب النار سے
حکم ہوتا ہے کہ دیکھا ہے اُسے

عرض کرتے ہیں نہیں دیکھا نہیں
پھر یہ فرماتا ہے خیر الرّٰحمین

دیکھ لیں گر وہ جہنم کو ذرا
کیسی حالت اُن کی ہو جائے بھلا

عرض کرتے ہیں کہ گر وہ دیکھ لیں
گریہ و زاری زیادہ تر کریں

پوچھتا ہے پھر طلب کرتے ہیں کیا
عرض کرتے ہیں کہ جنّت اے خدا

پھر یہ فرماتا ہے اُن کو کبریا
کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے بھلا

کہتے ہیں دیکھا نہیں اے کردگار
حکم ہوتا ہے جو دیکھیں ایک بار؟

عرض کرتے ہیں کہ پھر اس سے زیاد
اس کے طالب ہوں وہ اے ربّ العباد

پھر یہ فرماتا ہے وہ عالم کا شاہ
اے فرشتو تم رہو اِس پر گواہ

میں نے بخشا ان کو بالطف و عطا
کچھ نہیں اُن کو غمِ روزِ جزا

عرض کرتے ہیں وہ پھر یا ربّنا
اُن میں تھا اک شخص یونہی آ گیا

خاص بہرِ ذکر وہ آیا نہ تھا
اپنے مطلب کے لئے شامل ہوا

تب فرشتوں سے یہ فرماتا ہے ربّ
وہ بھی اب بخشا گیا اِن کے سبب

Marfat.com

بیان سوم فضیلت تہلیل یعنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ہے یہ ارشاد شفیع المذنبین
اور جو پہلے انبیا سے ہے کہا

میں نے جو کلمے کہے اے مومنین
سب سے افضل بس یہی کلمہ ہوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا

اور یہ فرمایا کہ گر سو بار روز
پڑھے کوئی یہ کلام دل فروز

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اسکے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہی تعریف اور وہ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ہر چیز پر قادر ہے

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب
پائے گا اللہ سے روز حساب

نیکیاں سو اس کے نامہ میں بڑھیں
سو خطائیں اس کے نامہ سے مٹیں

اور اس دن شام تک وہ نیک پے
بیخطر شیطاں کے وسواسوں سے ہے

اور نہیں ہوگا کسی کا بھی عمل
اس عمل سے اس کے بڑھکر بے خلل

اور یہ فرمایا وضو کے بعد گر
کوئی پڑھتا ہو فلک کو دیکھکر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا نہیں کوئی اس کا شریک اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول

واسطے اس کے کھلیں جنت کے در
چاہے جس دروازہ سے جائے گذر

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ جو کلمہ پڑھیں
اور نہ ہو قبروں سے اُٹھتے وقت بھی
اپنے سر پر سے وہ مٹی جھاڑتے

کچھ نہ ہوگی ان کو وحشت قبر میں
دیکھتا ہوں میں اُنہیں گویا ابھی
اُٹھتے ہیں قبروں سے یوں کہتے ہوئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے غم دُور کیا — بیشک ہمارا پروردگار اللہ بخشنے والا قدردان ہے

بوہریرہ کو ہوا حکم نبیؐ
سب قیامت میں ملیں گی بیگمان
پس جو مومن صاحب ایمان و دین
گر زمین و آسمان و ما سوا
دوسرے پلہ میں یہ کلمہ رہے
اور یہ فرمایا کہ باصدقِ دلی

تم کرو گے نیکیاں جو کچھ کبھی
تل نہیں سکتا مگر کلمہ وہاں
پاک کلمہ کو پڑھیں گے بالیقین
ایک پلّہ میں رکھیں اے پارسا
تو بھی پلّہ کلمہ کا جھکتا رہے
جو پڑھے کلمہ وہ ہوگا جنّتی

حدیث مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

جو شخص کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خاص دل سے وہ جنت میں داخل ہوگا

جنت الماویٰ کی حشمت ہے یہی
کلمہ الاخلاص والتقویٰ ہے یہ
ہے روایت حضرت فاروق سے
اور یہی ہے کلمۂ توحید بھی
دعوۃ الحق عروۃ الوثقیٰ ہے یہ
گر کوئی بازار میں اسکو پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ

نہیں کوئی بھی معبود مگر اللہ ایک اکیلا نہیں کوئی اس کا شریک اس کی ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہے حمد وہ زندہ کرتا ہے اور

وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ٭

Marfat.com

نیکیاں دس لاکھ تب اُسکو ملیں
اور ملے جنّت میں اُسکو اک مکاں
یوں بھی آیا ہے کہ جب بندہ کوئی
فوراً اس کے نامۂ اعمال پر
جن خطاؤں کی طرف آتا ہے یہ
اپنی سی پاتا ہے نیکی جب کہیں
یوں بھی فرمایا کہ جو کوئی مدام

اور اتنی ہی خطائیں بھی گھٹیں
پاک کلمہ کی ہے ایسی عزّوشاں
لآ الٰہ کہتا ہے باصدقِ دلی
یہ کلامِ پاک کرتا ہے گذر،
ان کو سر تا سر مٹا جاتا ہے یہ
پاس اس کے بیٹھ جاتا ہے وہیں
اس طرح پڑھتا رہے گا لا کلام

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1]

گویا اسمٰعیل کی اولاد سے
اور یہ فرمایا کہ جو مردِ خدا

بردے چار آزاد اُس نے کر دیئے
جاگ کر شب کو پڑھے گا یہ دعا

کلمہ مذکور مزید برآں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

پاک ہے اللہ تمام حمد ہے اللہ کے لئے اور نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے اور نہیں طاقت

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور قوت مگر اللہ کے ساتھ جو عالیشان اور بڑا ہے

پھر دعا مانگے تو ہو فوراً قبول
ہے بہار ارشادِ نبیِّ دیں نواز

مغفرت چاہے تو ہو فوراً حصول
گر پڑھے گا کوئی بعدِ ہر نماز

بیان چہارم فضیلت تسبیح وغیرہ

[1] ترجمہ پیچھے گزر چکا ۱۲

Marfat.com

خاص تسبیحِ خدا تینتیس ۳۳ بار
اور پڑھے تکبیر بھی تینتیس ۳۳ بار

اور تحمید و ثنا تینتیس ۳۳ بار
پھر پڑھے یوں بہرِ تکمیلِ شمار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بخشے جائیں گے گناہ اسکے سبھی
گو برابر ہوں کفِ دریا کے بھی

آپ کی خدمت میں بودر ایک بار
آکے بولے اے شہِ عالی وقار

بڑھ گئے نیکی میں ہم سے مالدار
کیونکہ وہ کرتے ہیں صدقے بیشمار

اور ہم خیرات سے ناچار ہیں
کیونکہ ہم محتاج اور نادار ہیں

اور باقی جو عمل کرتے ہیں ہم
وہ بھی سب کرتے ہیں اے شاہِ امم

آپ نے فرمایا ان کو اے عزیز
میں بتاتا ہوں تجھے اِک ایسی چیز

جس کے باعث تیرا ہمسر ہو نہ غیر
ہاں اُسی کا پڑھنے والا ہو تو خیر

پس وہ ہے تسبیح بعدِ ہر نماز
جیسے ہم بتلا چکے اے پاکباز

ایسے ہی اصحابِ صفہ نے کہا
تو یہی ارشاد ان کو بھی ہوا

یعنی ہے صدقہ تمہارا بس یہی
تم پڑھو تسبیح باصدقِ دلی

اور تحمید اور تکبیرِ خدا
ہے تمہارے واسطے صدقہ بڑا

ایک شخص آیا رسولِ حق کے پاس
اور کی اُس نے یہ رو کر التماس

میں ہوں شاہا تنگدست و بینوا
مفلسی نے مجھکو حیراں کر دیا

پس یہ فرمایا فرشتوں کی نماز
کیوں نہیں پڑھتا ہے تو اے بانیاز

عرض کی کیا ہے وہ اے نورِ خدا
پس ہوا حکمِ جنابِ مصطفٰے

صبح صادق سے نمازِ فجر تک
پڑھ اسے سو بار تو بے شبہ و شک

آئے گی دنیا جھکتی تیرے پاس
اور ملے گا تجھکو مالِ بیقیاس

Marfat.com

اِس کے ہر کلمہ سے حسب الحکم ربّ
ہوگا پیدا اِک فرشتہ بولعجب

وہ پڑھے تسبیح تا یوم القیام
اور ثواب اسکا ملے تجھ کو تمام

کہتے ہیں حضرت رفاعہ پاکباز
پڑھتے تھے ہم پیچھے حضرت کے نماز

آپ نے جس وقت سمع اللہ کہا
یوں کسی نے آپکے پیچھے پڑھا

ربّنا لک الحمد

آپ نے فرمایا پھر بعد نماز
کس نے یہ کلمہ پڑھا تھا یا نیاز

تب وہ بولا میں تھا یا شاہِ عرب
آپ نے فرمایا میں نے دیکھے اب

تیس سے زائد فرشتے شوق سے
تیرے لفظوں کی طرف تھے دوڑتے

اور وہ سب دوڑتے تھے اِسلئے
تھا کہ پہلے کونسا ان کو لکھے

یوں بھی فرمایا کہ جو اہلِ صفا
کرتے ہیں تسبیح و تحمید خدا

پس وہ کلمے گرد عرشِ کبریا
جھومتے پھرتے ہیں اے فرخ لقا

پھر وہ اپنے پڑھنے والے کا بیاں
کرتے ہیں نزدِ خداوندِ جہاں

اے عزیزو کیا نہیں تم کو پسند
ہو تمہارا ذکر پیشِ حق بلند

اور یہ فرمایا کہ دو کلمے عجیب
ہیں خدا کو بھی وہ پیارے اور حبیب

گرچہ وہ ہلکے زباں پر ہیں بہت
لیک میزان میں گرانتر ہیں بہت

اور یہ فرمایا کہ اس تسبیح کو
انگلیوں کی پوریوں پر تم گنو

کیونکہ محشر میں یہ پوریں آئی
بول کر دیں گی شہادت ذکر کی

کہتے ہیں حضرت مجاہد رضی
گھر سے اپنے جب نکلتا ہے کوئی

پھر نہ بازیست سے جاتا ہو کہیں
پھر وہ بسم اللہ پڑھ لے بالیقیں

کہتا ہے اسکو فرشتہ اے جواں
تو ہدایت پا گیا اب بیگماں

جب یہ کہتا ہے تو کفایت پا چکا
کہتا ہے وہ تو کفایت پا چکا

Marfat.com

پھر یہ کہتا ہے جو لَاحَوْلَ وَکَہ
کہتا ہے وہ تو حفاظت پا چکا

اور سب شیطان اسکے پاس سے
دُور ہو جاتے ہیں یوں کہتے ہوئے

بس نہیں چلتا ہمارا اِسپہ اَب
اسکا حامی ہو گیا خود فضلِ رب

یہ ہدایت اور کفایت پا چکا
اور حفظِ کبر یا میں آ چکا،

شک مع فک

گر کوئی پوچھے کہ یہ کیا بات ہے
کس لئے یہ ذکر بابرکات ہے

کچھ زیادہ لفظ بھی اس میں نہیں
اور نہ کچھ محنت ہے اسمیں یا لیقین

کیوں یہ سب کاموں سے افضل ہو گیا
ہر عبادت سے بڑھا کیوں مرتبا

پس جواب اسبات کا اے اہلِ دین
علم کشفی کے سوا زیبا نہیں

ہاں مناسب ہے یہاں جتنا بیاں
اُسکو ہم کرتے ہیں البتہ عیاں

ہوتا ہے جس ذکر سے نفع تمام
ہے وہ دِل سے ذکر کرنا مستدام

ابتدائے ذکر سے تو بالضرور
ہوتا ہے انس و محبت کا ظہور

پھر یہ ذکر آخر کو خود ہی اے سعید
ہوتا ہے انس و محبت سے پدید

بامشقت وسوسوں سے پہلے تو
روکتا ہے ذاکر اپنے قلب کو

اور لگاتا ہے خدا کی یاد پر
باہزاراں ہمت و جہد و خطر

پھر جو کرتا رہتا ہے اسکو سدا
خود ہی ہو جاتا ہے اسپر شیفتہ

ایسی ہوتی ہے محبت دلنشیں
ذکر بن اک دم قرار آتا نہیں

جیسے کھانے میں کسی شے کے کبھی
پہلے کرتا ہے تکلف آدمی

ذائقہ ہوتا ہے اس کا ناگوار
اوس سے نفرت کرتا ہے یہ بار بار

اور بدشواری نکلتا ہے اُسے
اِک نہایت دقت و تکلیف سے

Marfat.com

کھاتے کھاتے پھر ہو ایسی خوشگوار
اس کے بے کھائے نہ ہو صبر و قرار

الغرض ڈالو جو عادت نفس کو
اس کا ہو جائے گا عادی مو بمو

پہلے گر لوگے بمشکل اس سے کام
پھر سرشت اُس کی بنے گا وہ تمام

پس خدا کے ذکر سے جب ایجواں
انس ہو جاتا ہے حاصل بیگماں

پھر تمامی ماسوائے اللہ سے
ہوتی ہے آخر دلی نفرت اُسے

گویا اس عاشق میں اور معشوق میں
ہو رہی ہیں بے تکلف خلوتیں

اور غفلت سے جو حائل تھا حجاب
اُٹھ گیا سب ہو گیا اب فتح باب

پر پہونچکر وہ خدا کے قرب میں
پائے گا اُس کے لقا کی لذتیں

لیک یہ قرب و لقائے کبریا
جب اُٹھے گا قبر سے تب پائیگا

فصل دوم دُعا و درود کے آداب و فضائل

ہے یہ ارشادِ خداوندِ مجیب
اپنے بندوں کے میں رہتا ہوں قریب

مانگتا ہے جب کوئی مجھ سے دعا
کرتا ہوں مقبول اُسکو دائما

آیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو میں قریب ہوں دعا کرنے والے کی

اِذَا دَعَانِ

دعا قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ کو پکارتا ہے

مجھ سے تم مانگو کروں گا میں قبول
دیکھ اُدْعُوْنِیْ کو پڑھ اے ذی عقول

آیت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

مجھ سے دعا کرو میں تمہارے قبول کرونگا

مانگو خفیہ عاجزی کے ساتھ تم
خود ہی فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

Marfat.com

آیت اُدعُوا رَبَّکُم تَضَرُّعًا وَّخُفیَۃً
پکارو اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور مخفی طور پر

اور فرماتے ہیں یوں خیر البشر — ہے دُعا مغز عبادت سر بسر

حدیث اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے

یوں بھی فرماتے ہیں شاہِ انس و جاں — ہے دعا بھی اِک عبادت بیگماں
اور یہ بھی ہے حدیثِ مصطفٰے — پیش خالق سب سے افضل ہے دعا
مانگتا ہے جو دُعا اللہ سے — کچھ نہ کچھ تو مل ہی جاتا ہے اُسے
یا تو بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ — یا ملے گی دِن قیامت کے پناہ
یا جو کچھ مانگے اُسی دم پائے وہ — تین باتوں سے نہ خالی جائے وہ

آدابِ دُعا

آدابِ اوّل

اب قبولیت کے وقت اے صاحبو — ہم بتاتے ہیں بگوشِ دِل سُنو
جیسے عاشورہ کا دن فرخندہ فال — اور مہ رمضان ہے برکت مآل
اور روز جمعہ پر اسرار ہے — خاص وقت صبح پر انوار ہے
اور یہ فرمایا کہ ہر شب پچھلی رات — چرخ زیریں پر خدائے کائنات
کہتا ہے کر کے تجلی اپنی یوں — کون ہے اب مجھ سے جو مانگے تو دوں
کون ہے جو مجھ سے مانگے اب دعا — میں قبول اس کو کروں گا برملا

کون ہے جو چاہے بخشش اس گھڑی
بخش دوں گا میری بخشش ہے بڑی

Marfat.com

آداب دوم

نیک وقتوں کو غنیمت جان لو — ہاں انہیں اچھی طرح پہچان لو

مہیائے دعا شو چوں سوال شد اشک از دیدۂ
کہ نقش مہر گیرد زود کاغذ ہائے نم دیدہ

کہتے ہیں یوں جو ہریرہ خوش نہاد — مینہ برسنے وقت اور وقت جہاد
اور ہو تکبیر و فرائض جس گھڑی — کھلتے ہیں در آسمان کے اے اخی
ایسے وقتوں میں خدا سے کر دعا — ہوتی ہے مقبول فوراً برملا
خاص تکبیر و اذاں میں بھی دعا — رد نہیں ہوتی بقولِ مصطفیٰ ﷺ
یوں بھی ہے فرمان شاہِ ذی وقار — رد نہیں ہوتی دعائے روزہ دار
ایسے ہی سجدے کی حالت میں دعا — رد نہیں ہوتی بحکمِ مصطفیٰ
وقت کی بہبودی سے بھی اے اخی — ہو میسر التوں کی بہتری
جیسے وقتِ صبح ہے خوش اور خوب — بہرِ اخلاص و صفائے قلوب
جمعہ اور عرفہ ہے ایسا دل فروز — ہیں دلوں کے متفق ہونیکے روز
یہ وہ خوش اوقات ہیں اے ذی عقول — رحمتِ حق جن میں پاتی ہے نزول

آداب سوم

قبلہ رُخ ہو کر اٹھا کر اونچے ہاتھ — تم دعا مانگو حضورِ دل کے ساتھ
اکثر آنحضرت دعا میں اے جواں — اپنے ہاتھ اتنے اٹھاتے تھے کہ واں
نور ہو جاتا تھا بغلوں کا نمود — اسمے بنورِ نور مشتاقاں درود
یہ بھی ارشاد شاہ سرمدی — ہے تمہارا رب حیا والا سخی

Marfat.com

بندہ جب اسکی طرف بہرِ دعا
ہاتھ اُٹھاتا ہے لعجز والتجا

اس کے خالی ہاتھ پھرنے سے وہ رب
خود ہی شرماتا ہے یا شانِ مجیب

دائما حضرت کا یہ دستور تھا
ہاتھ پھیلاتے تھے جب بہرِ دعا

پھر دعا کے بعد ان کو بالضرور
پھیرتے روئے مبارک پر حضور

اور دعائیں آسماں کی سمت کو
دیکھنا ہے منع یاد اسکو رکھو

آداب چہارم

پست کرنا اپنی آواز اے جواں
ہو نہ آہستہ بآشوب و فغاں

کیونکہ ہے فرماں باری پر گلا
تم کرو آہستہ مولیٰ سے دعا

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً
پکارو اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور مخفی طور پر

بلکہ خود حضرت کے اصحاب ایکبار
پڑھتے تھے چلا کے تکبیر آشکار

ان کو آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں
یاد کرتے ہو جسے تم بالفغاں

وہ نہ بہرا ہے نہ غائب ہے کہیں
بلکہ ہے ہر دم تمہارا ہمنشیں

آداب پنجم

پُر تکلف قافیہ والی دعا
ناپسندیدہ ہے نزدیک خدا

کیونکہ ہوتا ہے دعا میں انکسار
اور تکلف میں نہیں وہ زینہار

اور یہ فرماتے ہیں وہ حق کے حبیب
ایسے بھی کچھ لوگ ہونگے عنقریب

جو دعا میں حد سے جائیں گے گذر
ان کو ہی حق نے کہا معتدی

آچکا ہے لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ
اس لئے کہتے ہیں بعضے اہلِ دین

Marfat.com

ہیں مُراد اس سے وہی اہلِ دعا
جو تکلف سے ہیں گھڑتے قافیا

پس تو ماثورہ دعاؤں کے سِوا
اپنی جانب سے نہ پڑھ وقتِ دعا

تاکہ شاید مانگنے میں میری جاں
حد سے بڑھ جائے تو اور پہنچے زیاں

ایسی شے کچھ مانگ اُٹھو بے منفعت
جو نہ ہو کچھ مقتضائے مصلحت

بلکہ مروی ہے کہ خود جنت میں بھی
خلق کو علماء کی حاجت ہو بڑی

جبکہ ہوگا ان کو یُوں حکمِ خدا
مانگو تم سب ہم سے اپنا مدعا

یہ نہ معلوم ان کو ہوگا اے اخی
کیا دُعا مانگیں خدا سے اس گھڑی

عالموں سے تب وہ سیکھیں گے ضرور
اور دُعا مانگیں گے حق سے بقصور

ہے مُراد اس قافیہ سے وہ کلام
جو تکلف سے کہا جائے تمام

لیک مطلق قافئے کا ڈر نہیں
ہر جگہ میں قافیہ بہتر نہیں

ہیں دعائیں جو رسولِ پاک کی
قافیہ واقع ہُوا ہے ان میں بھی

پر تکلف اور بناوٹ سے وہاں
قافیہ ہرگز نہیں ہے اے جواں

بلکہ ہے اِک جوش میں آمد وہاں
اِس دعا میں جیسے آیا بیگماں

دعائے ماثورہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ

الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں امن — قیامت کے دن

وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ

اور جنت ہمیشہ رہنے کے دن تیرے قرب پانے والوں کے ساتھ جو حاضر ہونگے اور رکوع کرنے والے سجدہ کرنے

الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ اِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ ○

عہد کو پورا کرنے والے بیشک تو رحم والا دوستی والا ہے بیشک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے ÷

ہیں دُعائیں ایسی اکثر اور بھی
اِکتفا ماثورہ پر کر اے اخی

Marfat.com

آداب ششم

خوف و رغبت عاجزی و انکسار
چاہیئے رکھنا دعا میں برقرار

جس کسی بندہ سے راضی ہو خدا
رنج میں کرتا ہے اُسکو مبتلا

تاکہ اس کی عاجزی و اضطرار
سُن کے لطف اپنا کرے اسپر نثار

گوش دل سے سُن ذرا اے ارجمند
مولوی رُومؒ کے اشعار چند

نالۂ مومن ہمیدارِیم دوست
در تضرع کردنش اعزاز اوست

خوش ہے آیہ مرا آوازِ او
واں خدایا گفتن و آں رازِ او

حاجت آوردش ز غفلت سوے من
آں کشیدش ہوکشاں در کوئی من

گر برارم حاجتش او در رود
ہمدراں بازیچہ مستغرق شود

آداب ہفتم

چاہیئے سچی توقع دل نشیں
بلکہ ہو مقبول ہونے کا یقین

پس یہ تھا ارشاد پاک مصطفےٰ
اب سنو سفیاں کا قولِ باصفا

شامتِ اعمال سے تم مومنو
مضطرب ہوکر دعا مت چھوڑ دو

اور یہ مت جانو کہ ہم ہیں پر خطا
کب بھلا ہوگی قبول اپنی دعا

دیکھو شیطاں کی دعا بھی سر بسر
کی قبول اللہ نے اے خوش سیر

آیت قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ
شیطان نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھ کو اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے
مِنَ الْمُنظَرِينَ ○
اللہ نے فرمایا اچھا تجھ کو مہلت ہے

Marfat.com

آداب ہشتم

مانگ اچھی طرح خالق سے دعا
جب دعا کرتے رسول کردگار
گر دعا کی ہو قبولیت میں دیر
اور تو یوں کہنا کہ یہ اپنی دعا

لفظ سب کہہ تین بار اے باحیا
کہتے ہر ہر لفظ کو بس تین بار
مت سمجھنا تم اسے قسمت کا پھیر
ٹھیری نامقبول پیش کبریا

از گراں قدری است ہر مطلب کہ دیر آید بدست
از تہی برگشتنِ دستِ دعا نگمیں مباش

آداب نہم

چاہیے ذکرِ خدا پیش از دعا
ہر دعا کی ابتدا میں یہ کلام

پہلے ہی مت کر سوال او بیوا
سرورِ کونین پڑھتے تھے مدام

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَہَّابُ

پاک ہے میرا پروردگار اعلیٰ اور بہت عطا کرنے والا

کہتے ہیں یوں ہو سلیمانِ سعید
بھیج آنحضرت پہ تو پہلے درود
اور درودِ پاک پر ہی ختم کر
کیونکہ وہ مستاجر لبودی شنود

جب تو کچھ مانگے خدا سے اے رشید
مانگ لے پھر حق سے اپنا نفع و سود
یاد رکھ اس بات کو اے خوش پسر
کرتا ہے مقبول بیشک ہر درود

پس درودیں بیچ ہوتی ہے قبول
اس دعا کو بھی وہ کرتا ہے قبول
کچھ کرے مقبول اور کچھ چھوڑ دے
سمجھے یہ نادان کہ فضل سے

Marfat.com

آدابِ حج

دل سے متعلق ہے یہ بات اے جوان
اور یہی عمدہ ہے سب سے بیگماں

یعنی توبہ کر کے دل کر لے صفا
جملہ حق داروں کے حق کر دے ادا

ہو کے فارغ جملہ مکروہات سے
با ادب حاضر ہو حق کے سامنے

یہ قبولیت کا ہے اہل سبب
غور کر اور سُن حکایاتِ عجب

کعب کہتے ہیں کہ اک بار اسعد
عہدِ موسیٰ میں ہوا قحط شدید

لے کر اپنی قوم کو بہرِ دعا
شکلے موسیٰ پر نہ مینہ برسا ذرا

تین دن تک آپ نے باتشتیم تر
کی دعا لیکن نہ پایا کچھ اثر

آئی موسیٰ پر یہ وحی کبریا
میں نہ سنوں گا تمہاری اب دعا

کیونکہ ہے اس قوم میں غماز بھی
اور غمازی کی عادت ہے بری

عرض کی موسیٰ نے بیشک ذوالجلال
اے خداوندِ قدیم و لایزال

کون ہے وہ ہم کو بتلا دے کہ ہم
قوم سے اُس کو نکالیں یک قلم

پس یہ فرمایا کہ اے مقبول رب
روکتا ہوں تم کو چغلی سے میں جب

پس ہی پھر چغلی کروں اے نیکخو
پس کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو

تم کرو چغلی سے توبہ اب سبھی
سب نے توبہ کی تو بارش ہو گئی

روایت از سفیان رضؓ

قوم اسرائیل اک بار اے فتیٰ
مبتلا ہے قحط برسوں تک رہی

ہو گیا اس سے پریشاں انکا حال
کھا گیا مردار اور بچوں کو بھی

Marfat.com

روتے چلاتے تھے بآہ و فغاں
پر نہ رویا اُن کے اوپر آسمان

ان کے پیغمبر پہ تب وحی آئی
اس طرح آئی کہ اے قومِ تباہ

تم میری جانب چلو اتنا اگر
گھٹنے گھس جائیں تمہارے سر بسر

اور دعا کرتے ہوئے ہر صبح و شام
تھک کے رہ جائیں زبانیں بالتمام

تو بھی اے لوگو تمہاری یہ دعا
ہو نہیں سکتی قبولِ کبریا

ہاں جو حق داروں کے حق کر دو ادا
پورا ہو جائے تمہارا مدّعا

جب ہوئے ثابت کرہ کاربند
ہو گئی بارش تب انکے دلپسند

روایت از مالک بن دینارؒ

قومِ اسرائیل اِک بار اے خلیل
قحط کے باعث ہوئے خوار و ذلیل

بارہا باہر گئے بہرِ دعا
پر نہ برسی بوند پانی کی ذرا

ان کے پیغمبر پہ آئی وحی رب
یعنی اے قومِ پلید و بے ادب

تم مری جانب تنِ ناپاک سے
آتے ہو ناحق دعا کے واسطے

تم نے جن ہاتھوں سے خوں ریزے کیے
وہ ہی پھیلاتے ہو میرے سامنے

تم نے کھایا ہے بہت مالِ حرام
میں نہ دونگا تم کو اب کچھ لا کلام

پڑ گیا تم پر مرا قہر و عتاب
کچھ نہ دوں گا تم کو میں الّا عذاب

روایت بو الصدیق ناجیؒ

جانبِ صحرا سلیماں بادشا
مانگنے نکلے جو بارش کی دُعا

دیکھا اک چیونٹی گر کے پڑ رہی
پاؤں اوپر کر کے یوں تھی کہہ رہی

یا خدا ہم بھی تری مخلوق ہیں
تو ہی رزاق اور ہم مرزوق ہیں

Marfat.com

دوسروں کی پُر گناہی کے سبب
کر نہ غارت ہم کو تو اے پاک رب

پس یہ فرمایا سلیماں نے کہ اَب
بے تردد لوٹ آؤ سب کے سب

تم پہ حیواں کی دعا سے بالضرور
ہو گی نازل رحمتِ ربِ غفور

عہد میں حضرت عمرؓ کے ایک بار
قحط سے خلقت ہوئی زار و نزار

حضرتِ عباسؓ کو بہرِ دعا
لے گئے اپنا بنا کر پیشوا

پس دعا کرنے لگے عباسؓ یوں
اے خدائے بادشاہ کاف و نوں

آسماں سے بیگنہ کوئی بلا،
کب اترتی ہے زمانہ پر بھلا

اور نہ بے توبہ وہ ٹلتی ہے کبھی
اَب گنہ سے ہو گئے تائب سبھی

خلق نے تیرے نبی سے یا خدا
دیکھکر میری قرابت برملا

مجھ کو تیرے سامنے ہی کر دیا
عاجزی سے مانگتا ہوں میں دعا

یہ ہمارے ہاتھ با جرم و خطا
تیرے آگے پھیلے ہیں اے کبریا

اور ہمارے بال پیشانی کے سب
کھنچ گئے توبہ سے تیری جانب اب

ہے تیری رحمت نگاہباں اِسقدر
تو نہیں بھٹکے ہوؤں سے بیخبر

اور شکستہ حال کو بھی یا قوی
تو تلف ہونے نہیں دیتا کبھی

چھوٹے اب کرتے ہیں عجز و انکسار
اور بڑے بھی روتے ہیں سب زار زار

اور دو ہائی کی بلند آواز ہے
تو تو خود ہی واقفِ ہر راز ہے

یا خدا اپنے کرم کا واسطا
دے انہیں پانی کہ حاجت ہو روا

کر ذرا اُن پر ترحم کی نگاہ
پیشتر اس کے کہ ہو جائیں تباہ

کافروں کے ماسوا اے کردگار
سب تری رحمت سے ہیں امیدوار

یہ کلام اَب تک نہ تھا پورا ہوا
یک بیک بارش ہوئی بے انتہا

Marfat.com

فصل سوم فضیلت استغفار

آیت وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

اور اس سے بخشش طلب کرو بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے

وہ خدائے کارساز دو جہاں		کیا ہی فرماتا ہے رحمت سے بیاں

فَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً الخ

کہتے ہیں یوں ابن مسعود اے اخی		ایسی ہیں وہ آئتیں قرآں کی
جو گنہ کر کے پڑھے ان کو ذرا		بخشدیتا ہے گناہ اس کا خدا
ایک وہ آیت ہوا جس کا بیاں		دوسری آیت ہے یہ اے سو منا

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اور جو شخص کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو اللہ کو بخشنے والا رحم والا پائے گا۔

اور جناب مصطفٰے مولائے ما		خود پڑھا کرتے تھے اکثر یہ دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ الٰہی مجھ کو بخش بیشک تو

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنیوالا ہے

یوں بھی مروی ہے رسول پاک سے		جو کہ استغفار کثرت سے پڑھے
اس کو ہر تکلیف و قت سے ضرور		ملتا ہے آرام و راحت سے ضرور
اس طرح سے رزق دے اس کو خدا		وہ نہ جانے یہ کہاں سے آگیا

Marfat.com

بلکہ ستر بار ہر روز اے فتا
پاک تھے حال نکہ وہ نورِ آکہ
کوئی مومن جب کہ کرتا ہے گناہ
ہو کے نادم فعل سے اپنے اگر
تب وہ نقطہ دل سے ہو جاتا ہے دور
تو وہ چھا جاتا ہے دل پر بیگمان

کرتے استغفار و توبہ مصطفیٰ
ہر خطا و جرم سے بے اشتباہ
دل پہ ہو جاتا ہے اک نقطہ سیاہ
توبہ کرتا ہے وہ فرخندہ سیر
اور اگر کرتا رہے جرم و قصور
اور اس کا نامہ ہے قرآں میں رقم

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر میل چڑھ گیا ہے

یہ بھی فرمایا کہ جنت میں خدا
وہ کرے گا عرض پیش کبریا
حکم رب ہوگا تیری اولاد نے
یہ بھی فرمایا کہ جو مردِ خدا
پس گناہوں پر مصر اور ہٹ دھرم
گرچہ ستر بار بھی وہ اک گناہ
خالدِ معدان کرتے ہیں بیاں
میرے بندوں میں ہیں پیارے وہ مجھے
رکھتے ہیں باہم محبت بیشتر
صبح اٹھ کر پڑھتے استغفار ہیں
جب زمیں والوں پہ آتا ہے غضب

جب بڑھائے گا کسی کا مرتبہ
کیوں بڑھایا تو نے اب تک تو مرا
پڑھ کے استغفار بخشا ہے تجھے
دل سے استغفار پڑھتا ہو سدا
وہ نہ کہلائے گا اے فرخ شیم
ایک ہی دن میں کرے شام و پگاہ
یعنی فرماتا ہے رب دو جہاں
جو فقط میری محبت کے لئے
ان کے دل ہیں مسجدوں میں منحصر
پس یہ لوگ ایسے سعید الدہر ہیں
مجھ کو یاد آجاتے ہیں یہ لوگ تب

پس طفیل ان کے اسی دم بخش دے
میں نہیں والوں کو کرتا ہوں سزا

Marfat.com

فضیل رح کا قول

پڑھنا استغفار بے ترکِ گناہ — توبہ جھوٹوں کی ہے یہ بے اشتباہ

سرمایہ نجات بود توبۂ درست
یا کشتیٔ شکستہ بدریا چہ میروی

ربیع رح کا قول

مت کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ — ایسا کہنے میں تو ہے خوفِ ذنوب
گر خلاف اسکے ہوئے تم کاربند — توبہ ہوگا محض کذب پر گزند
بلکہ کہنا چاہیئے اس طور سے — تا نہ کچھ الزام کچھ تم پر رہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ
الٰہی مجھ کو بخشدے اور میری توبہ قبول فرما

رابعہ رح کا قول

اِس ہماری ایسی توبہ پر بھی ہاں — چاہیئے توبہ بہت سی بیگماں
ہے دلِ غافل سے استغفار بھی — اِک گناہِ تازہ اور گویا ہنسی
اِس لئے پھر ایسی استغفار پر — چاہیئے کچھ اور توبہ بیشتر
الغرض اِس توبہ زباں کچھ نہیں — دل نہ ہو نادم اگر اے اہلِ دیں

Marfat.com

گر گنہ تو نے کئے ہوں بیشمار
تو خلوص و عجز سے پڑھ یہ دُعا
یہ دعائے پاک ہے مشکل کشا

گو ہوں مثلِ کف و قطرات بحار
فضل سے اپنے انہیں بخشے خدا
ہے یہی خضر اور آدم کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُ

الٰہی میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں ہر گناہ سے کہ توبہ کی میں نے تیری طرف اس سے پھر اس کا مرتکب ہوا

فِیْہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ مَا وَعَدْتُّکَ بِہٖ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اَفِ لَکَ بِہٖ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے ہر اس وعدہ سے جو میں نے تجھ سے کیا اپنی طرف سے پھر اسکو تیرے لئے

وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَ غَیْرُکَ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں ہر اس عمل سے جس سے تجھے تیری رضا مقصود تھی پھر اسکے ساتھ تیرے سوا غرض شامل ہو گئی

وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ فَاسْتَعَنْتُ بِھَا

اور میں مغفرت مانگتا ہوں ہر ایسی نعمت سے کہ انعام کی تو نے مجھ پر پھر میں نے اس سے تیری نافرمانی میں مدد لی

عَلٰی مَعْصِیَتِکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ مِنْ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اے غیب اور ظاہر کے جاننے والے

کُلِّ ذَنْبٍ اَتَیْتُہٗ فِیْ ضِیَاءِ النَّھَارِ وَسَوَادِ اللَّیْلِ فِیْ مَلَاءٍ وَخَلَاءٍ

ہر گناہ سے جو میں نے کیا دن کی روشنی میں اور رات کے اندھیرے میں حضوری میں اور تنہائی میں

سِرٍّ وَّعَلَانِیَۃٍ بِاَحْجَارِہٖ

پوشیدہ اور ظاہر سب سے بردبار

فضیلت درود شریف

آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو

Marfat.com

ایک دن تشریف لائے مصطفٰے
اور چہرہ آپ کا بشاش تھا

سب سے فرمایا کہ آئے جبرئیل
اور کہا مجھ سے کہ اے حق کے خلیل

جو کوئی بھیجے گا تم پر ایک درود
اس پہ میں دس رحمتیں بھیجونگا زود

تم پہ جو ایک بار بھیجے گا سلام
اس پہ میں دس بار بھیجوں گا کلام

اور فرمایا کہ جب تک جو کوئی
مجھ پہ بھیجے گا درود از مخلصی

تب تلک اسپر ملائک بھی درود
بھیجتے رہتے ہیں از حکم ودود

جس کے آگے ہو نہ میرا ذکر جمیل
گر درود آسدم نہ بھیجے ہے بخیل

عرض کی اصحاب نے اے کان جود
کس طرح ہم آپ پر بھیجیں درود

تب یہ فرمایا رسول اللہ نے
یوں پڑھو اخلاص و شوق و ذوق سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ

الٰہی درود بھیج اپنے بندے حضرت محمد پر اور آپ کی آل اور آپ کی ازواج اور آپکی اولاد پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد پر

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اور آپ کی ازواج اور اولاد پر جس طرح برکت نازل کی تو نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بیشک تو مستحق حمد ہے بزرگ

جب رسول اللہ نے پائی وفات
کہتے تھے فاروق رو رو کر یہ بات

یا رسول اللہ ستہ جن و بشر
ہوں میرے ماں باپ قرباں آپ پر

اک ستوں لکڑی کا جو مسجد میں تھا
وقت خطبہ تکیہ گاہ آپ کا تھا

ہو گیا تیار جب منبر نیا
آپ منبر پر ہوئے رونق فزا

آپ کی فرقت سے وہ بھی بیستوں
رو اٹھا چلا کے با حال زبوں

Marfat.com

آپ نے اُس پر رکھا دستِ شریف
ہو گئی خاموش وہ چوبِ ضعیف

اب جدائی میں تمہاری یا رسول
ہو اگر امت زیادہ تر ملول

اور کرے بے انتہا آہ و بکا
تو سراسر ہے مناسب اور بجا

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

مرتبہ اللہ اکبر آپ کا
پہنچا اس درجہ کو پیشِ کبریا

آپ کی طاعت کو ربّ کردگار
کرتا ہے اپنی اطاعت میں شمار

چنانچہ ارشاد فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

آپ کا رتبہ ہے وہ نزدِ خدا
دوزخی دوزخ میں بآہ و بکا

یوں کریں گے آرزو کاش ہم
آپ کی کرتے اطاعت کوئی دم

آیت یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا
دوزخی کہیں گے کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

آپکا رتبہ بنزدِ کبریا
اتنا عالی ہے کہ حق نے بر ملا

سب خطائیں آپکی کر دیں معاف
پیشتر اس سے کہ بتلائے وہ صاف

چنانچہ فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ
اللہ نے تجھ سے معاف کیا ان کو اذن کیوں دیا

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

آپکا رتبہ بنزدِ کبریا
اس قدر عالی ہوا نامِ خدا

تم کو بعدِ انبیاء پیدا کیا
سب سے پہلے پر کیا ذکر آپ کا

Marfat.com

چنانچہ فرمایا وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ

اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تم سے اور نوح سے

وَاِبْرٰهِيْمَ

اور ابراہیم سے

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقہ آپ پر

حق نے موسیٰ کو دیا تھا ایک سنگ
جس سے نہریں ہوئیں جاری بیدرنگ

اور تمہاری انگلیوں سے یا حبیب
چھوٹتے ہیں فوارہ پانی کے عجیب

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

گر سلیماں کو مسخر تھی ہوا
کرتے اک دن میں سفر اک ماہ کا

پس براقِ برق پا سے آپ کے
فی الحقیقت کچھ نہیں نسبت اسے

اک گھڑی میں اے شہِ جن و ملک
آپ نے کی سیر عرشِ پاک تک

نوعروسانِ چمن مشتاق دیدارت شدند
گشت در گلزار کوبت گل بجائے عندلیب

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
صدقہ ہوں ماں باپ میرے آپ پر

حضرتِ عیسیٰ کا تھا یہ معجزہ
زندہ کرتے تھے وہ مردوں کو سدا

یہ نہیں اس سے زیادہ تر عجیب
لحمِ بریاں تم سے بولا اے حبیبؐ

میرے کھانے سے مناسب ہے حذر
مجھ میں ہے زہرِ ہلاہل بیخبر

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر

اپنی نافرمان امت کے لئے
یہ دعا مانگی جناب نوحؑ نے

آیت رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝

اے پروردگار کافروں میں سے کوئی کو زمین پر گھر میں بستا نہ چھوڑ

گر ہمارے واسطے ایسی دعا
آپ فرمائے تو ہم ہوتے فنا

Marfat.com

گرچہ رخسارِ مُبارک آپ کا
ہوگیا مجروح اے نورِ خدا

آپ کی روندی گئی پشتِ شریف
اور ٹوٹے دُرِّ دندانِ لطیف

آپ اس پر بھی یہ فرماتے رہے
بخشدے ان کو خدایا بخشدے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
الٰہی میری قوم کو بخشدے یہ لوگ نادان ہیں

یارسول اللہ شہِ جنّ و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

نوحؑ کی تو تھی بڑی عمرِ وسیع
پر نہ لوگ اتنے ہوئے انکے مطیع

عمر کچھ بھی آپ کی گذری نہیں
نعرۂ تکبیر سے گونجی زمیں

یارسول اللہ شہِ جنّ و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

آپ اپنے ہم مراتب کے سوا
گر نہ بٹھلاتے کسیکو تو بھلا

آپ کی صحبت کا اعزاز عجیب
ہم فقیروں کو کہاں ہوتا نصیب

اپنے ہمسر سے جو تم کرتے نکاح
کوئی ہم میں سے نہ پاتا یہ فلاح

آپ نے لیکن بلطف و انشراح
ہم میں کی ہے ہمنشینی اور نکاح

اور کھلایا ہم کو اپنے ساتھ بھی
اوڑھے کمبل تم نے اے سچے نبیؐ

اور زمیں پر دھر کے کھایا ہے طعام
انگلیاں بھی اپنی چاٹیں لا کلام

اور کیا ساتھ اپنے ہمکو بھی سوار
یہ تمہاری شان اور یہ انکسار

یہ عنایات آپ نے اے ذی وقار
کیں ہمارے حال پر لیل و نہار

آپ پر رحمت خدا کی ہو مدام
اور پہنچے رب اکبر کا سلام

ذکر اپنا کرتے ہیں اک پارسا
ہیں لکھا کرتا حدیث مصطفےٰ

اس میں آنحضرت پہ پڑھ لیتا صلوٰۃ
پر نہ پڑھتا تھا سلام آنحضرتؐ

ثواب اس نے دیکھا کہ حضرت مصطفےٰ
مجھ سے یہ فرما رہے ہیں برملا

Marfat.com

کیوں نہیں پڑھتا ہے تو پورا درود
پھر لگا پڑھنے میں اے شیریں کلام

تاکہ رحمت حق کی ہو تجھ پر ورود
سرور عالم پہ صلوٰۃ و سلام

ماثورہ دعاؤں کا بیان

یہ دعائیں سب ہیں مقبول خدا
یہ دعائیں ایسی ہیں کچھ بے نظیر
ان کے پڑھنے سے ہو دیدار خدا
ان کا پڑھنے والا ہو صدر مہیں
تو بھی بعد ہر نماز اے میری جاں
ورنہ پھر بعد نماز ہر سحر
مایۂ ایماں و جاں ہے یہ دعا

ہے برآتا ان سے فوراً مدعا
جن کے پڑھنے سے ہو ذل مہر منیر
اور پائیں طرفہ کیف جانفزا
اور قیامت میں من اصحاب الیمین
یہ دعائیں پڑھ لیا کر جاوداں
جاری رکھ اس ورد کو اے دیدہ ور
اس لئے غافل نہ ہو اس سے ذرا

دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ
الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے رحمت تیرے پاس سے جس کے ساتھ تو ہدایت دے میرے دل کو اور درست کرے
بِھَا شَمْلِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا دِیْنِیْ وَ
میرے حال کو اور جمع کرے میری پراگندگی کو اور جوڑ دے میری الفت کو اور اچھا کرے میرا دین اور
تَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُبَیِّضُ
حفاظت میں رکھے میرے غائب کو اور بلند کرے میرے حاضر کو اور پاک کرے میرے عمل کو اور روشن کرے
بِھَا وَجْھِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ
میرے چہرے کو اور میرے دل میں ڈالے میری راستی اور بچائے مجھ کو ہر برائی سے
اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً
الٰہی دے مجھ کو ایمان سچا اور یقین جس کے بعد اس کا انکار نہ ہو اور رحمت

Marfat.com

أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ

جس کے ساتھ میں پاؤں تیری عنایت کی بزرگی دنیا میں اور آخرت میں الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے

الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ

کامیابی کا فیصلہ کے وقت اور شہیدوں کے درجوں کا اور نیک لوگوں کی زندگی کا اور دشمنوں پر

عَلَى الْأَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْزِلُ حَاجَتِيْ وَ

فتح پانے کا اور انبیا کی رفاقت کا الٰہی میں ڈالتا ہوں تجھ پر اپنی حاجت کو اور

إِنْ ضَعُفَ رَأْيِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ

اگرچہ کمزور ہو گئی میری رائے اور کم ہو گیا میرا حیلہ اور کوتاہ ہو گیا میرا عمل اور محتاج ہو گیا میں

إِلَى رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ يَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ

تیری رحمت کی طرف پس میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے امور کے فیصلہ کرنیوالے اور دلوں کو شفا دینے والے

كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ

جیسے کہ تو پناہ دیتا ہے دریاؤں کے درمیان کہ پناہ دے مجھ کو دوزخ کے عذاب سے اور

دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ

رونے چلانے کی پکار سے اور قبروں کے فتنے سے الٰہی جس چیز سے میری رائے قاصر ہوئی

وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَأُمْنِيَّتِيْ مِنْ خَيْرٍ

اور اس سے میرا عمل کمزور رہا اور اس کو میری نیت اور میری آرزو نہ پہنچی اس نیکی سے

عَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ

جس کا تو نے کسی سے وعدہ کیا اپنے بندوں میں سے یا وہ نیکی جو تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو دینے والا ہے

خَلْقِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْئَلُكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

پس میں اس کے لئے تیری طرف راغب ہوں اور اے پروردگار عالم تجھ سے اسکا سوال کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ

الٰہی ہم کو ہدایت دینے والوں ہدایت پانے والوں سے نہ کہ گمراہ ہونے والوں اور نہ گمراہ کرنے والوں سے

حَرْبًا لِأَعْدَائِكَ وَسِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَطَاعَكَ

جنگجو تیرے دشمنوں کیلئے اور صلح جو تیرے دوستوں کے لئے ہم محبت کرتے ہیں اپنی محبت کے ساتھ اس سے جو

Marfat.com

مِنْ خَلْقِكَ وَعُبَّادِيْ بَعْدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ

تیری مخلوق میں سے اور عداوت کرتے ہیں تیری عداوت کے ساتھ اس سے جو تیرا مخالف ہو تیری مخلوق میں سے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ

الٰہی یہ دعا ہے اور تجھکو اسکی قبولیت ہے اور یہ کوشش ہے اور تجھ پر

التُّكْلَانُ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا

بھروسہ ہے اور ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسکی طرف لوٹنے والے ہیں اور نہیں طاقت اور قوت مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْئَلُكَ

اللہ کے ساتھ جو بلند و بزرگ ہے اے مضبوط رسّی والے اور درست امر والے میں تجھ سے مانگتا ہوں

الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ

امن قیامت کے روز اور بہشت ہمیشگی کے دن مقرب لوگوں کے ساتھ

الشُّهُوْدِ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَالْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ

جو حاضر ہوں گے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور عہدوں کو پورا کرنیوالے بیشک تو رحم والا محبت والا ہے

وَاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ

اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے پاک ہے وہ جو مہربانی کرتا ہے ساتھ بزرگی کے اور کہتا ہے ساتھ اسکے

سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا

پاک ہے جس نے پہنی بزرگی اور بزرگ ہوا اس کے ساتھ پاک ہے وہ کہ نہیں

يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ

چاہیئے تسبیح مگر اُس کے لئے پاک ہے بخشش والا بزرگی والا اور نعمتوں والا پاک ہے

ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ

قدرت والا اور کرم والا پاک ہے وہ جس نے شمار کیا ہر چیز کو اپنے علم سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ

الٰہی بنا میرے لیئے نور میرے دل میں اور نور میری قبر میں اور نور میرے کانوں میں

وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ

اور نور میری آنکھوں میں اور نور میرے بالوں میں اور نور میرے بشرہ میں اور نور میرے

Marfat.com

لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ

گوشت میں اور نور میرے لہو میں اور نور میری ہڈیوں میں اور نور میرے

یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ

سامنے اور نور میرے پیچھے اور نور میرے بائیں اور نور میرے دائیں

وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ

اور نور میرے اوپر اور نور میرے نیچے الٰہی میرا نور زیادہ کر اور دے مجھکو

نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَعَلٰی مَا اُثْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

نور اور کر میرے لئے نور الٰہی میں سوال کرتی ہوں تجھ سے

مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ

ساری کی ساری نیکی کا جو جلدی آنے والی ہو اور دیر سے آنے والی ہو جس کا مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو اور

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ

میں تیری پناہ مانگتی ہوں تمام برائی سے جو جلدی آنے والی ہو اور دیر سے آنیوالی ہو جس کا مجھے علم ہو اور جس کا

اَعْلَمْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِکَ

علم نہ ہو میں تجھ سے سوال کرتی ہوں جنت کا اور اس کا جو اسکے قریب کرے قول سے اور عمل سے اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں

مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ

آگ سے اور اس سے جو اس کے قریب کرے قول سے اور عمل سے اور تجھ سے سوال کرتی ہوں نیکی کا

مَا سَاَلَکَ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جیسے سوال کیا تیرے بندے اور تیرے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَاَسْتَعِیْذُکَ مِمَّا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ مُحَمَّدٌ

اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں اس چیز سے جس سے تیری پناہ مانگی تیرے بندے اور تیرے رسول محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسْئَلُکَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں تجھ سے سوال کرتی ہوں اس کے متعلق جو تو فیصلہ کیا میرے لئے

تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَعَلٰی

کہ اس کا انجام راستی پر کر اپنی رحمت سے اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے

Marfat.com

فاطمہ زہرا یا حیّ یا قیوم برحمتک استغیث اکلنی الی

اے زندہ اے قایم کرنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتی ہوں مجھے

نفسی طرفۃ عین ولا اصلح لی شانی کلہ ولا الی ابوبکر

میرے نفس کے سپرد نہ کر ایک لمحہ بھر بھی اور اچھی کر میری ہر حالت

صدیق رض اللھم انی اسئلک بحق نبیک وابراھیم

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے نبی محمدؐ کے اور تیرے خلیل ابراہیم کے

خلیلک وموسی صفیک وعیسی کلمتک وروحک وبکلام

اور تیرے ہمراز موسیٰ کے اور تیرے کلمہ اور اپنی روح عیسیٰ کے اور بطفیل

موسی وانجیل عیسی وزبور داود وفرقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

موسیٰ کے کلام کے اور عیسیٰ کی انجیل کے اور داؤد کی زبور کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے

وعلیھم اجمعین وبکل وحی اوحیتہ او قضاء قضیتہ او

ان پر اور دوسرے انبیاء پر درود و سلام ہو اور بطفیل ہر وحی کے جو تو نے بھیجی اور ہر حکم جو تو نے دیا

سائل اعطیتہ او غنی اغنیتہ او فقیر افقرتہ او ضال

سائل کے جسکو تو نے دیا یا غنی کے جس کو تو نے خوش کیا یا محتاج کے جس کو غنی کیا یا گمراہ کے

ھدیتہ واسئلک باسمک الذی انزلتہ علی موسی

جس کو ہدایت دی اور میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے طفیل جس کو تو نے موسیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم واسئلک باسمک الذی تثبت بہ

علیہ السلام پر اتارا اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل اس نام کے جس کے ساتھ تو بندوں کے

ارزاق الخلق واسئلک باسمک الذی وضعتہ علی الارض

رزق قائم کرتا ہے اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے اس نام کے جس کو تو نے زمین پر رکھا

فاستقرت واسئلک باسمک الذی وضعتہ علی السموات

تو وہ ساکن ہو گئی اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے اس نام کے جس کو تو نے رکھا آسمانوں پر

فاستقلت واسئلک باسمک الذی وضعتہ علی الجبال

تو وہ قائم ہو گئے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے طفیل جس کو تو نے پہاڑوں پر رکھا

Marfat.com

فَارْتَدَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اسْتَقَلَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَ

تو وہ جم گئے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے توسل سے جس کے ساتھ تیرا عرش منتقل ہوا

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّاهِرِ لِاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ الْمُنَزَّلِ

اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے توسل سے جو پاکیزہ اور پاک ہے بے نیاز ہے تنہا ہے اتارا گیا ہے

فِیْ كِتَابِكَ مِنْ لَدُنْكَ مِنَ الْفَوْزِ الْمُبِیْنِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ

تیری کتاب میں تیرے پاس سے کامیابی ظاہر ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے توسل سے

الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّیْلِ فَاظْلَمَ وَ

جس کو دن پر رکھا تو وہ جگمگا اٹھا اور رات پر تو وہ سیاہ ہو گئی اور

بِعَظْمَتِكَ وَكِبْرِیَائِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ

اور بتوسل تیری عظمت کے اور تیری بزرگی کے اور بتوسل اپنی ذات کے نور کے جو بزرگ ہے کہ تو مجھے

الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ بِهٖ وَتُخَلِّطَ بِلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ

قرآن عطا کر اور اس کا علم اور اسکو میرے گوشت میرے خون اور میرے کان اور میری بینائی سے ملا دے

وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا

اور میرے جسم کو اس کے عمل پر لگا دے اپنی طاقت سے اور اپنی قوت سے کیونکہ نہیں طاقت اور

قُوَّةَ اِلَّا بِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا

قوت مگر تیرے ساتھ اے سب رحم والوں سے زیادہ رحم والے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَیْرِ

الٰہی میں کمزور ہوں پس قوت دے اپنی رضا میں میری کمزوری کو اور پکڑ بھلائی کی طرف

بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ

میری پیشانی اور کر اسلام کو میری رضا کا منتہی الٰہی میں ضعیف ہوں

فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ وَعَلٰى

پس مجھ کو قوت دے اور میں ذلیل ہوں پس مجھ کو عزت دے اور میں محتاج ہوں پس مجھ کو غنی کر

تنبیہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ

پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی جو بڑا ہے اور اس کی حمد کے ساتھ

Marfat.com

۴۴ اِهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ

ہدایت دے مجھے اپنے پاس سے اور بہادے مجھ پر اپنا فضل اور پھیلادے مجھ پر اپنی

مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ۔ دعائے ابودرداء رضہ

رحمت اور اوتار مجھ پر اپنی برکتیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ

الٰہی تو میرا پروردگار ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر تو میں نے تجھ پر توکل کیا اور تو

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ

پروردگار ہے عرش بزرگ کا نہیں ہے طاقت اور نہ قوت مگر اللہ بزرگ کے ساتھ

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ

جو چاہتا ہے اللہ وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا میں جانتا ہوں کہ اللہ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی كُلَّ

ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر

شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ

چیز کو شمار کر لیا ہے الٰہی میں پناہ چاہتا ہوں تیری اپنے نفس کی برائی سے اور ہر

كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

جانور کی برائی سے تو اسکی پیشانی کو پکڑنے والا ہے بیشک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے

دعائے حضرت ابراہیم خلیل ع اَللّٰهُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِیْدٌ

الٰہی یہ نئی مخلوق ہے

فَافْتَحْ عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ

پس فتح کر اسکو مجھ پر اپنی طاعت کے ساتھ اور ختم کر اسکو اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی کے ساتھ

وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِیْ

اور نصیب کر اس میں نیکی مجھ کو نیکی قبول کر اسکو مجھ سے اور پاک کر اسکو اور دوگنا کر اسکو میرے لئے

وَمَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِنْ سَیِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِیْ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور جو کچھ برائی میں نے اس میں کی ہے تو اسکو میرے لئے بخشدے بیشک تو بخشنے والا رحم والا ہے

Marfat.com

وُدُود کریم دعائے حضرت عیسیٰؑ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
الٰہی میں اس حالت میں ہوں کہ

دوستی کرنے والا ہے کریم ہے۔

لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْا وَاَصْبَحَ

کسی ناپسندیدہ کو اپنے سے دُور نہیں کرسکتا اور نہ اس چیز کے نفع پر قادر ہوں جس کی امید رکھتا ہوں اور معاملہ میرا

اَلْاَمْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ وَاَصْبَحْتُ مَرْھُوْنًا بِعَمَلِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ

غیر کے ہاتھ میں آپڑا ہے اور میں اپنے عمل کے ساتھ گروی ہوگیا ہوں پس مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں

مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَشْمَتْ لِیْ صَدِیْقِیْ

الٰہی مجھ پر میرے دشمنوں کو ہنسی کا موقع نہ دے اور میرے دوست کو میرے حق میں بُرا نہ بننا

وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّیْ

اور نہ میرے دین میں میرے لئے مصیبت پیدا کر اور نہ دنیا کو میرا بڑا مقصد بنا

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَمَا حَضَرَتْ

اور نہ مجھ پر مسلط کر اس شخص کو مجھ پر رحم نہ کرے اے زندہ اے قائم کرنے والے

خَضِرْ بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کُلُّ

اللہ کے نام سے جو چاہے اللہ نہیں قوت مگر اللہ کے ساتھ جو چاہے اللہ ہر

نِعْمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ

نعمت اللہ کیطرف سے ہے جو چاہے اللہ بھلائی تمام کی تمام اللہ کے ہاتھ ہے جو چاہے اللہ

لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا بِیْ مِنْ مَّعْرُوْفٍ کَفٰی حَسْبِیَ

نہیں دور کرتا برائی کو مگر اللہ کافی ہے

اَللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدُنْیَایَ حَسْبِیَ اللّٰہُ اَلْکَرِیْمُ لِمَا اَھَمَّنِیْ

اللہ میرے دین کے لئے کافی ہے اللہ میری دنیا کے لئے کافی ہے مجھے اللہ کریم اس بات کے لئے جو مجھے تردد میں ڈالے

حَسْبِیَ اللّٰہُ اَلْحَلِیْمُ اَلْقَوِیُّ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ اَلشَّدِیْدُ

کافی ہے اللہ حلم والا طاقت والا اس شخص کے لئے جو مجھ پر بغاوت کرے کافی ہے مجھے اللہ سخت

لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ اَلرَّحِیْمُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ

اس شخص کے لئے جو مجھے اذیت دینے لگے کافی ہے مجھے اللہ رحم والا موت کے وقت کافی ہے مجھے اللہ

Marfat.com

الرَّؤُفُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ عِنْدَ الْحِسَابِ

مہربانی والا قبر میں سوال کے وقت کافی ہے مجھے اللہ کریم حساب کے وقت

حَسْبِيَ اللّٰهُ اللَّطِيْفُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْقَدِيْرُ عِنْدَ الصِّرَاطِ

کافی ہے میرے لیے اللہ لطف والا عمل تولنے کے وقت کافی ہے مجھے اللہ قدرت والا پلصراط کے وقت

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود سچا مگر وہی اسی پر میں نے توکل کیا اور وہی پروردگار ہے عرش

الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ وَيَا رَاحِمَ الْمُذْنِبِيْنَ وَ

بزرگ کا الٰہی اے گمراہوں کے ہدایت دینے والے اور اے گناہگاروں پر رحم کرنے والے اور

مُقِيْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِيْنَ اِرْحَمْ عَبْدَكَ ذَا الْخَطَرِ الْعَظِيْمِ

لغزش کھانے والوں کی لغزش تھامنے والے رحم کر اپنے بندے پر جو بڑے خطرے والا ہے

وَالْمُسْلِمِيْنَ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَ الْاَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ

اور سب کے سب مسلمانوں پر اور ہم کو ان زندہ لوگوں میں شامل کر جو رزق پاتے ہیں

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

جن پر تو نے انعام کیا نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے

وَالصَّالِحِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور نیک لوگوں سے قبول کرنا اے پروردگار جہان کے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

الٰہی تو جانتا ہے میرے بھید کو اور میرے ظاہر کو پس قبول فرما میرا عذر اور تو جانتا ہے

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

میری حاجت پس عطا کر مجھے میرا سوال اور تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے پس بخش مجھ کو

ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا

میرے گناہ الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان جو میرے دل میں جا رہے اور یقین

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ فَاَرْضَنِيْ

سچا یہاں تک کہ میں جانتا ہوں کہ مجھ کو وہی تکلیف پہنچتی ہے جو تو نے مجھ پر لکھدی پس مجھ کو اس پر راضی کر دے

Marfat.com

بِمَا قَسَمْتَهٗ لِیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

جو میری قسمت میں دے دیا — اے بڑائی اور بزرگی والے

اُن دُعاؤں کا بیان جو کسی کام کے واقع ہونے پر مَروی ہیں

مُخبرِ صادق حبیبِ کبریا
مرشدِ عالم جنابِ مصطفےٰ

لبکہ تھے ہم پر شفیق و مہرباں
کر گئے اصلاح ہست بیگماں

دین و دنیا کے فوائد سر بسر
کر گئے ظاہر و پاکیزہ سیر

چاہیئے اُن کا رکھو ہر دم لحاظ
تاکہ پاؤ زندگی کا احتظاظ

جب چلو مسجد کو تم بہرِ نماز
یوں پڑھو اے مومنانِ پاکباز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل تجھ سے سوال کرنیوالوں کے اور بطفیل میرے تیری طرف

ھٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَاءً

اس چلنے کے کیونکہ میں نہیں نکلا خود پسندی اور غرور کے ساتھ اور نہ دکھاوے کے لئے

وَّلَا سُمْعَۃً خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ

اور نہ طلب شہرت کے لئے بلکہ میں نکلا ہوں تیرے غضب سے ڈر کر اور رضا چاہنے کیلئے پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ

کہ تو مجھے دوزخ سے بچا اور یہ کہ بخشدے مجھے میرے گناہ بیشک کوئی نہیں بخشنے والا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

گناہوں کو مگر تو ہی

جب کسی حاجت کو نکلے گھر سے تو — شوق سے پڑھ یہ دعا کے نیک خو

بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ

اللہ کے نام سے اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت

Marfat.com

اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

یا مجھ پر جہالت کی جائے۔ شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہیں طاقت اور قوت مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

اللہ کے ساتھ جو بلند ہے بزرگ

سوئے مسجد جانے کا ہو عزم جب	یہ دعا پڑھ روز ہو یا وقت شب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور اسکی آل پر اور سلام

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

الٰہی بخش دے میرے لئے میرے تمام گناہ اور کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے

پہنچے تو مسجد کے دروازہ پہ جب	یہ دعا پڑھ کر ہو داخل باادب

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ

اللہ کے نام سے الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رحمت کا تیرے پاس سے جس کے ساتھ تو میرے دل کو ہدایت دے

اے عزیزو تم کرو جب رکوع	چاہیئے پڑھنی دعا یہ باخشوع

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ

الٰہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی اور تیرے لئے خشوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا

وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ

اور تجھ پر توکل کیا تو میرا پروردگار ہے تیرے سامنے میری شنوائی پست ہے اور میری بینائی اور میرا مغز

وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور میری ہڈی اور میرا پٹھا اور جس چیز کے ساتھ میرا قدم محکم ہے وہ اللہ کے لئے جو جہان کا پروردگار ہے

جب اٹھاؤ سر کرو ختم رکوع	یہ دعا پڑھنا باداب و خضوع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَ

سنی اللہ نے بھی حمد کرنے والے کی حمد اے ہمارے پروردگار تیرے لئے تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور

Marfat.com

مِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

ان کے وسط بھر اور اس چیز کے پُر ہونے کے برابر جسے تو چاہے تعریف اور بزرگی والوں کے بعد

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

سچ ہے جو کہا بندے نے اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی بند کرنے والا نہیں اسکو جو چیز تو دے

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

اور کوئی دینے والا نہیں اسکو جس کو تو بند کرے اور نہ کوئی رد کرنے والا ہے تیرے فیصلے کو اور نفع دیتی بزرگی والے کو

الْجَدُّ

تجھ سے بزرگی

اور سجدے کے لئے جب دم جھکو		یہ دعا اخلاص نیت سے پڑھو

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ

الٰہی میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا میرے چہرے نے سجدہ کیا

لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

اس ذات کے لئے جس نے اسکو پیدا کیا اور اسکو صورت دی اسکی شنوائی اور بینائی کھولی پس بابرکت ہے اللہ سب سے اچھا

الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ

پیدا کرنے والا الٰہی سجدہ کیا تیرے لئے میرے وجود نے اور میرے خیال نے اور ایمان لایا تیرے ساتھ میرا دل

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ

میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا اپنے اوپر اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اور یہ وہ ہے جو میں نے اپنے اوپر گناہ کیا

فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

پس بخش مجھ کو بیشک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی

اور کہو بعد سلام اے نیک نام		رَبَّنَا اَنْتَ السَّلَامُ اَنْتَ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

الٰہی تو سلامتی ہے اور تجھ سے سلامتی ہے بابرکت ہے تو اے بزرگی اور

الْاِكْرَامِ

بڑائی والے

Marfat.com

جب کسی بیہودہ مجلس سے اٹھو | | بے توقف اس دعا کو تم پڑھو

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے الٰہی اور تیری حمد کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی سچا معبود مگر تو میں بخشش مانگتا ہوں

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا

اور توبہ کرتا ہوں میں اس سے جو میں نے کام کیا برا یا ظلم کیا اپنے آپ پر پس بخش مجھکو بیشک نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی

جب چلو بازار کو تب یوں پڑھو | | ہر خسارے سے بچوگے صاحبو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اس کے لئے ہے بادشاہی اور اسکے لئے ہی حمد وہ زندہ کرتا ہے

يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مارتا ہے اور زندہ ہے نہیں مرتا اس کے ہاتھ میں ہے نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

کر رکھا ہے قرض نے گر تم کو تنگ | | کیوں نہیں پڑھتے ہو تم یوں بیدرنگ

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

الٰہی کفایت کر مجھکو اپنے حلال کیساتھ اپنے حرام سے اور غنی کر مجھکو اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا سے

جبکہ پہنو تم نئے کپڑے کبھی | | چاہیئے اس طرح شکر ایزدی

اَللّٰهُمَّ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَ

الٰہی تو نے مجھکو پہنایا یہ کپڑا پس تیرے لئے ہے حمد میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اسکی

خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے لئے بنایا گیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے

یہ پڑھو دیکھو اگر ایسا شگون | | جو تمہیں معلوم ہوتا ہو زبوں

اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّآ اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ

الٰہی کوئی نہیں لاتا نیکیاں مگر تو ہی اور نہیں دور کرتا برائیاں مگر تو ہی

Marfat.com

	لَا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہیں طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ	
یہ پڑھو تم چاند جب دیکھو نیا		کل مہینہ خیر سے کٹ جائے گا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالْبِرِّ وَالسَّلَامَۃِ
الٰہی اسکو بطور ہلال طلوع کر ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ اور نیکی اور سلامتی کے ساتھ

وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ
اور اسلام اور توفیق کے ساتھ واسطے اُس کے جو تجھے پسندیدہ و مرغوب ہوا ہے ہلال میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے

اور اگر آندھی چلے تب یوں کہو		رفع ہو جائیگی بس اے نیکو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ
الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ہوا کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا

مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا
جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس کے شر سے اور اس چیز کی شر

وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ
جو اس میں ہے اور اس چیز کی شر سے جسکے ساتھ وہ بھیجی گئی

جب کسی کی موت کی آئے خبر		یوں کہو ہوگا ثواب بیشتر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ
ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنیوالے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کیطرف لوٹنے والے ہیں الٰہی اسکو لکھ

فِی الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی عَقِبِہٖ فِیْ
نیک بندوں میں اور رکھ اس کے اعمالنامے کو علیین میں اور نائب بن اس کے گھر والوں کی اولاد پسماندہ کا

الْغَابِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْ
الٰہی ہم کو محروم نہ کر اس کے اجر سے اور نہ فتنہ میں ڈال ہم کو اس کے بعد اور بخش

	لَنَا وَلَہٗ ہم کو اور اسکو	
بہر حق خیرات جب دینے لگو	صدق دل سے یہ دعا اسدم پڑھو	

Marfat.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وقت قصاب پہ پڑھو یا النجا		اس سے بھی اچھا تمہیں دیگا خدا

عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ

امید ہے کہ ہمارا پروردگار اسکے عوض میں ہم کو اس سے بہتر دیگا ہم اپنے پروردگار کیطرف رغبت کرنیوالے ہیں

کام کرتے وقت گر تم یوں پڑھو		ہو مبارک وہ تمہیں اے صاحبو

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا رَبِّ

اے ہمارے پروردگار دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام میں بہتری اے میرے پروردگار

اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ

کھول میرا سینہ اور آسان کر میرے لئے میرا معاملہ

جب کبھی تم دیکھو سوئے آسماں		چاہیئے پڑھنی دعا یہ بیگماں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تَبٰرَكَ

اے ہمارے پروردگار تو اس نے بے اصل نہیں بنایا پاک ہے تو پس بچا ہمکو آگ کے عذاب سے بابرکت ہے

الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ۝

وہ جس نے بنائے آسمان میں برج اور بنائے اس میں چراغ اور چاند روشن

جب کہ بادل کا گرجنا تم سنو		یہ دعا پڑھنا ضروری صاحبو

سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

پاک ہے وہ کہ تسبیح پڑھتا ہے رعد اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے

جبکہ بجلی ہو کڑکتی زور سے		ڈرتا ڈرتا یہ دعا تم پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

الٰہی ہم کو ہلاک نہ کر اپنے غضب سے اور ہلاک نہ کر اپنے عذاب سے اور بچا ہمکو اس سے پہلے

مینہ برستے وقت بولا ہو ورشان		فضل کی برسے گی بارش بیگماں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ سَقْیًا ھَنِیْئًا وَّصَیِّبًا نَافِعًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَیْبَ رَحْمَۃٍ وَّ

الٰہی یہ بارش ہو خوشگوار اور بارش نافع الٰہی کر اسکو باران رحمت کر اور

لَا تَجْعَلْہُ سَیْبَ عَذَابٍ ۝ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ

نہ کر اسکو باران عذاب ۔ الٰہی بخش مجھ کو میرا گناہ اور دور کر غصہ میرے

قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اور پناہ دے مجھکو شیطان مردود سے ۔

یوں پڑھو دشمن سے ڈرتے ہو اگر		حق تعالیٰ دور کردے گا خطر

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

الٰہی ہم تجھکو ان کے گلے میں ڈالتے ہیں اور پناہ چاہتے ہیں ان کی شر سے

تم اگر للہ کرتے ہو جہاد		یہ پڑھو پھر نام مولا کر کے یاد

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ وَبِکَ اُقَاتِلُ

الٰہی تو میرا مددگار ہے اور میرا معاون اور میں تیرے ہی بھروسہ پر جنگ کرتا ہوں

کان میں جس وقت عارض ہو طنیں		یہ دعا پڑھتے رہو اے مومنیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَاللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ

الٰہی درود و سلام بھیج حضرت محمد پر یاد کرے اللہ اسکو جس نے مجھ کو یاد کیا نیکی کے ساتھ

جب دعا کوئی تمہاری ہو قبول		یہ دعا پڑھنا ضرور اے ذی حصول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تمام تعریف ہے اللہ کیلئے جس کی عزت اور جلال کے ساتھ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں

جب دعا مقبول ہونے میں ہو دیر		اس طرح پڑھکے کرو شیطاں کو زیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

اللہ کا شکر ہے ہر حالت میں

Marfat.com

تم سنو جس وقت مغرب کی اذاں	اِس دعائے پاک سے ہو تر زباں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ

الٰہی یہ تیری رات کا آنا ہے اور تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں

وَحُضُوْرُ صَلٰوتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ۝

اور تیری نماز کی حاضری میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشدے

جب ترد دتم کو کوئی پیش آئے	صدق دل سے یہ پڑھو اے نیک رائے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ

الٰہی میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری کنیز کا فرزند ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے

مَاضٍ فِیَّ حُکْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَلَكَ

مجھ میں تیرا حکم چلتا ہے میرے حق میں تیرا فیصلہ عدل ہے میں تیرا حکم ہے میں سوال کرتا ہوں ہر نام کے ساتھ جو تیرے لئے ہے

سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ

جس کے ساتھ تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا یا اسکو اپنی کتاب میں نازل کیا یا اسکو تو نے کسی کو سکھایا

خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ

اپنی مخلوق میں سے یا اختیار کیا تو نے اس کو علم غیب میں اپنے پاس کہ بنا قرآن کو

الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ غَمِّیْ وَذِھَابَ

میرے دل کی بہار اور سینے کا نور اور میرے غم کا دفعیہ اور

حَزَنِیْ وَھَمِّیْ ۝

میرے غم و فکر کا ازالہ ۔

جسم میں گر درد پاؤ تم ذرا	جھاڑو اس منتر سے تا پاؤ شفا

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں کسی کے لعاب کے ساتھ شفا دیا جاتا ہے اسکے ساتھ ہمارا بیمار ہمارے پروردگار

جب مصیبت تم کو پہنچے اے اخی	یوں پڑھو مولا کرے گا سب بھلی

Marfat.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو بردبار ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو پروردگار ہے عرش عظیم کا۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو پروردگار ہے ساتوں آسمانوں کا اور پروردگار ہے عرش کریم کا

جب کہ سویا ہو بستر پر لیٹ کر	یہ دعا سے پاک ہو کر لیٹ جاوے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَحْیٰی وَاَمُوْتُ

اللہ بڑا ہے اللہ پاک ہے اللہ کیلئے تمام تعریف ہے الٰہی میں زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں

بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ

تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے اور تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری تجھ سے

صبح کو جب خواب سے بیدار ہو	یہ دعا سے پاک ہو کر لیٹ جاوے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ ہم کو مار ڈالا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے

تمام کو بھی تم پڑھو وہی دعا	یا کہ پڑھے تک کہ اس نیند سے جاگ اٹھے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ مِنْ شَرِّ مَا

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے کلمات سے جو کامل ہیں ہر ایک کے تمام مخلوقات کی شر سے جو پیدا کی اور

وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا

بنائی اور ہر شر والی چیز کی شر سے اور ہر جاندار کی شر سے تو پکڑنے والا ہے ہر کسی پیشانی کو

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

بیشک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے

جب کہ اٹھے نیند سے اپنی	جس پڑھے اس کا ہے نیند سے اٹھنا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ

تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے عافیت دی میرے بدن میں اور واپس کیا مجھ پر میری روح

Marfat.com

وَحَسَّنَ خَلْقِيْ وَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

میرے چہرے کی اور خوب بنایا اسکو اور بنایا مجھکو مسلمانوں میں سے

سے شناسی پڑھ لو اے اہل وفا		جب خریدو جانور کوئی نیا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ

الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اسکی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر وہ پیدا کیا گیا اور میں پناہ لیتا ہوں

مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا جُبِلَ عَلَيْهِ

اسکی شر سے اور اس چیز کی شر سے جس پر اسکو بنایا گیا

اے عزیز و جب کسی کا ہو نکاح		دو مبارک باد یوں با انشراح

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

برکت دے اللہ تجھ میں اور برکت دے تجھ پر اور جمع کرے تم دونوں کو نیکی میں

جب ادا کرے کوئی قرض اپنا ادا		چاہیے کہ وہ اسکو کہو یوں ایک با

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ

برکت دے اللہ تجھکو تیرے اہل میں اور تیرے مال میں

باب الاوراد یعنی اوقات وظائف

اپنے بندوں کے جو تابع یہ زمین		حق نے کی ہو اس سے یہ مطلب نہیں
تا بنائیں وہ مکاں ثابت بلند		اور کریں ان میں قیام اے ارجمند

Marfat.com

بلکہ یہ مطلب کہ اسکو بسر
ایسے توشہ کا کریں یہ انتظام
یعنی دنیا سے عمل اور فضل کا
بچکے اس کے رہزنوں سے بامراد
یوں چلی جاتی ہے عمر مستعار
پہلی منزل تو ہے اُن کی مہد میں
اور وطن یا خلد یا دوزخ ہُوا
سال اُسکے مرحلے ہیں بیگماں
دن ہیں میل اور سانس ہیں اسکے قدم
اور یہ اوقات اسکے راس المال ہیں
نفع اس کا یہ کہ باغ خلد میں
اور یہ ٹوٹا ہے کہ دوزخ میں ملے
کوئی دنیا میں اگر اک سانس بھی
پس یہ غفلت میں وہ خسران میں
اس کے ڈر سے بندگانِ نیکخو
اور خدا کے ذکر میں ہر صبح و شام

ایک منزل سمجھیں اثنائے سفر
آئے جو اصلی سفر میں انکے کام
واسطے اپنے وہ توشہ لیں بنا
پھر وہ پہونچیں سکن اصلی میں شاد
جیسے کشتی پر کوئی جائے سوار
اور لحد ہے آخری منزل نہیں
عمر ہے بس فاصلہ اس راہ کا
اور مہینے اسکے ہیں کوس اسکے یوم
اور ہے طاعت اسکا توشہ لاجرم
رہزن اُسکے شہوت و اشغال ہیں
ہوں میسر سب غذا کی نعمتیں
جھیلنا کہنا پڑے رنج و بلا
طاعتِ حق سے رہا غافل کبھی
اتنا پائے گا کہ جس کی حد نہیں
چھوڑ بیٹھے نفس کی لذات کو
محو رہتے ہیں وہ یا بے خبر تمام

بیان اوّل

جن کی نظروں میں تھی عرفاں کی ضیا
یعنی ہرگز بے ملے اللہ کے
راہ ملنے کی نہیں اس کے سوا

اُن پہ یہ ظاہر بخوبی ہو گیا
ہو نہیں سکتی نجات اے نیکپے
بندہ ہو جائے خدا کا آشنا

Marfat.com

حق حق ہو اُس کا مقصد ہر گھڑی
اور اس میں اپنی کھودے زندگی

لیکن انسیت بلا ذکر حبیب
اے محبو ہو نہیں سکتی نصیب

اور بجز فکر صفا پاتا کبھی
معرفت ہوتی نہیں حاصل ذرا

پھر وہ ذکر و فکر ہو حال بھی
جب کرے دنیا کو رخصت اے اخی

بے ریا نسبت تشو و نشہ عرفاں حاصل
تا کہ وہ خشک نگردد بہ سعت ثابت یافت

اس سے انساں کو ہے بس انتشار
زندگی کا جو کہ ہو حاجت بکار

رات دن کے پھر تمام اوقات کو
خوب ذکر و فکر میں شاغل کرو

چونکہ ہے کچھ ایسی عادت انس کی
ایک ڈھب پر خوش نہیں رہتا کبھی

ہے ہر نفس بے شبہ و شائبہ
ایک طرح کے ذکر سے جاتا ہے تھک

اور نہیں کھاتا وہ یہ الطائر
خود بہ خود چھوڑ بیٹھتا ہے کھانا نہیں

جبکہ یوں ہر ہر نفس کی عادت کی
بس رعایت اُس کی لازم ہو گئی

الغرض ہے چاہیے ہر اک وقت کی
اک نئے انداز پر کرنا پڑا

تا کہ اس تبدیلی اطوار سے
لذت و رغبت زیادہ تر بڑھے

اور پھر اس رغبت کے باعث انما
شوق افزوں ہو اوسے اوراد کا

اس لئے اوراد کی تقسیم بھی
مختلف اطوار پہ کر دی گئی

حال ذکر و فکر کے اشغال کا
عارفوں پر کشف سے ہوتا ہے وا

گر نہیں ہے تم میں وہ عرفان کا لو
نور ایماں سے ہی دیکھو بالبصر

اپنے پیغمبر کو وہ ہے امر کریم
کیسے فرماتا ہے ارشاد عظیم

گرچہ ہیں وہ سید نور خدا
سب سے افزوں تر ہی انکا مرتبا

Marfat.com

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيلًا

بیشک دن کو تمہیں بڑا شغل ہے اور نام یاد کر اپنے رب کا اور اسکی طرف رخ کر خاص رخ کرنا

اور فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَاَصِيلًا وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام اور رات سے پس سجدہ کر اسکو اور

سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا اور فرمایا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ

پاکی بیان کر اسکی رات کو دیر تک اور پاکی بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوبِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُودِ اور فرمایا

غروب سے پہلے اور رات سے پس پاکی بیان کر اسکی اور سجدے کے بعد

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ النُّجُوْمِ

اور پاکی بیان کر اپنے رب کی جب تو اٹھے اور رات کو بھی پاکی بیان کر اسکی اور ستاروں کے پیٹھ دیتے وقت

اور فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ

قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات سے

بیان دوم اوقات وظائف کے شمار اور ترتیب کے ذکر میں

ورود دن کے سمات ہیں سن اے عزیز
دن کے پہلے ورد کا وقت ایجناب
اور فضیلت اس مبارک وقت کی
بلکہ اس وقت مبارک کی قسم

پانچ ہیں شب کے تو کر ان میں تمیز
صبح سے ہے تا طلوع آفتاب
ہے بہت قرآن سے ثابت ہوئی
کھاتا ہے وہ بادشاہ ذوالکرم

چنانچہ فرمایا وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

قسم ہے صبح کی جب روشن ہو

چاہیئے ورد اس طرح اس وقت کا
جاگتے ہی پہلے پڑھ تو یہ دعا

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اللہ کی جس نے زندہ کیا ہم کو بعد اس کے کہ ہم کو مار ڈالا اور اسکی طرف ہے جانا

کپڑے پہنے یہ دعا پڑھتے ہوئے
پھر کرے کامل وضو باقاعدہ
فجر کی پھر سنتیں گھر میں پڑھے
بعد سنت یہ دعا پڑھ اے اخی

پھر اسے مسواک کرنی چاہیئے
جیسے پہلے لکھ چکے ہم برملا
کیونکہ آنحضرت بھی یونہی کرتے تھے
کیونکہ آنحضرت بھی پڑھتے تھے یہی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ

تا آخر جیسے پچھلے باب میں گذری

پھر تو چل مسجد کو اور آکر وہاں
گر نہوں وہ سنتیں گھر میں پڑھی
بعدہٗ مشغول ہو اذکار میں
پہلے سبحان اللہ ستر بار پڑھ
باجماعت پھر نمازِ فرض کو
جبکہ ہو فارغ نماز فرض سے
خود مصلے سے جناب مصطفےٰ
بھی یہ ہے حکم جناب کبریا
بعد فجر و عصر گر تو اِک گھڑی
دونوں وقتوں کے ہی تجھکو درمیاں
اس لئے سورج نکلنے تک ضرور
منع ہے اب بات بھی کرنی مگر
اِک دعا میں دوسرے ذکر سے غرض

پڑھ تحیت کا دوگانہ بیگماں
کر ادا مسجد میں اے مردِ ذکی
یعنی تسبیح اور استغفار میں
پھر تو ستر بار استغفار پڑھ
کر ادا باطرز و آدابِ نکو
دھوپ نکلے تک وہیں بیٹھا رہے
دھوپ چڑھتے تک نہ ہلتے تھے ذرا
اے میرے نبی آدم بھلا
ذکرِ حق لے کر براہِ عاجزی
میں بھی ہو جاؤں گا کافی بیگماں
چاہیئے پڑھنا وظیفہ باسرور
چار وردوں میں رہے مشغول تر
تیسرے آیاتِ قرآں باتمیز

Marfat.com

چوتھے کرنا فکر بس یہ چار ہیں		چاروں ہی یہ مطلع الانوار ہیں

ورد دُعاء

پس نماز فرض جسدم پڑھ چکیں		یہ درود اور یہ دُعا اُسدم پڑہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمدؐ پر اور آپ کی آل پر

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ

الٰہی تو سلامتی ہے اور تجھ سے ہے سلامتی اور تیری طرف لوٹتی ہے سلامتی

حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ

تحفہ دے ہمکو اے ہمارے پروردگار سلامتی کا اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں بارکت ہے تو اے

وَالْاِكْرَامِ

بڑائی اور بزرگی والے

پھر کرے آغاز اُسدم وہ دُعا		جس کو آنحضرت پڑھا کرتے سدا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَهَّابِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ

پاک ہے میرا پروردگار اعلیٰ بخشنے والا نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ وہی ایک نہیں کوئی شریک اس کا

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

اس کے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا

بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ

اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ

النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ

نعمت والا اور بزرگی والا اور اچھی تعریف والا نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ ہم نہیں عبادت کرتے

اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

مگر اس کی خالص کرتے ہوئے اُس کے لئے دین کو اگرچہ کفار بُرا منائیں +

Marfat.com

وہ دعائیں پھر پڑھے اے مہربان — جن کا پہلے باب میں گذرا بیاں
ہو سکے تو سب پڑھے ورنہ ضرور — اس قدر ہی یاد کر لے بیقصور
جو موافق حال کے ہوں بیشتر — اور پڑھنے میں ہوں آساں پر اثر

ورد ذکر

پھر کرے آغاز ذکرِ پاک کو — دس ہیں کلمہ ذکر کے اے نیکخو

اوّل

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اس کے لئے ہے بادشاہی اور اسکے لئے ہی حمد
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اسکے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

دوم

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
پاک ہے اللہ اور تمام کو تعریف ہے اللہ کے لئے اور نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اور بہت بڑا ہے اور نہیں
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ

سوم

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
بہت پاک ہے بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار

Marfat.com

چہارم

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے اللہ بزرگ اور اس کی حمد کے ساتھ

پنجم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ

میں بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جو نہیں کوئی معبود سچا مگر اللہ وہ زندہ ہی قائم کرنیوالا ہے میں اس سے توبہ کی قبولیت چاہتا ہوں

ششم

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

الٰہی کوئی نہیں بند کرنیوالا اس چیز کو جو تو دے اور نہیں کوئی دینے والا جس کو تو بند کرے اور نہیں نفع دیتی

ہفتم

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دیتی زمین میں نہ آسمان میں

وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

ہشتم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ سچا بادشاہ ظاہر

نہم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ

الٰہی درود بھیج اپنے بندے اور نبی اور رسول حضرت محمد پر جو نبی

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اُمی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور سلام بھی

دہم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ساتھ جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے اے میرے پروردگار میں پناہ لیتا ہوں

مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

شیطانوں کے وسوسوں سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ حاضر ہوں

چاہیئے پڑھنے یہ دس دس بار سب
تاکہ ہوں سو بار یہ اذکار سب

جو پڑھے سو بار اک کلمہ کوئی
پس نہیں یہ اس سے بہتر اے اخی

کیونکہ ان کلموں سے ہر اک کیلئے
ہے نیا اجر و ثواب اللہ سے

دل کو ہے ہر ایک سے لذت جدا
دوسری میں ایک سے رحمت جدا

اور کر پڑھنے میں کلمات کے
ہیں حدیثوں میں فضائل آچکے

اور کر پڑھنے کا ادنےٰ شمار
ہے بلا شک تین بار اور سات بار

درجۂ اوسط یہی ہے بیگماں
پڑھ لے ہر کلمہ کو دس بار اے جواں

اور ستر بار اور سو بار بھی
پڑھ لے جتنی پا سکے فرصت کوئی

لیک کاموں میں سے بہتر ہے وہی
جو سدا کو نبھ سکے بے کوتہی

جو وظیفہ ہو بہت اسے پیا
پر ہمیشہ ہو نہ سکتا ہو ادا

اس سے وہ تھوڑا ہی بہتر ہے کہ جو
ہو سکے ہر روز باطرز نکو

Marfat.com

بلکہ اس تھوڑے وظیفہ کا اثر
دل میں ہوگا اس بہت سے بیشتر

دائمی تھوڑے وظیفہ کی مثال
ایسی سمجھو جیسے پانی کی خصال

پانی کے قطرہ زمیں پر بار بار
ہوں ٹپکتے بے توقف بیشمار

خاک میں پڑ جائیگا اس سے گڑھا
گرچہ ہو پتھر بھی اس جا پر گرا

اور بہت سا ورد جو ہو گاہ گاہ
ایسی ہے اسکی مثال اے مرد راہ

جیسے ڈالا جائے پانی خاک پر
باتوقف چند بار اور منتشر

ایسا ہی بس حال ہے اوراد کا
بے اثر ہیں سب نہوں گر داٹما

ورد آیات

ذکر کے پیچھے اب اُن آیات کو
چاہیئے پڑھنا نہیں اسکا جو

جن کی عظمت ہے حدیثوں سے عیاں
ان کی ہم تفصیل کرتے ہیں یہاں

یعنی سورۂ آلحمد اور آیۃ الکرسی و اٰمن الرسول سے آخر سورۂ بقر تک اور آیت شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو اور دو آیتیں قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک سے بغیر حساب اور لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورۂ تک اور لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق آخر سورۂ تک سورۂ فتحنا تک اور قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا آخر سورۂ یتخافتون تک اور پانچ آیتیں سورۂ حشر کے اول کی اور قل اللہم الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ آخر سورۂ حشر تک پڑھے۔

Marfat.com

بیان مسبعات عشر جو ورد آیات کے قایم مقام ہے

گر پڑھو یہ وِرد تم صبح و مسا
یعنے وہ دس چیز مقبولِ خدا

جو خضر نے تحفتاً اے خوش لقا
دیں تھیں ابراہیم تیمی کو سکھا

تو ملے گا تم کو اجرِ بے حساب
پاؤ گے ساری دعاؤں کا ثواب

حضرت ابراہیم تیمی حق فروز
کہتے ہیں کعبہ میں تھا میں ایک روز

اور وہاں تسبیح میں مشغول تھا
اتنے میں ایک آیا مردِ پارسا

بیٹھا میرے پاس وہ بعدِ سلام
تھا نہایت ہی حسین و خوش کلام

تھی سراپا اُس میں شان برتری
میں نے تو ایسا نہ دیکھا تھا کوئی

میں نے پوچھا آپ حضرت کون ہیں
پس کہا میں خضر ہوں اے نورِ عین

میں فقط تجھ سے ہی ملنے کے لئے
تیرے پاس آیا ہوں راہِ دُور سے

مجھ کو تجھ سے دوستی فی اللہ ہے
حُبّ لِلّٰہ بہترینِ راہ ہے

پاس میرے ایک تحفہ ہے عجیب
سیکھ لے تو مجھ سے اے میرے حبیب

جب تلک سورج نہ نکلے چرخ پر
دھوپ کے بھی پھیلنے سے پیشتر

یہ وظیفہ پڑھ بلا ناغہ مدام
جس کی ہم لکھتے ہیں تفصیل تمام

یعنی سورۂ الحمد و معوذتین و اخلاص و کافرون و آیۃ الکرسی ہر یک سات سات بار پڑھنا پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سات سات بار اور درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سات بار اور استغفار اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے سات بار یعنی یوں کہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
الٰہی بخش مجھ کو اور میرے والدین کو اور مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں
وَالْمُسْلِمَاتِ اَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور عورتوں کو جو زندہ ہیں ان میں سے اور مر چکے ہیں اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے
پھر اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ بِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
الٰہی کھول میرے لئے ان اور اوروں کے ساتھ جلدی اور دیر سے دین اور دنیا میں

Marfat.com

وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ

اور آخرت میں جس کے لائق تو ہے اور نہ کر ہمارے ساتھ اے ہمارے مالک جس کے ہم

اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

لائق ہیں بیشک تو بخشنے والا بردبار صاحب جود و کرم اور مہربان رحم والا ہے

پھر اسی کو پڑھ ہمیشہ وقتِ شام
چھوڑنا ہرگز نہ اُسکو اے ہمام

شام کو قبل از غروب آفتاب
اُس کے پڑھنے کا وقت لاجواب

میں نے پوچھا اے خضر فرخندہ خو
کس نے بخشا ہے یہ تحفہ آپ کو

پس یہ فرمایا کہ ختم الانبیاء
کر گئے ہیں مجھ کو یہ تحفہ عطا

میں نے پوچھا کیا ہے پھر اسکا ثواب
یوں لگے فرمانے وہ عالی جناب

جب زیارت تم کو آنحضرت کی ہو
پوچھ لینا ان سے ہی سب مو بمو

خواب میں اک رات جنت میں مجھے
خود فرشتے جب اٹھا کر لے گئے

میں نے پھر دیکھیں عجب اشیا وہاں
تب فرشتوں سے یہ پوچھا اُس زماں

ہے یہ سب سامان کس کے واسطے
بولے جو میرا عمل کوئی کرے

بے بہا بے انتہا چیزیں وہاں
میں نے دیکھیں اور کھائیں سیبیاں

اتنے میں آنحضرتِ ذی افتخار
لائے واں تشریف باعز و وقار

آپ کے ہمراہ تھے ستر نبی
اور نہیں ستر صفیں املاک کی

ہر صف اتنی تھی طویل و کاملہ
مشرق و مغرب کا جیسے فاصلہ

آپ نے بخشا مجھے عز سلام
ہاتھ پا رکھا پھر میرا بالطفِ تمام

عرض کی میں نے کہ یا خیر الورا
یہ وظیفہ خضر نے تم سے سُنا؟

پس یہ فرمایا کہ ہاں ہم سے سُنا
خضر حق گو ہیں ہمیشہ بے دغا

خضر ہر ابدال کا سردار ہے
اور زمیں میں عالمِ دیندار ہے

Marfat.com

میں نے پوچھا اے کریم بے بدل
گر کرے کوئی یہ میرا سا عمل

اور نہ دیکھے خواب میں وہ یہ مقام
کیا ملیں گی اسکو یہ چیزیں تمام

پس یہ فرمایا کہ یا اللہ الکریم
اس کا عامل گو نہ دیکھے یہ نعیم

تو بھی اتنا ہو تو ہے بے خلاف
سب گناہ اس کے کبیرہ ہوں معاف

قہر سے اپنے خدا اسکو بچائے
سال بھر کوئی گناہ لکھا نہ جائے

ورد و ذکر

فکر بھی ہے اک وظیفہ بے بہا
ذکر سے بھی بلکہ یہ افضل ہوا

روشنائی دل از ذکر میسر گردد
لیکن آں ذکر کہ با فکر مقرر گردد

ذکر نوریست کہ گر در دل و جاں شعلہ زند
ظاہر و باطن ازاں نور منور گردد

پہلے اس شب میں کرے فکر مزید
جو کہ ہو علم معاملہ میں مفید

جیسے اپنے نفس سے باصد عتاب
لے خطیات گذشتہ کا حساب

اور اگلا دن جو ہے باقی ابھی
اس کے وردوں کی کرے ترتیب بھی

جس سبب سے آئے عملوں میں خلل
اس کو سوچے تا ہو اصلاح عمل

مانع خیرات ہائے جو امور
اُن کو سوچے تاکہ ہو جائیں وہ دور

اپنے دل میں اپنے عملوں کیلئے
نیک نیت فکر سے حاضر کرے

اور خصوصاً ہر مسلماں کے لئے
دل سے نیت خوش سلوکی کی کرے

دوسرا ان میں کرے فکر مزید
جو کہ ہوں علم مکاشفہ میں مزید

جیسے حق کی نعمتیں بے انتہا
ظاہر و باطن میں اُن کے سوچنا

تا زیادہ معرفت اُن کی بڑھے
پھر بہت سا شکر ان کا بن پڑے

Marfat.com

یا عذابِ حق کو سوچے بیگماں
اور قہر و خشم خلّاقِ جہاں

معرفت تا اسکی قدرت کی بڑھے
انتقام اس کے سے پھر خود ڈر لگے

یہ بڑی باتیں ہیں اے والا مقام
ان میں سے ہر اک کا ہے بالا مقام

بعض نے ہے فکر ان باتوں میں کی
ورنہ اکثر رہ گئے اُن سے ہٹی

ہر عمل سے فکر ہے اشرف تریں
بحرِ عرفاں کا ہے یہ دُرِّ ثمیں

کیونکہ اس میں ذکر بھی ہے سر بسر
بلکہ دو باتیں ہیں سب سے ثمرہ تر

ایک تو ہے معرفت کا ازدیاد
دوسرے ہونا محبّت کا زیاد

ذکر میں بھی گو محبّت ہے بہم
پر محبّت فکر کی سے ہے دو کم

فکر سے ہوتی ہے پیدا معرفت
ذکر میں ہرگز نہیں ہے یہ صفت

ذاکروں کی اس محبت سے مگر
ہے محبت عارفوں کی خوبتر

دوسرا وقت دن کے وظیفہ کا اشراق ہے

دوسرا وقت از طلوعِ آفتاب
اِک پہر دن تک ہے اے عالیجناب

جب زمیں پر پھیلے ضوءِ آفتاب
نصف گز اونچا ہو وہ با آب و تاب

تب پڑھے دو رکعتیں اشراق کی
اور یہی مطلب ہے اس آیت کا بھی

یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ

چڑھتے ہی سورج کے لیکن بیگماں
کچھ بھی پڑھنے کا نہیں وقت ایحواں

تیسرا وقت دن کے وظیفہ کا چاشت

اِک پہر دن چڑھنے سے اے نیک پے
تا زوالِ مہر وقتِ چاشت ہے

Marfat.com

چار رکعت چاہئیں پڑھنی تجھے
آٹھ بھی یا چھ بھی گر چاہے پڑھے

وقتہ ہذا میں ہیں زائد دو امور
ایک تدبیر معیشت ہے ضرور

دوسرے سونا ہے اے عالی گہر
کیونکہ ہے یہ سنت خیر البشر

پر یہ سنت اسلئے ہے مستند
رات کے تا جاگنے پر ہو مدد

جس طرح سنت ہے طعام سحر
تاکہ روزہ میں مدد پائیں بشر

چوتھا وقت دن کے وظیفہ کا اظہار

دن ڈھلے سے ظہر کے پڑھنے تلک
عمدہ تر یہ وقت ہے بے شبہ و شک

اور وظیفہ اس کا ہیں رکعات چار
پڑھنا تکبیر و اذاں میں باوقار

لمبی لمبی پڑھ یہ رکعت شاد شاد
اور یہی ہے بس اس آیت سے مراد

وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

ہے حدیثوں میں کہ اسدم جا و دل
کھلتے ہیں دروازہ ہائے آسماں

اور دعا اسوقت ہوتی ہے قبول
برکتیں بھی ہوتی ہیں اسمیں شمول

پانچواں وقت دن کے وظیفہ کا آصال ہے

ظہر سے نیچے نہایت شوق سے
ذکر میں تا عصر رہنا چاہیئے

حاضر مسجد ہی رہنا چاہیئے
منتظر ہو کر نماز عصر کے

تھی بزرگوں کی زمانہ میں یہ چال
ہوتا مسجد میں یہ بعد ظہر حال

سب نمازی پڑھتے قرآں لاکلام
گونجتی مسجد تلاوت سے تمام

نام پاک آصال ہے اسوقت کا
قول ربانی میں جیسے آچکا

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَظِلٰلُهُمْ

Marfat.com

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

چھٹا وقت دن کے وظیفہ کا عصر

ہوتا ہے آغاز وقتِ عصر سے — کھائی ہے اُسکی قسم اللہ نے

وَالْعَصْرِ الخ

چار رکعت اس کا ہے ورد ایجواں — پڑھنا تکبیر و اذان کے درمیاں

پھر پڑھے فرض اور وہی چاروں امور — جن کا پہلے ذکر آیا اے حضور

پھر رہے مشغول ان میں بیدرنگ — جب تلک ہو جائے سورج زرد رنگ

ساتواں وقت دن کے وظیفہ کا بعد عصر

دھوپ کی زردی سے لے کر تا غروب — پڑھ تو یہ تسبیح و استغفار خوب

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں وہ جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زندہ ہمیشہ قائم کرنیوالا ہے اور میں اس سے قبولیت کا

اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ

پاک ہے اللہ بزرگ اور اسکی حمد کے ساتھ

اور یہ استغفار پڑھنا جاودان — بس اس آیت سے نکالا ہے یہاں

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ

اور یہی وقت مبارک ہے مراد — اس خدا کے قول میں اے خوش نہاد

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ

ایسی حالت میں ہو پھر سورج غروب — یعنی تو پڑھتا ہو استغفار خوب

Marfat.com

پھر اذاں مغرب کی جب ہونے لگے
سُنتے ہی فوراً یہ پڑھنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ
الٰہی یہ تیری رات کا آنا اور تیرے دن کا جانا ہے

وقت دن کے سب جو ہو جائیں تمام
رات کا پھر کیجئے کچھ انتظام
نفس کا پھر چاہیئے لینا حساب
اس نے دن بھر کیا کیا کار ثواب

بیان سوم رات کے وظائف کے اوقات میں

اوّل وقت کا وظیفہ

دن کے چھپنے سے لگا کر لے جواں
دور ہونے تک شفق کے بیگماں
ہے وظیفہ اس کا مغرب کی نماز
پھر عشا تک پڑھ نوافل باوقار
اور اسی وقت مبارک کی قسم
کھاتا ہے قرآن میں رب ذوالکرم

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

ہیں نوافل اب جو پڑھنے کے تمام
ہے انہیں کا ناشئۃ اللیل نام
یہ بھی اوّابین سے ہے اے خوش نہاد
اور یہی ہے اگلی آیت سے مراد

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

پس دو رکعت بعد مغرب کے پڑھے
یعنی فوراً جب وظیفہ پڑھ چکے
پہلی میں بعد کافرون ہے مستند
دوسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ
ان کے پیچھے چار رکعت اور پڑھ
پھر عشا تک چاہے تو جس طور پڑھ

Marfat.com

اُن کے بارے میں یہ مروی ہے ضرور		دن کی لغو و لہو کو کرتی ہیں دُور

دوسرا وقت

یہ عشا کے وقت سے ہے ابتدا		خلق کے سونے تلک ہے انتہا
ہے یہ وقت آغاز تاریکیٔ شب		اور اسی کے حق میں فرماتا ہے رب

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ

ہے یہ عمدہ وقت پُر فضل و کرم		کھائی ہے اللہ نے اس کی قسم

وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ

ماسوا فرضِ عشا کے لاجرم		آئی ہیں دس رکعتیں اسمیں بہم
چار تو فرضوں سے پہلے العزیز		اور ہیں چھ فرضوں کے پیچھے باتمیز
وتر پڑھ کر یہ پڑھے تسبیح نام		پھر کرے سونے کا اپنے انتظام

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

تیسرا وقت

رات کے اوراد میں اے ذی شعور		ہے یہ سو رہنا بھی داخل بالضرور
اور سونے کا وظیفہ جاننا		ہے حقیقت میں نہایت ہی بجا
کیونکہ سونے کے ادب مرعی ہوں گے		تو عبادت میں ہے داخل بیشبہ
خود یہ مروی ہے کہ جب بندہ کوئی		باوضو سوئے بذکرِ ایزدی
جاگنے تک وہ نمازوں میں ہم		لکھا جائے گا بحکم ذوالکرم
ہے یہ ارشادِ رسولِ نامور		باطہارت سوئے جو کوئی بشر
روح اسکی عرش تک جاتی ہے صاف		خواب بھی ہوتا ہے اسکا بیخلاف

Marfat.com

اہلِ علم و اہلِ دل کو ہے گمان
نیند میں اسرار ہوتے ہیں عیاں

ہے اسی باعث سے حکم مصطفٰے
سونا عالم کا عبادت ہے صفا

سانس لینا اس کا اِک تسبیح ہے
سونے میں بھی اسکو اک تفریح ہے

سونے کے آداب نو ہیں ایجواں
ہے مناسب اُن کا اب کرنا بیاں

آدابِ اوّل

کرنا مسواک و طہارت باصفا
کیوں کہ ہے فرمان پاک مصطفٰے

یعنی سوئے باطہارت جو کوئی
عرش تک روح اسکی جاتی ہے چلی

اس لئے ہوتا ہے سچا اُسکا خواب
اور اگر سوتا ہے ناپاک و خراب

روح اسکی جا نہیں سکتی وہاں
خواب بھی ہوتا ہے اسکا بدنشاں

پر طہارت سے جو ہے اِس جا مُراد
ظاہر و باطن کی ہے رکھ اسکو یاد

جو حجاب غیب کر دیتی ہے دُور
باطنی ہے وہ طہارت بالضرور

آدابِ دوم

رکھ سرہانے اپنے تو آب وضو
اور رکھ مسواک بھی پاس اپنے تو

رات کو اُٹھنے کی نیّت کر مگر
جب کھلے آنکھ اُٹھتے تب مسواک کر

کیونکہ حضرت رات بھر میں چند بار
کرتے تھے مسواک سن اے ہوشیار

یعنی ہر سونے کے وقت اور ایسے ہی
کرتے تھے ہر جاگنے کے وقت بھی

اور یہ فرمایا کہ جب پسندہ نکو
اُٹھنے کی نیّت سے سوئے رات کو

پھر نہ جاگے وہ تو نیّت کا ثواب
اسکو مل جائیگا بے رنج و عتاب

Marfat.com

آداب سوم

کچھ وصیت جس کو کرنی ہو اگر
وہ وصیت رکھ کے سوئے زیر سر

یعنی لکھ کر بس وصیت نامہ کو
وہ سرہانے رکھ کے سوئے نیک خو

کیوں کہ سونے میں ہی مرنے کا بھی ڈر
بے وصیت جو کوئی جائے گا مر

عالم برزخ میں اسکو حشر تک
منع ہوگا بولنا بے شبہ و شک

مُردے اس سے بولیں گے آکر قریب
پر نہ کچھ بولے گا ان سے وہ غریب

پھر وہ آپس میں کہیں یہ بینوا
بے وصیت کے مگر ہے مر گیا

آداب چہارم

کرکے توبہ ہر گناہ سے بالیقین
دل سے ہو تو خیر خواہ مؤمنین

بعدہٗ سورہ بلا خوف و خطر
ہے یہ بہتر تیرے حق میں سیر سے

آداب پنجم

عمدہ بستر پر نہ ہو آرام جو
بلکہ بستر چھوڑ دے تو خوب ہو

یا کہ اوسط درجہ کر لے اختیار
پر نہ بستر گر گدا ہو زینہار

پہلے وقتوں میں تھے بعضے پارسا
جانتے تھے وہ بچھونے کو بُرا

خاص کر اصحاب صُفّہ باصفا
کچھ زمیں پر بھی نہ بچھواتے ذرا

یوں ہی سو جاتے زمیں پر خوش صفات
یہ بھی فرماتے تھے اپنے حق میں بات

خاک سے بندے ہیں سب پیدا ہوئے
کیا بچھیں اس سے جب اس میں جائیں گے

آداب ششم

Marfat.com

نیند کا غلبہ نہ تا وقتیکہ ہو
ہاں جو آخر شب میں اُٹھنے کیلئے
نیند کے غلبہ سے سوتے تھے بزرگ

تو زبردستی نہ غافل بن کے سو
سونے سے چاہے مدد تو سو رہے
ان کا ہے قرآن میں وصف سترگ

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

نیند کے غلبے سے کوئی پاکباز
اور نہ یہ جانے کہ کیا ہے کہہ رہا
یوں کسی نے عرض آنحضرتؐ سے کی
رات بھر وہ پڑھتی رہتی ہے نماز
ایک رکعت میں لٹک جاتی ہے بس
منع فرمایا رسول اللہ نے
حسب طاقت چاہیئے کرنا عمل

گر نہ پڑھ سکتا ہو کچھ ذکر نماز
اُسکو ہے سونا ہی بہتر اور بجا
ہے فلاں عورت کا یہ حال اے نبیؐ
آفتی ہے جب نیند تب وہ پاکباز
تا نہ پائے نیند اس پر دسترس
یوں کیا ارشاد شاہنشاہ نے
تا نہ پیدا ہو عبادت میں خلل

آداب مضجع

قبلہ رُخ سونا کہ جیسے قبر میں
یعنی لیٹے داہنی کروٹ پر ضرور
یا کہ پیٹ لیٹے کہ منہ اور تلوے سب

رکھتے ہیں میت کو سُن اے نورعین
تا بدن ہو قبلہ رُخ اے باشعور
جانب قبلہ ہوں باطرز ادب

آداب قیام

دفتہ سونے کے دعائیں وہ پڑھے
اور معوذتین پڑھ کر جاودان

جو کہ پہلے باب میں ہم لکھ چکے
اپنے ہاتھوں پر کرے دم بیگمان

Marfat.com

ہاتھوں کو پھر مُنہ پہ اور تن پر ملے
سرورِ عالم بھی یونہی کرتے تھے

کہف کی دس آیتیں از ابتدا
ایسی ہی بس آیتیں از انتہا

چاہئیں پڑھنی کہ یہ آیاتِ نور
خود تہجد کو اٹھاتی ہیں ضرور

آدابِ نہم

جب کبھی جاگے تو پڑھ لے یہ دُعا
یونہی آنحضرت بھی پڑھتے تھے سدا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو ایک ہے زبردست ہے پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کے
بَیْنَہُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ
درمیانی اشیاء کا غالب ہے بخشنے والا

جاگتے ہی سب سے پہلے باوضو
ذکرِ مولےٰ دل پہ جاری ہو ضرور

پس محبت کی یہی پہچان ہے
ذکر بہرِ الفتِ جانان ہے

چوتھا وقت

آدھی شب کے وقت ہے بے شک و شک
اک بڑا حصہ ہے شب کا جب تلک

ہے تہجد کا بڑا وقت اے اہلِ جود
ہے تہجد وہ جو ہے بہرِ سجود

یعنی ہے یہ وقت تجھ خواہ کے
کھائی ہے جس کی قسم اللہ نے

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

کھائی شب کے ٹھہر جانے کی قسم
ٹھہرتی ہے شب اسی دم لاجرم

جاگنا اس وقت میں کوئی نہیں
غیرِ ذاتِ پاک ربّ العٰلمین

Marfat.com

یوں کسی نے پوچھا یا خیر الوریٰ
وقت افضل کونسا ہے رات کا

پس یہ فرمایا کہ آدھی رات کا
کیونکہ اسدم عرش بھی ہی جھومتا

چرخِ اوّل پر خدائے لایزال
ہے تجلّی کرتا باشانِ جمال

چلتی ہے جنّات عدن کی ہوا
ہو قبول اس وقت میں ہر اک دعا

جاگنے کی جب نماز میں پڑھ چکے
ورد ایسے وقت میں یہ چاہیئے

ذکر سابق کے بموجب اے فتا
کر وضو آداب سے باقاعدا

جا نماز اپنی پہ پھر ہو کر کھڑا
یہ پڑھے پڑھتے تھے یونہی مصطفےٰ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے اللہ اے پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کے اور اسرافیل کے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے

کر پھر آغاز تہجد بانیاز
بارہ رکعت ہے تہجد کی نماز

پانچواں وقت

یہ چھٹا حصہ ہے پچھلی رات کا
نام اس کا ہے سحر اے پارسا

اَلْبَتَّۃَ بِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ

ہے یہ ساعت فجر ہی سے متصل
سحری اس میں کھاتے ہیں اے اہلِ دل

ورد اس کا ہیں نوافل لاکلام
ہو چکے شب کے وظیفے سب تمام

عابدوں کے واسطے اوقات کی
تھی یہی ترتیب جو لکھی گئی

اور بزرگانِ سلف ان کے سوا
چار یا تیں اور بھی کرتے ادا

روزہ رکھنا صدقہ دینا بیش و کم
اور مریضوں کی عیادت لاجرم

اور جنازہ پر بھی جانا اے فتا
افضلیت ان کی ہے بے انتہا

Marfat.com

بیان سوم اس امر کے ذکر میں کہ حالات کے مختلف ہونے سے اوقات کے معمول بھی مختلف ہو جاتے ہیں

مزرع دنیا کے جو ہیں زارعین
بس وہ چھ احوال سے خالی نہیں

یا وہ عابد ہوں گے یا عالم ضرور
یا وہ طالب علم یا حاکم ضرور

یا وہ ہوں گے اہلِ حرفہ اہلِ کار
یا وہ موحّد خاص حق کے رازدار

پس ہیں ان سب کے وظائف بھی جدا
جن کی یہ تفصیل ہے اے باصفا

اوّل عابد

پہلے عابد یعنی وہ مردِ خدا
جو عبادت میں رہے شاغل سدا

اور سوا اس کے نہ ہو کچھ اس کو کام
بے عبادت کے نکمّا ہو مدام

اُس کے حق میں ورد کے اوقات کی
ہے یہی ترتیب کافی اے اخی

یعنی دن اور رات کے وقتوں میں جو
ذکر اب ہم کر چکے ہیں مو بمو

اور ہے جائز گر یہ مردِ پاک وصاف
اپنے وردوں میں کرے کچھ اختلاف

یعنی گو ان سارے وقتوں میں مدام
وہ نمازیں ہی پڑھے جائے تمام

یا تلاوت میں تمام اوقات کو
صرف کر دے ہے روا بے گفتگو

یا کہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے میں ہی بس
وہ رہے مشغول ہر دم ہر نفس

اور کرتے بعض اصحابِ کبار
ورد اس تسبیح کا بارہ ہزار

بعض حضراتِ صحابہ سی ہزار
پڑھتے سُبْحَانَ اللّٰہ دن بھر بشمار

Marfat.com

بعض چھ سو رکعتیں بعضے ہزار
پڑھتے تھے بے ناغہ ہر لیل و نہار

کم سے کم پڑھتے تھے اتنی رکعتیں
پس وہ تھیں سو رکعتیں دن رات میں

وِرد بعضوں کو تلاوت کا ہی تھا
تنہا یہی معمول اُن ابرار کا

ختم کرتا تھا کوئی دِن بھر میں ایک
کوئی دو قرآن باترتیل نیک

بعض دن بھر اور بعضے رات بھر
ایک ہی آیت میں کر دیتے بسر

یعنی اُس میں فکر کرتے بے شما
اِس لئے اسکو ہی پڑھتے بار بار

کرزبن دیرہ تھے ابدالِ کبیر
ٹھہرے وہ مکّہ میں باشوقِ کثیر

ایک دن میں روز وہ ستر طواف
سات پھیروں کے کیا کرتے تھے صاف

ایسے ہی ہر رات میں ستر طواف
سات پھیروں پر تھا شامل ہر طواف

سات پھیرے ختم کر چکتے وہ جب
پڑھتے تھے دو رکعتیں بھی با ادب

باوجود اس کے وہ ہر شب بالدوام
کرتے تھے دو ختم قرآن لا کلام

اب اگر اُس کا لگائیں ہم حساب
دیکھیں اُن کی ہمّت و جہد عجاب

پس مسافت رات دن کے طوف کی
تیس کوس ہے مردِ عاقل ہو گئی

دو سو اسّی رکعتیں ہوتی ہیں سب
اور ہوئے دو ختم قرآن با ادب

کیا ٹھکانا ہے بھلا اس جہد کا
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

پس وظیفوں سے غرض اے سومنو
پاک کرنا دِل کا ہے جس طرح ہو

ذکر سے ہے نفس مرحبا نامُراد
"تا ہو دِل مشتاق خلّاقُ العِباد"

اِس لئے جس بات کا اے باہنر
دِل میں طالب کے زیادہ ہو اثر

پس اسی کا شغل رکھے بیشتر
اور رہے اس میں لگا آٹھوں پہر

اس سے دِل گھبرائے جب کبھی یا تھکے
پھر وظیفہ دوسرا بدلے ضرور

Marfat.com

دوم عالم

یا کہ عالم ہوگا وہ مردِ شکوہ
جس سے پہنچے فائدہ مخلوق کو

فتویٰ و تعلیم و تصنیفات سے
مومنوں کو جس سے پہونچیں فائدے

عابدوں کے ورد کی ترتیب سے
ورد اس کا مختلف ہے اندکے

کیونکہ فتویٰ اور کتب بینی مدام
ہیں ضروری بہر علمائے کرام

ہیں یہ باتیں دین میں کارِ کبیر
چاہیئے ان کے لئے وقتِ کثیر

پس وہ سب اوقات کو اپنے اگر
صرف انہیں باتوں میں کرتا ہے بسر

ہے یہی افضل اس کے واسطے
فرض و سنّت کے سوا ہر ورد سے

پڑھنا سکھلانے کا فضلِ بیکراں
جس کا باب العلم میں گذرا بیاں

ہے وہی اسکی دلیل اے مومنو
فی الحقیقت سچ تو ہے کیونکر نہو

علم ہے بالذات اک ذکرِ عظیم
خلق کو رکھلانی راہِ مستقیم

اور خدا و مصطفےٰ کے قول پر
کرنا ہے غور و تامل سر بسر

ایسے ہیں بعضے مسائل اے عزیز
کوئی اُن کو سیکھ لے گر باتمیز

کرلے ساری عمر کو اپنی وہ پاک
گر نہ اُسکو سیکھتا ہوتا ہلاک

پر ہماری ہے غرض اس علم سے
آخرت کی جو کہ بس ترغیب دے

اس لئے عالم کے حق میں اے اخی
اس طرح تقسیم ہے اوقات کی

صبح سے سورج کے چڑھنے تک مدام
وہ رہے ذکر و وظائف میں تمام

دن چڑھے سے دوپہر تک سر بسر
وہ پڑھانے میں رہے مشغول تر

دوپہر سے عصر تک پھر سر بسر
رکھے فتویٰ اور کتابوں پر نظر

عصر سے تا زرد ہیئت پھر منیر
رکھے تدریسِ احادیث کبیر

Marfat.com

مہر کی زردی سے تا وقتِ غروب
چاہیئے تسبیح و استغفار خوب

رات کی ترتیب عالم کی وہی
چاہیئے کرتے تھے جیسے شافعی

تین حصّہ کرتے تھے وہ رات کے
اِک تہائی تو کتابوں کے لئے

دوسرے حصّہ میں پڑھتے تھے نماز
تیسری میں سوتے تھے وہ پاکباز

ہاں یہ جاڑوں میں تو ہو سکتی ہے بات
گرمیوں میں ہے ولے از مشکلات

ہاں اگر دن کو زیادہ سور ہے
تو نہیں دشوار عالم کے لئے

سوم طالب علم

جو ہو طالب علم۔ یعنی وہ بشر
علم ربّانی جو سیکھے بہر

گروہ پڑھنے میں رہے شاغل مدام
ذکر اور نفلوں سے بہتر ہے یہ کام

اس لئے طالب کے بھی اوقات کی
ہے وہی ترتیب جو عالم کی تھی

علم پڑھنے کی فضیلت بیکراں
ہم نے باب العلم میں جو کی بیاں

اس سے ظاہر ہے کہ پڑھنا علم کا
اِن وظائف سے ہے افضل اے فتا

چہارم اہل حرفہ

اہل حرفہ یعنی وہ اہلِ عیال
ہو کمانا جسکو لازم لامحال

اس کو یہ جائز نہیں اے باہنر
مار دے فاقہ سے کنبہ بیشتر

اور وہ اپنی وقت کو بے انتظام
صرف کر ڈالے عبادت میں تمام

بلکہ اُسکو کام کرنا چاہیئے
فکرِ نانِ شام کرنا چاہیئے

لیکن اپنے کام میں ذکرِ خدا
غافلانہ وہ نہ بھولے مطلقاً

کیونکہ تسبیح و تلاوت ذکرِ ربّ
کام کرنے میں بھی ہیں ممکن یہ سب

Marfat.com

پس کمالے خرچ کے قابل وہ جب
ہو او نہیں اوراد میں مشغول تب

اور جو سارا دن کمانے میں رہے
اور کرے صدقہ جو حاجت سے بچے

یہ تو سب اوراد سے ہے عمدہ تر
سب وظیفوں سے ہے بہتر سر بسر

پنجم حاکم

ہو جو حاکم جیسے قاضی اور امام
جو مسلمانوں کا رکھے انتظام

رکھے ہمدردیِ مخلوقِ خدا
حاجتیں سب کی رہے کرتا روا

صاف نیت سے موافق شرع کے
چاہیئے دیتا رہے وہ فیصلے،

انتظامِ ملک میں اس کا یہ کام
اِن وظیفوں سے ہے بہتر لاکلام

دل میں مشغولِ عدالت ہو سدا
بس نمازِ فرض پر ہو اکتفا

رات میں اوراد مذکورہ پڑھے
جس طرح حضرت عمرؓ کرتے رہے

اور یہ فرماتے تھے وہ پارسا
نیند سے مجھکو علاقہ کیا بھلا

دن کے سونے سے ہو خلقت کا زیاں
سو رہیں شب کو تو ہے اپنا زیاں

ششم مُوحِّد

یا موحد یعنی وہ مردِ نکو *
جو ہو محوِ ذاتِ واحد مو بمو

ناپسند اسکو ہوں سب دنیا کے طور
ماسوا حق کے نہ ہو کچھ فکر اور

ہو نہ غیر اللہ کا وہ آشنا *
اور نہ ڈرتا ہو کسی سے جز خدا

کچھ نہ رکھتا ہو توقع غیب سے
ذاتِ مولیٰ پر توکل ہو اُسے

جب کسی شئے کو وہ دیکھے بسر
تو خدا ہی اُس میں خود آئے نظر

Marfat.com

کجا غیر کو غیر کو لفظ غیر
ھُوَ اللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ مَا فِی الوجود

جس کا یہ رتبہ ہو اے عالی گہر
خاص بندے ہے وہ قصہ مختصر

اس کو پھر ترتیب اوقات اے فتا
چاہیئے کیا وہ تو ہے خود با خدا

پس وظیفہ ایک ہی اس کا ہے بس
یعنی وہ بعد فریضہ ہر نفس

ایسا ہو یادِ خدا میں مشتعل
ایسا ہو واصل خدا سے اسکا دل

دل میں جو کچھ گزرے یا جو کچھ سنے
یا کوئی شئے آنکھ کے ہو سامنے

سب میں حاصل ہو اُسے فکرِ مزید
دیکھے سب میں قدرتِ ربِّ مجید

ایسے شخصوں کے مراتب بیگمان
دمبدم ہوتے ہیں عالی اے جواں

ہاں یہی وہ لوگ ہیں جو تیز تیز
کر گئے اللہ کی جانب گریز

ان کو ہر دم ہیں عجائب راحتیں
اُن کے ہی حق میں یہ آئیں آئتیں

اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ
میرا اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں عنقریب وہ مجھے ہدایت دے گا

ہر کسی کو کب ہو یہ رتبہ نصیب
ہے وہ امثالِ غزالی کا نقیب

پس کہیں ہر کوئی اپنے آپ کو
جانکر ایسا موحد مو بمو ٭

کرنہ دے بیقاعدہ اپنا طریق ٭
یعنی وقتوں کی وہ ترتیب و وثیق

جو وظیفہ لکھ چکے ہم اے ہمام
راستی حق کی طرف کے ہیں تمام

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ

دوسرا بیان شب بیداری کی فضیلت میں

آیۃ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ اللَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ
بیشک تیرا رب جانتا ہے کہ تو اٹھتا ہے دو تہائی رات کے قریب اور نصف شب کے اور ثلث شب کے

Marfat.com

آیۃ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا آیۃ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ

اور وہ لوگ جو رات گذارتے ہیں اپنے پروردگار کے لئے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے جدا ہوتے ہیں ان کے پہلو

عَنِ الْمَضَاجِعِ

خواب گاہوں سے

چو انجم تا سحر مژگاں بہم دیگر نخواہی زد
اگر دانی چہ دردہا در دل شب باز میگردد

وہ حبیب کبریا خیر الانام
آگیا تھا پائے اقدس پر ورم
پوچھا لوگوں نے کہ اے شاہ جہاں
کیوں مشقت کرتے ہیں آپ اسقدر
کیا نہ ہو جاؤں بھلا عبد شکور
پھر یہ فرمایا کہ گر
یعنی نازل رحمتیں تم پر رہیں
پس پڑھو تم رات کو اٹھکر نماز

اس قدر فرماتے تھے شب کو قیام
پھٹ گئے تھے انکے صدقے جائیں ہم
آپ تو معصوم ہیں اللہ کے ہاں
تب یہ فرمایا کہ سچ ہے پر مگر
شکر سے تو بڑھتی ہے نعمت ضرور
چاہو تم رحمت خدا کی بیشتر
زندگی میں قبر میں اور حشر میں
بہر خوشنودی رب بے نیاز

ہیچ قفلے نیست نکشاید بآہ نیم شب
دامن دل گیر ہر جا تنگ پیدا شود

اور یہ فرمایا کہ گر دو رکعتیں
ہے یہ سب دنیا و مافیہا سے بس
ہو تمہیں امت پر نہ وہ مشکل اگر
فرض کر دیتا میں ان کو بیشتر

اٹھ کے پچھلی رات کو مومن پڑھیں
ان کے حق میں بہتر اے روشن نفس
فرض کر دیتا میں ان کو بیشتر

کسی گر تنگدستی ہر دم آویزد بدامانی
ندانم دامن شب را چرا محکم نمی گیرد

قبر کی ظلمت سے بچنے کے لئے
شب کی تاریکی میں ہو ورکعت پڑھے

Marfat.com

ایک دِن تشریف لائے جبرئیل — عرض کی حضرت سے اے شاہِ جلیل
ہیں بہت نیک آدمی ابنِ عمرؓ — پر نماز اٹھ کر پڑھیں شب کو اگر
آپ نے بس قول یہ جبرئیل کا — کہدیا ابنِ عمرؓ سے یہ بلا
پھر اُنہوں نے جاگنے کا التزام — کر لیا ہر رات با صد انتظام

دِل ز احیائے شبِ دیجور روشن میشود
زیں جواہر سرمہ چشم کور روشن میشود

حضرت یحییٰ نے اکدن پیٹ بھر — جَو کی روٹی کھائی تھی ایخوش سیر
اس سبب سے رات بھر سوتے رہے — ورد معمولی جو تھے ناغہ ہوئے
پس یہ اُن پر وحیِ ربِ نازل ہوئی — یعنی اے یحییٰ بتاؤ تو سہی
تم نے میرے گھر سے کوئی اور گھر — پا لیا کیا اچھا اور پاکیزہ تر
یا کوئی ہمسایہ ایسا مل گیا — قرب سے میرے جسے سمجھا بھلا
اپنی عزت کی قسم اے باوفا — جھانک لے جنت کو تو گر ایکبار
شوق سے چربی تری جائے پگھل — بلکہ تن سے جان بھی جائے نکل
اور اگر دوزخ سے جھانکے ایسے ہی — خوف سے چربی پگھل جائے تری
اور تو لوہا پہنے بدلے ٹاٹ کے — خوں گرے آنسو کے بدلے آنکھ سے
یوں کسی نے عرض آنحضرت سے کی — ہے عجب حالت حضور اس شخص کی
وہ تہجد رات کو پڑھتا ہے بس — دِن کو کرتا ہے وہ چوری بوالہوس
پس یہ فرمایا کہ یہ شب کی نماز — اس کو اس چوری سے خود رکھے گی باز
بلکہ شب بیدار ہیں جو با خدا — اُن کو آنحضرت نے دی ہے یہ دُعا
یعنی ہو اس شخص پر افضال رب — جو نماز اٹھ کر پڑھے ہنگامِ شب
اور جگائے اپنی منکوحہ کو بھی — پھر نماز اٹھ کر پڑھے وہ بھی تبھی

Marfat.com

اور اگر جاگے نہ وہ تو یہ بشر
اُس کے مُنہ پر پانی چھڑکے سَر بسَر

ہو خدا کا فضل اُس عورت پہ بھی
یونہیں شوہر کو جگائے جو کوئی

حضرتِ سفیانؒ ثوری نیکذات
پیٹ بھر کھا بیٹھے کھانا ایک رات

پھر یہ فرمایا کہ خر کو گھاس سب
دیں زیادہ لیں زیادہ کام تب

پس عبادت صبح تک کرتے رہے
نفس سے بدلے یہ کھانے کے لئے

حضرتِ طاؤسؒ خوش اوقات جب
لیٹے بستر پہ اپنے وقتِ شب

پھر اوچھلے اِس سے وہ بہرِ سجود
بہونے میں جس طرح اُچھلے نخود

اُٹھ کے وہ پھر صبح تک پڑھتے نماز
اور یہ فرماتے تھے با سوز و گداز

یاد میں دوزخ کے یہ حالت ہوئی
عابدوں کی چین اور نیند اُڑ گئی

حضرتِ عبدؒ العزیز حق شناس
رات کو جب آتے تھے بستر کے پاس

کہتے اُس پر ہاتھ اپنا پھیر کر
اے بچھونے نرم تو ہے تو مگر

ہے قسم اللہ واحد کی مجھے
فرشِ جنت سے نہیں نسبت تجھے

اِس طرح کہہ کر وہ مردِ پاکباز
رات بھر پڑھتے رہتے تھے نماز

کہتے ہیں حضرت فضیلؒ خوش صفات
جب کہ میرے سامنے آتی ہے رات

پہلے مجھ کو رات ہی کے طول سے
خوف لگتا ہے کہ یہ کیونکر کٹے

پر میں کر دیتا ہوں قرآن کو شروع
اتنے میں ہو جاتا ہے سورج طلوع

کہتے ہیں یوں بوالجوبریؒ حق شناس
بو حنیفہؒ کے رہا چھ ماہ پاس

میں نے اتنے عرصہ میں انکو کبھی
لیٹتے دیکھا نہ ہرگز اے اخی

کہتے ہیں حضرت سمیرہؒ نیکخو
میں نے دیکھا ناک سے بستر کو

وہ مصلے پر ہے شب کو کھڑے
پھر پکڑ کر اپنی داڑھی رو دیئے

روتے روتے پڑ گیا اُن کا گلا
اس طرح کہتے تھے با صد انتجا

Marfat.com

میرے بوڑھے پن کو یارب الانام
کر دے تو دوزخ پہ اب قطعی حرام

یا الٰہی ہے تجھی کو آگہی ؎
دوزخی ہوں یا کہ ہوں میں جنتی

صبح صادق تک یونہی کہتے رہے
التجا کر کے خدائے پاک سے

قول ہے یہ مالک دیندار کا
وردِ اک شب بھول کر میں سو رہا

خواب میں دیکھا کہ اک عورت حسیں
ہاتھ میں رقعہ لئے وہ ماہ جبیں

مجھ سے کہتی ہے کہ تو پڑھ کر سنا
میں نے جب دیکھا تو یہ مضمون تھا

شہوتوں نے تم کو ڈالا لہو میں
حورِ جنت کی نہ یاد آئی تمہیں

جا کے تم جنت میں عورو سے ملو
عمر دائم ہے وہاں اے غافلو

خوابِ غفلت سے اٹھو ہوشیار ہو
اور تہجد میں پڑھو قرآن کو

کہتے ہیں ازہر ؓ کہ میں نے ایک بار
خواب میں دیکھی زنِ روشن عذار

میں نے پوچھا کون ہے اس نے کہا
میں ہوں حورِ جنتی اے پارسا

میں نے پوچھا کر لے تو مجھ سے نکاح
تا ترے دل کو ہو تجھ سے انشراح

بولی میرا مہر کر دے تو ادا
پوچھ لے مالک سے میرے بھی ذرا

میں نے پوچھا مہر کیا اے سروِ ناز
بولی اکثر پڑھ تہجد کی نماز

حضرتِ وہب ؒ بیانی نیک فال
ایک دم کو بھی نہ لیٹے تیں سال

اور کہا کرتے کہ مشدلاں کو اگر
اپنے گھر میں دیکھ لوں میں سر بسر

اس سے بہتر ہے کہ میں گھر میں کبھی
بستر آرام دیکھوں اے اخی

ایک تھا چھڑے کا تکیہ انکے پاس
جب کہ آتی نیند اُن کو بیقیاس

اُسپہ اپنا سر رکھ کر وہ صبور
لیکے کچھ آرام کرتے نیند دور

رب اکبر کو کسی درویش نے
خواب میں دیکھا یہ فرماتے ہوئے

میں سلیماں تھی کی اب خوابگاہ
بہتر و عمدہ کروں بے اشتباہ

Marfat.com

اس نے میرے واسطے چالیس سال
اِک وضو سے کی اَدا یا صد نماز
اور روایت ہے کہ نیچے عرش کے
اس کے نیچے موتیوں کے آبدار
جاتی ہے اوّل تہائی رات جب
کہتا ہے اَب جاگنے والے اٹھیں
جب کہ آدھی شب گذرتی ہے صفا
اب تہجد والے اٹھیں جلد تر
دو تہائی شب گذر جاتی ہے جب
اب اُٹھیں جو پڑھنے والے ہیں نماز
نعرہ زن ہوتا ہے بعد فجر یوں

کی گوارا محنت و جہدِ کمال
بس عشا و صبح کی اس نے نماز
اِک فرشتہ ہے مشابہ مرغ سے
اور زبرجد سبز کے ہیں اسکے خار
بولتا ہے مار کر بازو وہ تب
اپنی جھولی سچی دولت سے بھریں
پھڑپھڑا کر بازو وہ ہے چیختا
بے بہا دولت ملے گی سب بسر
بے تامل بانگ یوں دیتا ہے تب
قرب حق کا ہے یہی سامان وسا
غافلو اٹھو نہو اب سرنگوں

غزل

درونِ گنبدِ گردونِ فتنہ بار مخسپ
بزیرِ سایۂ پُل موسمِ بہار مخسپ

فلک زکاہکشاں تیغ بر کفِ ہستاد است
بزیرِ سایۂ شمشیرِ آبدار مخسپ

ز چار طاقِ عناصر شکست می بارد
میاں چار مخالف باختیار مخسپ

حلال نیست بہ بیمار دار خوابِ گراں
ترحمے بکن و بہر دلِ فگار مخسپ

بذوقِ مطرب و مے روزہا بشب کردی
شبے بذوقِ مناجاتِ کردگار مخسپ

بذوقِ رنگ و نوا کودکاں نمی خسپند
چہ می شود تو ہم از بہرِ آں نگار مخسپ

Marfat.com

تیسرا بیان شب بیداری کی سہل تدبیریں

خلق پر مشکل ہے اُٹھنا رات کا
رات کے اُٹھنے کی شرطیں ہاشما

پر جنہیں توفیق دے وہ کیسے
ظاہری و باطنی ہیں چار چار

شرائط ظاہری

شرط اوّل

کھا زیادہ تو نہ اے مردِ فقیر
اور پانی سے ہی نیند آتی زیاد

کیونکہ پانی پینا پڑتا ہے کثیر
پڑتا ہے پھر شب کے اُٹھنے میں

شرط دوم

دن کو کچھ ایسی مشقت کا بھی کا
سُست ہو جائیگا تو تھک کر اگر

تو نہ کر ہو جس سے تھک کر بیقرا
نیند آئے گی زیادہ بے

شرط سوم

دن کے سونے کو نہ چھوڑ اے نیک پے
ہے یہ سنت شب کو اُٹھنے کیلئے

شرط چہارم

تو نہ کر دن میں بہت جرم و گنا
دل کی تاریکی بڑا آزار ہے

کیونکہ کرتی ہیں یہ دل کو سیا
رحمت اور بند میں یہ دیوار ہے

یوں حسن سے بولا کوئی اتقیا
رات کا اُٹھنا میں کرتا ہوں نیٹ

Marfat.com

اور سرہانے رکھتا ہوں آبِ وضو
پھر بھی اُٹھ سکتا نہیں اے نیکخو

پس یہ فرمایا تیرے جرم و گناہ
روک رکھتے ہیں تجھے بے اشتباہ

کہتے ہیں یوں بو سلیماں ثعلبی
ہے تہجد کا عدو اکلِ حرام

اور نماز با جماعت بالیقیں
بیگناہوں کی قضا ہوتی نہیں

جس طرح فحش اور بُرائی سے نماز
روکتی ہے اے فقیرِ بانیاز

ایسے ہی فحش اور بُرائی سے نماز
روکتی رہتی ہے اور رکھتی ہے باز

باطن کی شرائط بھی چار ہیں

شرطِ اوّل

صاف رکھنا دِل کا سب خطرات سے
مومنوں کے کینہ سے بدذات سے

کیونکہ جس کے دِل پہ فکرِ دنیٰ
ہوتا ہے غالب ہمیشہ ہر گھڑی

رات کا اٹھنا نہیں اسکو نصیب
اپنی ہی فکروں میں رہتا ہے غریب

اور جو اُٹھتا ہے تو غفلت سے نماز
بے تامل پڑھتا ہے اور بے نیاز

شرطِ دوم

دِل پہ ہر دم خوف رکھنا لاجرم
اور توقع رکھنا جینے کی بھی کم

کیونکہ جب سوئے گا ہو دِل آخرت
اوڑھکر تکلیف و عذاب عاقبت

نیند اُڑ جائے گی فوراً بیگماں
جیسے ہے طاؤس کا قول ایجاز

یادِ دوزخ میں اُڑے عابد کا خواب
یادِ دوزخ میں ہوئی حالت خراب

Marfat.com

شرط سوم

جاگنے کی جو فضیلت ہے بیاں
یعنی اُس کا شوق اور امید تام
تاکہ یہ شوق اور امید عجب

ہو چکی اس کا کرے شب کو دھیاں
چاہیئے دل میں ہمیشہ لاکلام
جاگنے کے واسطے خود ہوں سبب

شرط چہارم

سب بواعث میں سے باعث عمدہ تر
ہو محبت جس کو رب پاک کی
جس کو خلوت ہو گی مرغوب اے فتا
کیونکہ خلوت خاص ہے یہ وقت شب
جیسے کوئی خوب صورت شخص پر
خلوتوں میں ہیں وہ اپنے یار سے
نیند اُسکو راست بھر آتی نہیں
گر بہ اس خلوت میں وہ آرام جاں
خواہ پردہ میں ہی وہ محبوب ہو
صرف اسکے پاس ہی رہتے ہیں بس
وہ نظر آتا نہیں لیکن ضرور
یعنی اپنا درد اس کے سامنے

ہے وہ اللہ کی محبت سب سے بہتر
اس کو خلوت بھی ہمیشہ بھائیگی
نیند آئے گی نہ اُسکو مطلقاً
طالب خلوت کا سونا ہے عجب
شیفتہ ہو یا دل شوریدہ تر
بے تکلف کیا اُڑاتا ہے مزے
کوئی شئے اُسکے سوا بھاتی نہیں
اُس کی آنکھوں سے بھی ہو بیشک نہاں
یا اندھیرے گھر میں وہ محجوب ہو
ہوتی ہے عاشق کو فرحت ہر نفس
اس میں ہی عاشق کو ہے لطف و سرور
چاہتا ہے وہ بیاں کرتا رہے

ہوتا ہے حالانکہ یہ حسن و جمال
عارضی و بے ثبات و بے کمال

Marfat.com

نیست حسنِ بے بقا شایستۂ دلبستگی
با چراغِ برق یک پروانہ ہمراہی نہ کرد

ہیں علے ہذا یہ شب بیدار بھی
جاگنے سے پاتے ہیں لذت بڑی

اور اسی باعث یہ مردِ ایزدی
جانتے ہیں رات کو کوتاہ بھی

جیسے عاشق وصل کی شب کو مدام
جانتے ہیں کم سے کم با شوق تام

ایک شب بیدار سے پوچھا گیا
ہوتا ہے کیا حال شب کو آپ کا

بولے وہ کیا حال بتلاؤں کہ رات
ہے نہایت ہی قلیل و بے ثبات

اپنی صورت شب دکھاتی ہے مجھے
اور چلی جاتی ہے اے فرخندہ پے

سوچنے بھی میں نہیں پاتا غریب
رات تھی یا کیا تھی یہ حالت عجیب

ایک شب بیدار کا یہ قول تھا
حال ہوتا ہے عجب شب کو مرا

ہوتا جاتا ہے اندھیرا جس گھڑی
دیکھنے سے مجھ کو ہوتی ہے خوشی

پر خوشی پوری نہیں ہوتی کہ بس
صبح کا کرتا ہوں غم اے خوش نفس

کہتے ہیں اک عارفِ شب زندہ دار
اور تو کچھ غم نہیں ہے زینہار

ہاں مگر گذرے مجھے چالیس سال
صبح ہو جانے کا رہتا ہے خیال

رکھتے تھے یوں بو سلیماں یا تمیز
مثل شب کے کچھ نہیں دنیا میں چیز

گر نہ پیدا ہوتی رات اے ارجمند
ہیں نہ کرتا رہنا دنیا میں پسند

بعض ایسے خوابوں کا یہ ارشاد ہے
کوئی دنیا میں نہیں ہے ایسی شئے

جس میں ہو نعماے جنت کا مزا
ہے مگر شب کی مناجات اے فتا

یعنی راتوں کو مناجاتِ نہاں
ہے سراسر مثل نعماے جناں

جو حلاوت اور انوار و ضیا
پاتے تھے اس وقت میں وہ اولیا

جانتے تھے اس کو وہ بس یہ سبب
ہوتا ہے اس وقت دل کو قرب رب

Marfat.com

کچھ نہ کچھ اس امر کا راز نہاں — جلد ثالث میں کریں گے ہم بیاں

پانچواں بیان سال بھر کے عمدہ ایام میں

اور جو راتیں بسر پُر نور ہیں — اور خدا کے فضل سے معمور ہیں
سال میں ہے پندرہ ان کا شمار — چاہیئے ان سے نہ غفلت زینہار
خیر کے اوقات ہیں یہ بالتمام — اور تجارت کے لئے عمدہ مقام
جب کہ موسم سے رہے غافل کوئی — فائدہ اُسکو نہیں ملتا کبھی
ہیں وہ چھ راتیں مہ رمضان کی — جن کی یہ تفصیل ہے اے متقی
ایک سترھویں شب رمضان ہے — اور وہی یوم التقی الجمعان ہے
اور یہی دن روز جنگ بدر ہے — اور انہیں راتوں میں لیل القدر ہے
باقی نو راتیں جو ہیں ان کا بیان — کرتا ہوں اوّل مہینے سے عیان
پہلی شب ماہ محرم کی ہے بس — پھر ہے عاشورہ کی شب اے خوش نفس
اور رجب کی پہلی اور پندرھویں شب — اور ستائیسویں بھی ہے عجب
شب ہے پندرھویں مہ شعبان کی — شب برات اسکا ہے نام اے متقی
عرفہ کی شب اور شب عیدین بھی — ہیں یہ سب خیر و کرامت سے بھری

اور دِنوں کا حال اے فرخ شیم
پہلے باب الصوم میں لکھ آئے ہم

کریمی پریس لاہور میں باہتمام یوسف حسن پرنٹر فروری ۱۹۳۴ء میں پہلی بار چھپ کر شایع ہوئی۔

Marfat.com

سلسلہ تالیفات قریشی بک ایجنسی لاہور نمبر ۵۸

اسرار العلوم

DATA ENTERED

مختصر ترجمہ منظوم

احیاء العلوم

جلد اوّل

از

حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کنتھلی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جسے مولانا مرحوم کے وارثانِ حقیقی سے اس کی اشاعت کے دوامی حقوق خرید کر

اور

حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مؤلف مفتاح العلوم کی نظرِ ثانی

کے بعد

خاکسار محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی لاہور نے

مارچ سنہ ۱۹۳۴ء میں

کریمی پریس لاہور میں اپنے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا

بار اول

قیمت ۳ روپے

Marfat.com